إن الله ربي وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم

الحمد للہ کہ رسالہ

تصفیۃ الکلام بین فرق امت سید انام

مسمے بہ

من تصنیف

علامہ دہر وحید عصر مولوی محمد امیر صاحب اکبرآبادی
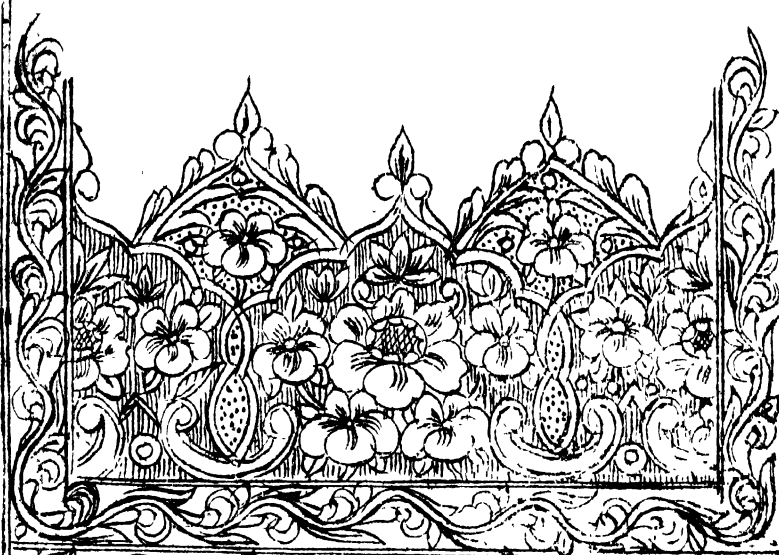
دامت افادتہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بعنوان مطبوع چھپا ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

منتظم ہیگی سب تعریف اوس حق کی بجا * جسنے سب عالم کو ہی پیدا کیا * اور درود اوس کے حبیب پاک پر * وصف جنکی ختم ہی لولاک پر * اور اونکی آل اور اصحاب پر * اور اونکے دوستون احباب پر * بعد حمد و نعمت کے واضح ہو کہ یہ زمانہ آخیر ہی اور قیامت قریب اور لقمہ موت ہر ایک برنا و پیر ہی کیا شاہنشاہ کیا غریب لیکن خود بینی اور رعایت کلام ایسی عوام مین پھیلی ہی کہ ہر ایک اپنی گفتار اور رفتار پر نازان ہی اور خوف قبر سے بیخبر اور عذاب عقبےٰ سے نڈر ہو کر راہ راست سُنّت و جماعت کو چھوڑ کر براہ ضلالت جو یان اور پویان ہے یعنی ہدایت اسلام سُنّت جماعت کہ طریقہ معقول قال اللہ و قال الرسول بدرگاہ عزوجل مقبول ہے اور زمانہ رسول خدا ختم الانبیا سے یہی معمول ہی پس اس راہ قدیم سے جو اُلٹا پھرے کیون نہ بھولا بھٹکتا پھرے جسطرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسا مین وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ اور جو کوئی بے حکمی کرے اللہ کی اور رسول کی اور بڑھے اوسکی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبوعہ ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی اندراج ہے اس کتاب کے ذیل میں ہم نے بطرح فہرست کے ان مین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو و فارسی کی درج کردی تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب جو وہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ صاحب۔

نکات احسانی - دو جلدین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔

ذخیرۂ سعادت - یہ بھاشی بلاس پٹنک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے تہذیب و اخلاق مین مترجمہ لالہ لال جی کاکوروی۔

نور العین - ترجمہ مجمع البحرین کہ مصنفہ شاہزادہ دارا شکوہ تصوف مین ہے۔

دستور المعاش - طریقہ آموزی معاش مع نقشہ دستر خوان مارکویس لیڈی صاحب۔

دائرۂ علم - حصۂ اول انگریزی سے چند معلومات مترجمہ مولوی محمد کریم بخش میرمنشی۔

مفید الصبیان - مجموعہ سبق ہا مشتمل معلومات متعلق علم تواریخ و جغرافیہ۔ غیرہ قسم مفید مختصرہ اور دو گابیر ساہ صاحب

گلشن غیرت - حکایات دلچسپ و مرغوب مصنفہ سید غلام حیدر خان اکسٹرا اسسٹنٹ۔

کیمیائے حکمت - حصۂ اول طرائف علم آ و راست گوئی کے فوائد حکیمیہ حکایات مصنفہ مولوی اوحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقۃ - اندرز و نصایح واسطے اصلاح نفس مصنفہ حسن مخلص۔

باغ ارم - خلاصہ ششش دفتر مثنوی مولوی روم و الحمد مولوی شاہ استعمان۔

چشمۂ فیض - ترجمہ پند نامہ عطار ترجمہ جناب مولوی عبد الغفور خان۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

نوائے جامی - نکات سود مند تصوف کا ... تصنیف مولانا عبد الرحمن جامی۔

می باید دید - گو رسالہ مختصر ہے پر فوائد مین بسبت ... دحسین۔

" رازی جسکی زبان

حد سے اون سے اوسکو داخل کرے آگ مین ہمیشہ وہ رہی اوس مین اوس کو ذلت کی مار ہی
فائدہ یعنی حد سے نہ بڑھے جو راہ خدا و رسول کی ہی اور خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ
اور تابعین اور تبع تابعین سے آج تک چلی آتی ہی اوسمین کچھ رخنہ ڈالے پس درجہ اوسط
پر رہی کہ ایمان خوف اور رجا کے بیچ ہے اور یہی راہ سنت و جماعت کی ہی سو جب
حدیث شریف کہ خیر الامور اوسطہا یعنی سب کاموں مین میانہ روی بہتر ہی **نظم**
مرتبہ یہ ہی نبی کا عرش تک پابوس ہے ✤ کفر جس سے نیست ہو بھاگا وہ سوسو کوس ہی
سنت نبوی ہی حسن راہ ہدایت کا چراغ ✤ پھر نہ سوجھی روشنی ایسی مین تو افسوس ہے
حاصل کلام یہ ہے کہ فی الحال اہل اسلام مین ایسا فساد بے بنیاد خواہ نخواہ
کا عناد درمیان مین حائل ہے کہ ایک دوسرے کا دشمن جانی مرنے
مارنے پر مستعد ہے کوئی کہتا ہی تو وہابی ہے اور رسول خدا کا دشمن از حد ہے
کوئی کہتا ہی تو صوفی بدعتی ہی خدا کا منکر اور بے سند ہے اور طرفہ یہ ہے کہ وہابی لوگ
کہتے ہین ہم سنت و جماعت ہین صوفی بدعتی مردود ہین اور صوفی لوگ کہتے ہین
ہم سنت و جماعت ہین وہابی کے اقوال مردود ہین پس اسی سبب سی ہر ایک شہر و دیار مین
بلکہ کوچہ و بازار مین جابجا ایک دوسرے پر طعن کرتا ہی اور اپنی نفسانیت پر مرتا ہی
ایک تو یہ زمانہ نازک اور خطہ ہندوستان بت پرستون کا نشان کہ کفر کی
گرم بازاری ہے اور اسلام کم جاری ہے اس مین وہی مثل ہے کہ تین
گھر مسلمانی جس مین بھی آنا کانی اسواسطے اس فقیر بے توقیر محمد امیر اکبرآبادی
نے چاہا کہ بفرمایش چند احباب کے رسالہ بطور تصفیۃ الکلام مین فرق امت سید انام
مسمی بہ **انوار محمدی** کے مرتب کرنا واجب اور لازم ہی تاکہ اہل اسلام سے
یہ آپس کا جھگڑا دور ہو جاوے اور وہ جو کتاب کاشف اسرار ہند کی پیشتر چھپ چکی
ہے اوسکا خلاصہ ہو جاوے اور مناظرہ اور مباحثہ جو کہ مجھہ سے اور فریقین
سے ہوا بعینہ لکھا وے تاکہ اکثر بھائی جو از راہ ناواقفیت راہ بھولی ہوے
ہین وہ جو بات مناسب اور راہ راست اور انسب ہے اوس پر آجاوین اور

عقائد وہابیہ بداقوال اور صوفیہ جہال سے خبردار ہوکر طریقہ قدیم سنت وجماعت پر
قائم اور بدائم رہین اور آپس کا بغض چھوڑکر اور نفسانیت سی منہ موڑکر سب بھائی مسلمانونکو
ایسا رہنا چاہیے کہ گویا ایک جان دو قالب چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد مین ایسا اتفاق اہل اسلام مین تھا کہ گویا ہر ایک سگی بھائی بھائی تھا یہان تک کہ اور
فرقہ کے لوگ آپس کا یہ خلا ملا اور محبت دیکھکر دریا دیکھکر اسلام قبول کرتے تھے افسوس کہ کلمہ
ایک اور مذہب دو نظم ایک دین اور ایک کلمہ ایک ہی ہی گا عند ؛ پھر بھلا آپسمین تم
کرتے ہوکیون جنگ و دغا ؛ جز مسلمانی کی جو کلمہ رسول اللہ ہی ؛ اسکو تم پڑھتے ہو سب کچھ
شک نہین اس مین ذرا ؛ ای بھائیو تم جو صوفی اور وہابی مشہور ہوے اور راہ راست
سنت جماعت سے دور ہوے یہ کیا عقل ہی تمہاری یا کچھ جنگ و جدل کی ہی بیماری
جس حالت مین تم سب ایک ہی خدا کو جانتے ہو اور ایک ہی نبی کو مانتے ہو اور اذان اور
اقامت اور صوم وصلوۃ بھی سب ایک ہی طریق پر ہی لیکن اکثر شرع مین رخنہ ڈالتے ہو
اور جو بات صحابہ سی لیکر کل علما وفضلا ومجتہدین نے جائز رکھی ہی اسمین دلیلین نکالتے ہو اسکا سبب
یہ ہی کہ تم لوگ اصل حقیقت سی نہین واقف وہابی بداقوال کون اور اوسکا طریقہ کیا ہی کہ جس سے
نور اسلام گھٹا جاتا ہی اور صوفی جہال کون اونکے عقیدے کیا ہین کہ جس کے باعث
اسلام بے نور اور سست ہوتا ہی پس جب اس حقیقت کو جانوگے اور ایک دل
ہوجاؤگے اور نفسانیت کو درمیان مین نہین لاؤگے تو سب مکروہ فیہا درمیان سے
جاتا رہیگا ای بھائیو قرآن شریف کو سند پکڑو اور اوسکی شان نزول کو دریافت کرو یعنے
بر عایت فقہ اور حدیث کے کلام کرو اور خلاف کلام ربانی کے کچھ مت کہو کیونکہ یہ قول اللہ تعالے
کا ہی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ یہ آیت سورۃ المائدہ مین ہی
اللہ تعالی فرماتا ہی اپنے نبی سی یعنی تو کہہ ای اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین
ناحق یعنی دین کی بات مین حد سے بڑھ کر نہ بولو کہ جس سے کفر ثابت ہو پس اتنا ہی کہے
جو فرمودہ خدا اور رسول کا ہی چنانچہ سنت جماعت جو ہی کہلاتی ہین جو حکم خدا اور رسول کے پابند مین
اور خدا کو وحدہ لاشریک جانتے ہین اور اوسکے کلام کو بسر وچشم اور دل وجان سی مانتے ہین

یعنی ہر وقت حکم آلہی کے فرمان دارہ کرا ور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
جو محبوب رب العالمین شفیع المذنبین مین اپنا پیشوا جانکر اونکے طریقہ کو قبول کرین اور
وہابی بد اقوال کیطرح اتنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ گھٹاوین کہ خدا کی وحدانیت
ایسی بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل اولیا اللہ کو بلکہ کل مخلوقات کو
خدا کی وحدانیت اور شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل لکھا جیسے رافضیون نے
فضیلت اہل بیت کی ایسی بیان کی کہ لوگون کو اصحاب رسول اللہ کا دشمن کر دیا
اور نہ صوفیان جہال کی طرح بڑھا وے کہ خدا کو بالکل بھول گئی اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیا اللہ کو اتنا بڑھایا کہ خدا کہنے لگے پس سنت جماعت کا
طریق یہہ کہ ادب رکھے بے ادبی کا کلام کسی کی جناب مین نہ کہے اللہ تعالے نے
جسکی عزت فرمائی اوسکو کون گھٹا وے پس اسی راہ پر رہے اور خلاف سنت جماعت
کی راہ نکالے اور جو اس راہ سے خلاف ہین وہ بہتر فرقہ ہین کہ دراصل وہ چھہ گروہ ہین
اور ہر ایک گروہ مین بارہ بارہ فرقہ ہین کہ ہر ایک کا عقیدہ خلاف سنت جماعت کے ہے
اور محض اپنی نفسانیت پر پھول رہے ہین اور خدا اور رسول کو بھول رہے ہین
چنانچہ ان سب کا عقیدہ جدا گانہ کہ جو راہ راست سنت جماعت سے گمراہ ہوے نقشہ
ذیل اور آگے تشریح مین مع اونکے رد کے لکھا ہے دیکھہ لو یعنی سنت جماعت کا ایمان اور
اسلام اور توحید اور اعتقاد اور شریعت اور اجتہاد اور ملت اور دین عبد اللہ
ابن عباس رض نے یون بیان کیا کہ سنت جماعت وہ ہے جو ان دس چیز کو بجالاوے اول
افضل جاننا ہر دو شیخین کو یعنی حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے بزرگ
جاننے دو داماد کو یعنی عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو تیسرے بزرگ جاننے دو قبلہ کو
یعنی بیت المقدس کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام کا قبلہ رہا اور کعبہ یعنی بیت اللہ کو
چوتھے دونون موزہ پر مسح کرنا پانچوین دو گواہی سے باز رہنا یعنی نہ کسی پر گواہی
دینا کہ یہ دوزخی ہے اور نہ کسی پر گواہی دینا کہ یہ بہشتی ہے چھٹے ہر دو امام کے پیچھے نماز پڑھنا
یعنی صالح و فاسق ساتوین ہر دو تقدیر خدا سے تعالے سے جاننے یعنی نیکی

و بدی آٹھوین شرط جنازہ پر نماز پڑھنا یعنی مطیع و عاصی نوینُ دونون فرض اوا کرنا یعنی نماز
فرض و زکوۃ فرض وسنوین فرمان برداری کرنا دونون امیر کی یعنی بادشاہ عادل و ظالم
اور جو کہ گرویدہ ہووے یعنی مانے خدا اور رسول کو اور فرشتون اور کتابون اور رسولون
اور روز قیامت کو وہ مومن ہے کیونکہ ایمان بمعنی گرویدہ ہونے یعنی ماننے
کے ہے اور جو کہ گردن رکھے خدا کے فرمان مین اور اوسکو بجا وے یعنی گواہی دے
کہ نہین ہے کوئی پوجنے کے لائق سوا اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے
ہین اور رسول برحق اوسکے اور پانچ وقت کی نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور روزے
ماہ رمضان کے رکھے اور حج کرے اگر طاقت رکھتا ہو وہ مسلمان ہے کیونکہ اسلام معنی
گردن رکھنے کے ہے خداے تعالے کے فرمان مین اور بعضون نے کہا کہ ایمان و اسلام
مین فرق نہین جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ فرق ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ نے معنی ایمان کے اور کہے اور معنی اسلام کے
اور جیسے اوپر مذکور ہوا اور جو خدا کو ایک کہے وہ موحد ہے کیونکہ توحید کے معنی ایک
جاننا خداے تعالے کو اور جو دل و جان سے خداے تعالی کی دوستی کی گرہ دل مین
باندھے وہ معتقد ہے کیونکہ اعتقاد کے معنی گرہ باندھنے کے ہین اور شریعت ایک راہ ہے
جو پیدا ہو راستے پر اور ہر پیغمبر کی شریعت ہے اور مذہب اور روش شریعت اور مذہب
کے جاننے والے مجتہد ہوتے ہین کہ خلفاء راشدین کی سیرت پر ہون
اور نہین لازم ہے کہ کسی غیر شریعت کی پیروی کرے بجز شریعت محمد رسول اللہؐ
اور جو ایک شریعت کا حکم دوسری شریعت مین یا ایک مذہب کا حکم دوسرے
مذہب مین پایا جاوے اوسکو اتفاق کہتے ہین اور جس نے کوشش کر کے دریافت
کیا ایسے حکم کو کہ اوپر صلاح اور فساد اوسکے واقف ہو وہ مجتہد ہے کہ معنی اجتہاد کے
کوشش کرنے کے ہین اور ملت اور گروہ جمع ہونے کو کہتے ہین کسی چیز پر خواہ حق ہو
یا باطل اور فرقہ بھی اوسی کو کہتے ہین اور جو کہ مذہب اسلام پر ثابت ہو وہ
مسلمان دیندار ہے چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے بیچ فقہ اکبر کے

ایسا فرمایا ہی کہ جب چار چیز جمع ہون اوسکو دین کہتے ہین توحید و معرفت
و ایمان و اسلام یہ حقیقت اور بیان گروہ سنت جماعت کا ہوا اب آگے جو انسے
خلاف ہین اونکا حال کل مفصل درج ہوتا ہی کہ جو بہتر فرقہ باطل کہ در اصل چھہ گروہ
ہین رافضیہ خارجیہ قدریہ جبریہ جہجبیہ مرجیہ ان چھہ کو جو بارہ پر ضرب کرو تو بہتر ہوتے ہین
چنانچہ بیان ان سب کا جو عقیدہ رکھتے ہین مع ردکے از روایات قرآنی اور
حدیث نبوی کے لکھا جاتا ہی اول تو یہ جانو کہ اصل ان سب کا بانی سبانی عبداللہ
ابن سبا یہودی یمنی صنعانی ہی کہ جو اشد منافق تھا کہ بزور شمشیر اسلام قبول
کرلیا تھا اور دل سے دشمن دین تھا اوس نے ایسی ایسی باتین فساد اور فتنہ کی
اپنی طرف سے بناکے محض دروغ اپنی کتاب مین تحریر کین اور کل اہل اسلام
مین تفرقہ ڈال دیا اور اوسی سے بہتر فرقے پیدا ہوے اسی طرح پر اول
فرقہ رافضیہ کہ اتفاق اونکا اس پر ہے کہ جماعت کو سنت نہین جانتے یعنے
سنت جماعت سے منکر کہ جنکی تعریف اللہ تعالے فرماتا ہے یَدْخُلُوْنَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا یعنے داخل ہوے خدا کے دین مین فوج فوج
یعنی بہت کثرت کے ساتھہ آشکارا ہیں چھپنے دیتے نہین جہاد
کرتے ہین نماز آشکارا جماعت کی پڑھتے ہین کہ جو وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ
مین اللہ تعالے نے تعلیم فرمایا اور کسی مرتد مشرک سے نہین ڈرتے اللہ تعالے کا
کا احکام خوب بیان کرتے ہین اور دل و جان سے اللہ رسول کے فرمان بردار
رہتے ہین دوسرا اتفاق یہ ہی کہ مسح موزہ کا روا نہین جانتے جو متواتر حدیثون
سے ثابت ہی کہ مسح موزہ کا درست ہی تیسرا اتفاق یہ کہ امیر المومنین حضرت
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لعن کرتے ہین اور برا کہتے ہین او حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے بیزار ہین سوا علی کرم اللہ وجہہ کے
کہ جو مین کفر ہے کہ جنکی اللہ تعریف کری یعنی حضرت ابوبکر کی شان مین آیا سِیْمَاھُمْ
فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ اور حضرت عمر رض کی شان مین

اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ آیا اور جا بجا حضرت کے یارون کی تعریف
اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ سب لکھون تو طول عبارت ہو اور چوتھا
اتفاق یہ کہ کہان لے جاتے ہین کہ فاطمہ بہتر ہے عائشہ سے لیکن یہ نہین جانتے
کہ حضرت عائشہ کی فضیلت کی شان مین سورۂ نور نازل ہوا ہے اور پانچوان
اتفاق یہ کہ کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بنفس خود نہین کھڑے ہو سکتے
رسالت پر مگر دوسرے کی مدد سے یعنی اونکا مانا سد یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ رسالت مین شریک ہین اور خلاف ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بجز ذات خدا کسی کی مدد نہین تھی اور چھٹا اتفاق یہ کہ طلحہ اور زبیر کو بد کہتے ہین
اور اونکو مجتہد نہین جانتے کہ جو بڑے متقی اور نیک تھے اور ساتوان اتفاق
یہ کہ ناامید رحمت خدا سے ہوتے ہین اور رحمت خدا سے ناامید ہونا محض
کفر ہے آٹھوان اتفاق یہ کہ تراویح کو سنت نہین جانتے کہ جو حدیث سے ثابت ہے
کہ حضرت نے جماعت کے ساتھ ماہ رمضان مین تراویح پڑھی اور نوان اتفاق یہ کہ
اگر تین طلاق ایک لفظ سے کہا تینون کو واقع نہین جانتے جب تک سنت کے
طریق پر نہ کہے الگ الگ اور حال آنکہ اگر ایک لفظ سے تینون طلاق کہے
تب بھی فرق آجاوے گا اوسکی زوج مین اور جب الگ الگ کہا تب تو
بالکل طلاق ہوگئی اور دسوان اتفاق یہ کہ خطبہ پڑھنے والے کو لباس سیاہ پہنانے
ہین کہ یہ لازم نہین کہ حضرت ایسا نہ کرتے تھے اور گیارھوان اتفاق یہ کہ روزہ
کھولنے مین جلدی اور نماز مغرب مین جلدی کرنا کہ آفتاب غروب ہوا اور روزہ
افطار کرنا اور نماز پڑھنا سنت نہین جانتے اور یہ فعل جب کرتے ہین کہ ستارے
روشن ہوجاوین اور یہ محض اونکی غلطی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ
اِلَى اللَّيْلِ ج یعنی پھر پورا کرو روزہ کو رات تک تو وہ رات کو بالکل رات سمجھتے ہین
اور اللہ تعالیٰ کا کلام بہت دقیق ہے یہان رات سے مراد شام ہی ہے کہ سورج غروب کا
وقت ہے جیسے نماز کے باب مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا حِيْنَ تُمْسُوْنَ جب شام کرو

تو اس سے نماز مغرب اور عشا دونون مراد ہی یہان رات کا نام نہین آیا اور اختلاف اونکا یہ ہی کہ جو ذیل مین درج ہوتا ہی +

بیان فرقہ ہاے رافضیہ

نام فرقہ	عقیدہ	کلام سنت وجماعت
۱ علویہ	علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہین	نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیسے اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ یعنی محمد رسول اللہ کا ہے کہین حضرت علیؓ کو ایسا نہین فرمایا -
۲ ابدیہ اثرسیہ (اونکے دو نام ہین)	علی کرم اللہ وجہہ کو شریک خدا کا جانتے ہین اور شریک نبوت مین	خدا کا شریک کوئی نہین قال اللہ تعالیٰ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ذات پاک ہی وہ اوس سے جو شریک بناتی ہین اور نبوت مین کوئی شریک نہین کہ جہان ذکر آیا رسول کا یعنی محمد صلعم کیطرف اشارہ تو ضمیر واحد کی ساتھ آیا جمع کا لفظ نہین آیا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین حضرت ہارون کا ذکر کیا وہ شریک نبوت تھے

نمبر و فرقہ	عقیدہ	جواب
۳ شیعہ	کہتے ہین کہ جو کل اصحاب سے حضرت علی کو دوست زیادہ نرسکھے کافر ہی	دوستی تمہاری جھوٹی ہی کیونکہ جو کوئی کسی کا دوست ہی تو دوست کے دوست کا اول دوست اللہ رسول نے کیا ایسی دوستی کا حق تعلیم کیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دوستی مین اصحاب ثلاثہ پر تبرا کہنے لگے حضرت کے دوست سنت جماعت مین شامل ہو قال اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یہ آیت سورہ حشر مین ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اور واسطے اونکی جو آئے اونسے پیچھے کہتے ہوے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو اور جو ہمسے آگے پہونچے ایمان مین اور رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون سے اے رب تو ہی نرمی والا مہربان یعنی کسی اصحاب رسول اللہ سے دشمنی نرکھے
۴ اسحاقیہ	کہتے ہین نبوت ختم نہین ہوئی ہی اور زمین پیغمبر سے کسی وقت خالی نہین ہے	نبوت ختم ہوگئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مین جیسے اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ لیکن یہ رسول اللہ کا اور خاتم نبیون کا اور جب نبوت ختم ہوئی تو زمین پر ہر وقت پیغمبر ہونا ممکن نہین یہ تمہارا خیال فاسد ہے ۔
۵ زیدیہ	کہتے ہین امامت کی نماز بجز اولاد علی کے دوسرے کے پیچھے لازم نہین ہے	یہ غلط ہی جو عالم ہو یا جماعت تیار ہو جو سب مین افضل ہو اوسکو امام کرے قال اللہ تعالی وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ یعنی جھکو ساتھ جھکنے والون کے پس اب جو جماعت سے انکار کرے مرتد ہے ۔
۶ عباسیہ	بجز عباس بن عبد المطلب کے کسی کو امام نہین جانتے ۔	جواب ایضًا
۷ امامیہ	از زمین کو امام غیب سے خالی نہین جانتے اور نماز نہین پڑھتے مگر پیچھے بنی ہاشم کے ۔	ایضًا

۸ ناموسیہ	کہتے ہین جو دوسرون سے اپنے کو فاضل تر جانے وہ کافر ہے	اس سے کافر نہین ہوتا جسکو جو رتبہ اللہ تعالی نے دیا ہی وہ بیان کریگا چنانچہ ایک شرط ایمان کی یہ بھی ہے کہ جب خدا پر ایمان لاوے تو کافر سے آپ کو برا نجانے کہ کفر نجس ہے اور ایمان طیب اور رسول مقبول صلعم نے بھی آپ کو فضیلت دی ہے دوسرون پر اِنِّی لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّی اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِیْ ط
۹ متناسخیہ	کہتے ہین کہ جو جان قالب سے برآوے روا ہے کہ بیچ قالب دوسرے کے جاوے	یہ کفار کی سمجھ ہی ورنہ کچھ اللہ تعالی کے پاس کمی نہین کہ جو پھر اسی جان کو دوسرے قالب مین بھیجنے کی حاجت ہو پس جو مرا دوسرے قالب مین آنا ممکن نہین کہ خدا کے کمی نہ فرشتہ جان لینے والا کم ذرا کرا دوسرے جان چھٹ کر دوسرے قالب مین جاوے پس جو مرتا ہے وہ پھر کسی قالب مین نہین آتا وہ روح عالم برزخ مین رہتی ہی قال اللہ تعالی وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ط
۱۰ لاعنہ	طلحہ اور زبیر اور عائشہ کو لعنت کرتے ہین	جو ایسا کرے کافر ہے کہ طلحہ اور زبیر اصحاب رسول اللہ اور متقی اور مجتہد ہین اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ اللہ تو پاک یہ بڑا بہتان ہی اور پھر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والی بیخبر ایمان والیون کو پھٹکار ہی دنیا مین اور آخرت مین اور اونکو بڑی مار اور بہت آیات آپ کی فضیلت پر شاہد ہین پر جو کوئی کلام بیجا کہے وہ مردود روسیاہ کافر ہے ۔

۱۱ راجعیہ	کہتے ہین کہ علیؓ پھر دنیا مین آوینگے فی الحال ابر مین رہتے ہین	یہ خیال شیطانی ہی سواے حضرت عیسی علیہ السلام کے کوئی پھر دنیا مین نہین آویگا اور یہ سب باتین بے عقلی اور نادانی کی ہین جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ بقر مین وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور ایک ان مین ان پڑھے ہین خبر نہین رکھتے کتاب کی مگر باندھ لین اپنی آرزوئین اور ان پاس نہین مگر اپنی خیال جھوٹے خیال واہی بے سند ۔
۱۲ مرتضیہ متربصہ اسکے دونام ہین	کہتے ہین مسلمان بادشاہ سے خروج کرنا یعنے لڑنا روا ہی اور عاصی ہونا جائز ہے	مسلمان مسلمان آپس مین نہ لڑین جہان تک ہو صلح کرین کہ کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ یعنی سب مسلمان آپس مین بھائی ہین اور اللہ تعالی بھی ایسی ہی تعلیم فرماتا ہی وَالصُّلْحُ خَيْرٌ یعنے صلح نیک ہی اور عاصی ہونا جائز نہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ تحقیق بدکار جہنم مین ہین پس ایسے خیال سے بہر صورت باز رہے ورنہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ہوگی کہ دنیا اور دین دونون مین نقصان ۔

دوسرا گروہ خارجیہ اور الفاق ان سب کا اس پر ہے کہ جماعت کو حق نہیں جانتے جیسے کہ تالیہ داراً لعو مع الزالعین ہے اور دوسرا الفاق یہ کہ اہل قبلہ کو ساتھ گناہ کبیرہ کے کافر جانتے ہیں اور جانا کہ اہل قبلہ کیا کوئی مرتکب کبیرہ کا کافر نہیں جب تک کہ اصرار نکرے یعنے ہمیشہ اوسکا کرنا لازم کرے اور اچھا جانے جیسے طوا ہیں وغیرہ اور تیسرا اتفاق یہ کہ بادشاہ ظالم کی تابعداری نہیں کرتے جسکے واسطے ہمارے بیان آیا ہے کہ دونوں کی تابعداری کر عادل اور ظالم کی اور چوتھا اتفاق یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ علیؓ حق پر نہ تھے کہ معاویہ سے لڑے اور ہم کسی کو برا نہیں کہتے وہ جانے وہ جانے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے اور اختلاف یہ ہے -

بیان فرقہ ہاے خارجیہ

فرقہ	عقیدہ	رد
۱ ازرقیہ	کہتے ہیں کہ خواب میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا نہ برا کہ وحی منقطع ہو گئی ہے	یہ غلط ہے مشکوۃ میں ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ رواہ البخاری یعنی کہا ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں باقی رہیگا نبوت سے مگر مبشرات بولے لوگ کیا ہے مبشرات فرمایا خواب نیکوں کا اور پھر آیا ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ متفق علیہ یعنی کہا انسؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب نیکوں کا ایک جزو ہے چھیالیسوں اجزاء نبوت میں سے متفق علیہ
۲ ریاضیہ	کہتے ہیں کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت و سنت ہے	یہ تو ایمان نہیں بلکہ فروع ایمان کے ہیں اور ایمان واحد جاننا خدا کا اور محمد رسول سچا پہچاننا جس کا خلاصہ یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نہیں کوئی معبود لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اور محمد رسول اللہ کے برحق ہیں

۳ تعابیہ	کہتے ہین کام ہماری حاصل ہوتے ہین بیچ خواب کے کچھ خدا کی قدرت سے نہین	یہ سب غلط فہمی اور وسوسہ شیطانی ہین کوئی ذرہ اور کوئی نہین کہ جو خدا کی قدرت سے باہر ہو اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ یعنی تحقیق اللہ ہے اوپر سب شی کے قادر *
۴ جازمیہ	کہتے ہین فریضہ ایمان کا پہچانا نہین گیا	فریضہ ایمان کے ظاہر ہین روزہ نماز حج زکوۃ اور کہنا کلمہ طیب اور جو ان سے منکر ہو وہ کافر ہے
۵ خلفیہ	کہتے ہین کہ بھاگنا مقابلہ کفار سے کہ دونا ہو چند ہون کفر ہے	کفر جب ہے کہ خوف جان سے بھاگے اور مصلحت لڑائی کے واسطے بھاگنا معاف ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِیَانَۃً فَانۡبِذۡ اِلَیۡہِمۡ عَلیٰ سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡخَآئِنِیۡنَ ٥ وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَبَقُوۡا اِنَّہُمۡ لَا یُعۡجِزُوۡنَ ٥ اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے بیرا بیرا اللہ کو خوش نہین آتے دغا باز اور یہ نہ سمجھین منکر لوگ کہ وہ بھاگ نکلے وہ تھکا نہ سکینگے اور حدیث سے ہے اَلۡحَرۡبُ خُدۡعَۃٌ لڑائی دھوکے کا نام ہے
کوزریہ نوریہ (اسکے دو نام ہین)	کہتے ہین کہ تن بغیر بہت مالش کے پاک نہین ہوتا	سنت بموجب تین دفعہ دھولیا پاک ہے اور وہم کی دوا نہین ـ

۷ کنزیہ	کہتے ہین دینا زکوۃ کا فرض نہین	دینا زکوۃ کا فرض ہی بمصداق آیہ کریمہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط
۸ معتزلہ	کہتے ہین شر خدا کی طرف سے نہین ہی اور نماز پیچھے امام فاسق کے روا نہین ہی اور ایمان کسب بندہ سے ہی اور قرآن مخلوق ہی اور مردونکو دعا و صدقہ سے نفع نہین اور معراج آگے بیت المقدس سے نہین اور کتاب اور حساب اور میزان کچھ نہین اور فرشتے مومنین سے افضل ہین اور دیدار خدا کا قیامت مین نہ ہوگا اور کرامت اولیا کی کچھ نہین ہی اور اہل جنت کو بھی سونا اور مرنا ہی اور مقتول اپنی موت سے مرتا ہے اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کچھ نہین اور بہت باتین کہتے ہین کہ خلاف سنت جماعت کے ہین	خیر اور شر سب خدا کی طرف سے ہے وَالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ لیکن بندہ کو ادب لازم ہے اور نماز پیچھے امام فاسق کے روا ہی بموجب حدیث شریف صَلُّوا خلف کل برٍّ وفاجرٍ کذا فی المشکوۃ اور ایمان کسب بندہ سے نہین وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور قرآن مخلوق نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْقُرْاٰنَ نہین فرمایا اور مردون کو دعا اور صدقہ سے نفع پہونچتا ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ اور تم کہتے ہو معراج آگے بیت المقدس سے نہین ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور کتاب اور حساب اور میزان سب برحق ہے کہ کتاب کے باب مین اللہ تعالی فرماتا ہے کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ اور حساب کے باب مین اللہ فرماتا ہے وَاللّٰہُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور میزان کے باب مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ اور تولنا اوس دن حق ہی اور فرشتے مومنین سے افضل نہین جیسے قول اللہ تعالے کا وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ اور دیدار خدا کا قیامت کو ہوویگا جیسے قول اللہ تعالی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ

اور کرامات اولیا کی حق ہی جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی سورہ مومن مین یُلْقِی الرُّوحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ؁ یعنے
اُتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جس پر چاہے اپنے بندون مین کہ وہ ڈراوے ملاقات کے دن سے یعنی پیغمبرون کے معجزے اور اولیا اللہ کی کرامات
اس سے سب ثابت ہوئی کہ قدرت اللہ کی دیکھکر لوگ ایمان لاوین اور اہل جنت کو سونا اور مرنا نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا یعنے
داخل ہون گے اوس مین ہمیشہ نہ موت نہ سستی نہ نیند بلکہ عیش دائمی کہ ایک سا سہا اور ایک سا عیش ہمیشہ رہیگا سونا مرنا تعلق دنیا سے ہے
اور کہتے ہین مقتول اپنی موت نہین مرتا یہ جھوٹ ہے مقتول کیا ہر بشر ہر جان جب اوسکا وقت آتا ہے فوت ہوتی ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ؁ جب آتا ہی وقت اونکا نہین پیچھے رہتے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین اور جو کہتے ہین
کہ خدا پیدا کرنیوالا جب ہوا کہ پیدا کیا اور رزق دینے والا جب سے ہوا کہ روزی دی اور پہلے اس سے خالق اور رازق نہ تھا یہ غلط ہے کیونکہ
خداے تعالے عالم اور قادر اور کل صفات کے ساتھ موصوف اپنی ذات سے ہے نہ علم قدرت وغیرہ کے سبب سے ہوا اور صفات
اللہ تعالے کے برحق ہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اور کہتے ہین کہ جو ابھی عدم مین ہے کہ ہنوز وجود مین نہین آیا شے ہے یعنے
جوہر بیچ عدم کے جواہر تھا اور ہم کہتے ہین وہ خدا کی قدرت سے ہے نہ جوہر کہہ سکتے ہین ہم نہ شے اور علامات قیامت مثل دجال و یاجوج ماجوج وغیرہ
سب سچ ہین قریب قیامت ضرور ہون گے جیسے آیہ کریمہ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ
الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ؁ ترجمہ یہانتک کہ جب
کھولدیوین یاجوج وماجوج کو اور وہ ہر اونچان سے پھٹتے آوین اور نزدیک ہووے سچا وعدہ پھر اوپر لگی ہوئی دیکھین منکرون کی

انکھین اسی خرابی ہماری ہم بے خبر رہے اِس سے نہین پر ستھے ہم گنہگار اور عورت مطلقہ جس کو تین طلاق دین بغیر حلالہ کرنے کے جائز
جانتے ہین یہ مطلق حرام ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَاِنْ طَلَّقَہَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ط پس اگر طلاق
دے اوسکو پس نہین حلال ہوئی واسطے اوسکے پیچھے اِسکے یہان تک کہ نکاح کرے اور خصم سے سوا اوسکے اور کہتے ہین محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین اللہ تعالے سے کلام بے واسطے نہین ہوے ہین اور وہان واسطہ کا کچھہ نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالےٰ
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی اور عرش کو عبارت بلندی اور کرسی کو عبارت علم اور حجابون کو مراد منع دیدار اور لوح مراد جملہ حکمہا
اور قلم کو مراد تقدیر سے سو یہ سب خلاف ہے کہ ہر ایک کا ثبوت قرآن شریف مین ہے ایسی اٹکل دوڑانا جہالت ہے اور کہتے ہین پیغمبر
علیہ السلام پہلے معراج سے پیغمبر نہ تھے بعد معراج کے ہوے اور بعد مرنے کے نبی نہین رہے اور جبتک وحی نہین آئی تھی نہ مومن تھے
نہ کافر یہ سب خرافات بکتے ہین نجدی وہابیون کے بھائی سنت جماعت کا یہ عقیدہ نہین بلکہ آپ جب نبی تھے کہ آدم علیہ السلام خمیر بھی نہین ہوا تھا اور
بعد مرنے کے بھی نبوت فوت نہین ہوئی اور وحی کا کیا ذکر اللہ تعالی نے جب آپ کا نور پیدا کیا اوسی وقت سجدہ کیا اور خدا کی حمد کہی اور پیغمبرون کو
معصوم نہین جانتے اور رزق حرام نہین بتاتے یہ سب گمراہی ہے یہ فرقہ ہمیشہ سے گمراہ رہا کتنے رسول اور کتنی کتابین آئین لیکن اونکی گمراہی
نہ گئی اگرچہ اب لباس اسلامیہ مین پوشیدہ ہوے ہین لیکن وہ گفتار اور عقیدہ فاسد تو نہین جاتا اور کچھہ کچھہ اسی میل مین نجدی وہابی ہین اللہ
اونکو ہدایت دے کہ دین نجدی سے یہ فساد درپیش ہوا اور انکا حال کیا لکھون کاغذ تھوڑا مضمون بہت ۔

۹ میمونیہ	کہتے ہین کہ ایمان بالغیب باطل ہے	ایمان بالغیب صحیح ہی قال اللہ تعالے الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنی یہ کتاب نہین شک بیچ اسکے راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیزگارون کے وہ جو ایمان لاتے ہین بن دیکھے یعنی غیب پر
۱۰ محکمیہ	کہتے ہین کہ حق تعالی کو اوپر خلق کے حکم نہین ہے	اللہ تعالی کا کل خلق پر حکم ہے بلکہ ذرہ ذرہ پر حکم جاری ہے جیسے سورۃ المائدہ مین ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو چیز بیچ اسکے ہے اور وہی سب پر سب چیز کے قادر۔
۱۱ سمرانیہ احسنیہ (انکے دو نام ہین)	کہتے ہین نہین پہونچتی ہی جزا عمل کی نہ اجراو سکا	یہ غلط ہی اللہ تعالی سب کے عمل کی جزا و سزا دیگا قال اللہ تعالی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ جو کوئی کرے برابر بھنگے کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو کوئی کرے برابر بھنگے کے برائی دیکھیگا اوسکو۔
۱۲ جنبیہ	کہتے ہین کہ احوال اگلون کا کچھ حجت قوی نہین بلکہ انکار لازم ہے	نہین احوال اگلون کا بحث قوی ہے اور اقرار لازم جیسا قال اللہ تعالے فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ پس سیر کرو بیچ زمین کے پھر دیکھو کیونکر ہوا آخر حال جھٹلانے والون کا پس اس سے نہایت عبرت کا مقام ہے۔
۱۳ شمراحیہ	کہتے ہین کہ عورتین مانند پھول کے ہین کسی کی ملک نہین جاہی جس سے صحبت کرے	یہ فرقہ بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہی اور حقیقت مین شمر ہے اور دیوث جب ایسی بات کہتا ہی کہ خدا اور رسول کا مطلق خیال نہین کیونکہ اپنی منکوحہ کے سوا غیر عورت حرام ہے کہ سورۃ نساء مین اسکا صاف ذکر ہے۔

بیان فرقہ ہاے قدریہ

اور اتفاق انکا اسپر ہے کہ جو چیز نزدیک اللہ تعالی کے کفر ہے وہ چیز نزدیک خلق کے ایمان ہی اور یہ سراسر کفر کا عقیدہ ہے اکثر بعضے جاہل فقیر بھی یہی عقیدہ رکھتے ہین اور منہیات مین گرفتار ہین خدا او نکو ہدایت دے خدا کے دوست اور فرمان بردار اوسی کو کفر سمجھتے ہین جو نزدیک خدا کے کفر ہے اور اوسی کو ایمان سمجھتے ہین جو نزدیک خدا کے ایمان ہے یعنی جس بات کو خداے تعالے نے منع کیا اوس سے بچتے ہین اور جسکو حکم کیا اوسکو دل وجان سے بجالاتے ہین اور نماز جنازہ کی واجب نہین جانتے یہ بھی نہایت غلط فہمی ہے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہی ضرور پڑھی جاوے بلی کتے کیطرح مسلمان کا مردہ نہین داب دینا چاہیے اور تقدیر نیکی بدی کی اپنی طرف سے جانتے ہین اور کہتے ہین توفیق پیچھے فعل کے ہی اور جبریہ پہلے فعل کے کہتے ہین اور سنت جماعت توفیق اور فعل برابر کہتے ہین جیسے فقہ اکبر مین مذکور ہی اور کہتے ہین کہ معراج خواب مین ہوئی تھی اور کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ ہم مومن ہین یا کافر نزدیک اللہ تعالی کے اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلیٰ کے منکر اور اختلاف انکے آپس مین یہ ہے

۱	احمدیہ	کہتے ہین ہمکو فرض کا اقرار ہے اور سنت کا انکار	یہ سراسر کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی نے جابجا فرمایا ہے اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پس اطیعوا اللہ سے مراد فرض ہے یعنے جو حکم خدا کا ہو مانو و اطیعوا الرسول سے مراد سنت ہے یعنے جو فعل اور فرمودہ رسول اللہ کا ہو مانو -
۲	ثنویہ	کہتے ہین نیکی خدا سے ہی اور بدی شیطان سے	نیکی بدی سب خدا سے ہے یعنی خالق خیر و شر اللہ جل شانہ ہی اور اوسکے قبضہ مین ہی جیسے اِنَّ اللہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ مُحِیْطٌ یعنے تحقیق اللہ اوپر سب شی کے گھیرا کرنے والا ہے پس جسکو چاہتا ہی شیطان کے حوالہ کرتا ہی یعنے جو خدا سے منہ پھیرے وہ شیطان کے قبضہ مین پڑا -
۳	کیسانیہ	کہتے ہین کہ افعال ہمارے مخلوق ہین یا نہین	افعال مخلوق نہین مگر بندہ کے ارادے پر اللہ تعالی کی گرفت ہی قَالَ اللہُ تَعَالیٰ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً تو کہ آزماوے تم کو کونسا تم مین سے بہتر ہے عمل مین -
۴	شیطانیہ	کہتے ہین کہ شیطان کا وجود نہین	شیطان کا وجود ہی قال اللہ تعالی خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ اور پیدا کیا جان کو خالص آگ سے پس شیطان ہی قسم جن سے ہی پھر وجود نہونا کیا وجہ اور پھر فرماتا ہی

فرقہ	عقیدہ	جواب
۵ شرکیه	کہتے ہین ایمان غیر مخلوق ہی کبھی ہوتا ہی کبھی نہین	یہ منافقون کا اعتقاد ہے اور جو بندے خالص خدا کے ہین اونکی شان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ یعنے وہ خدا کی راہ مین ایسے پکے ہین جیسے دیوار سیسے کی کہ ذرا نہ ڈگے اونکا ایمان ہر وقت ترقی پر ہوتا ہے ہر حال مین اور ایمان مخلوق ہے غیر مخلوق نہین قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ط ہماری پیدایش مین ایک لوگ ہین کہ راہ بتلاتے ہین سچی اور اوسی پر انصاف کرتے ہین پس ایمان اور ہدایت مخلوق ہے -
۶ وہمیه	کہتے ہین کہ ہمارے فعلون کی مکافات نہین	سب فعلون کی مکافات ہوگی قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ط بدلا ملے گا جو کچھ کہ کماتے ہو تم -
۷ رویدیه	کہتے ہین دنیا فانی نہین ہے	سب فانی ہے بجز ذات باری کے قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے کی بزرگی اور صاحب انعام کی -
۸ ناکسیه	کہتے ہین امام پر خروج جائز ہے	امام پر خروج جائز نہین کہ قرآن مین آیا ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی اور جو کہ حکم کرین تم مین سے -
۹ متبریه	کہتے ہین توبہ گنہگار کی قبول نہین -	گنہگار کی توبہ قبول ہے اگر ہزار بار وہی گناہ کرے اور پھر توبہ کرے اللہ تعالیٰ معاف کریگا قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط تحقیق اللہ تعالیٰ بخشے گا سب گناہ تحقیق وہ ہے بخشنے والا مہربان اور پھر فرمایا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور جو کوئی گناہ کرے یا برائی پھر اللہ سے بخشوا دے پاوے اللہ کو بخشتا مہربان در سورۂ نساء -

کہتہ

۱۰ قاسطیہ	کہتے ہین کہ کسب و علم و مال و حکمت و ریاضت فرض ہی۔	سب چیز فرض نہین اسمین علم فرض ہی اور کسب سنت اور مال و حکمت مباح اور ریاضت کہ نفس پر شاق ہو واجب ہے۔
۱۱ نظامیہ	کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو شے کہنا روا ہے۔	شی کہنا جب روا ہو کہ کوئی شی اوسکی مثال ہو اور وہ بے مثال ہے جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ پھر شی کا اطلاق ذات باری پر گناہ ہے کیونکہ وہ صمد ہے جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور شی کہنا روا نہین کہ اللہ فرماتا ہے فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ بس توبہ کرو طرف گھر والے اپنے کے۔
۱۲ متوقفیہ و منزلیہ (دو دو نام ہین)	کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ شر مقدر کسب ہے یا نہین	خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ پیدا کرنیوالا کل شئے کا اور وہی ہے سب شے سے واقف کار پھر کیا شر اس سے باہر ہے جو نہین جانتے۔

بیان فرقہ ہاے جبریہ

اتفاق انکا یہی کہ ہر ایک بات پر جبر کا مسئلہ شامل کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ایک پیر سے راستہ نہین چلا جاتا اسی طرح جبر اختیار کا مسئلہ ہے چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ جبر اختیار مین آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا تو اپنا ایک پیر اوٹھالے اوس نے جب ایک پیر اوٹھالیا کہا چل اوس نے کہا بغیر اوٹھاے دوسرے پیر اور رکھنے اس پیر کے کسطرح چلون کہا ایسی ہی جبر اختیار یعنی صراط مستقیم ہے قرآن شریف اور چلنے والا اوس پر اعتقاد اور پیر اوسکے جبر اختیار یعنی دونون احکام الٰہی بسر و چشم مانے اور نیکی پر راغب رہے اور بدی سے کارہ اور اختلاف جبریون کا یہ ہے۔

۱ مضطربیہ	کہتے ہین خیر اور شر سب خدا کیطرف سے ہی بندہ کو کچھ اختیار نہین	خیر اور شر سب خدا کیطرف سے ہی لیکن بندہ کے ارادہ پر گرفت ہی قال اللہ تعالی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝ جو کوئی عمل نیک کرے واسطے نفس اپنے کے اور جو کوئی بدی کرے واسطے اوسکے ہے اور نہین تیرا رب ظلم کرنے والا واسطے بندون کے۔

نمبر / فرقہ	عقیدہ	رد
۲ فعالیہ	کہتے ہین واسطے بندہ کے فعل ہے لیکن قدرت نہین اور اختیار	فعل ہی لیکن دل کا ارادہ شرط ہی قَالَ اللهُ تعالیٰ فَمَا كَانَ اللهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ یعنی الله نہ تھا اوپر اون کے ظلم کرنے والا لیکن وہ اپنا آپ برا کرتے ہین -
۳ معیہ	کہتے ہین واسطے بندہ کے فعل ہے اور قدرت بغیر طاقت دینی الله کے	قدرت وطاقت الله کی ضروری ہی ہر شی پر ہر حال مین قَالَ اللهُ تعالیٰ اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق الله غالب ہے اور حکمت والا -
۴ تارکیہ	کہتے ہین کہ بعد ایمان کے اور کچھ چیز فرض نہین ہے	بعد ایمان کے اور بھی فرض ہے جیسے الله تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے اور علاوہ اسکے بہت فرض ہین -
۵ بخیلیہ	کہتے ہین ہر کوئی اپنے نصیب سے کھاتا ہی پس کسی کو کچھ دینا فرض نہین	ایسا سمجھنا کفر ہی ایسون کی مذمت الله تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے خرچ کرو اوس چیز سے کہ دیا تمکو الله نے کہتے ہین وہ جو کافر ہین اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین کیا کھلاوین ہم اُن لوگون کو کہ اگر چاہتا الله کھلا دیتا اُنکو نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے -
۶ متمنیہ	کہتے ہین خیر وہ چیز ہے کہ نفس ساتھ اُسکے تسلّی پاوے	یہ شر ہے خیر وہ چیز ہی کہ روح ساتھ اوسکے تسلّی پاوے اور نفس گھبراوے جیسے فرمایا الله تعالیٰ نے سورۂ لقمان مین یعنی لقمان اپنے بیٹے سے نصیحت فرماتے ہین يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی ای چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز اور حکم کر ساتھ نیکی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہونچی تجکو تحقیق یہ بڑے کامون سے ہی یعنی یہ خیر کے کام ایسے ہین کہ نفس گھبراتا ہی پس نفس کی نہ مانے اور خیر کرے

فرقہ	قول	جواب
کسلانیہ وکسبیہ	کہتے ہین کہ ثواب اور عذاب زیادہ نہین ہوتا عمل سے	یہ سمجھنا غلط ہی اللہ تعالی بڑا کریم و رحیم ہی اور غنی چاہی سو کرے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیدُ اوسکی شان ہی اور کریمی یہ ہے کما قال اللہ تعالی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا جو آیا ساتھہ نیکی کے پس دس حصہ ثواب مانند اسکے اور جو کوئی آیا ساتھہ بدی کے پس نہین بدلا مگر مانند اوسکے ۔
۸ جلبیبیہ	کہتے ہین کہ دوست ہرگز عذاب نکرے دوست اپنے کو	یہ تم اللہ تعالی کو الزام دیتے ہو اور سمجھہ سے تم بالکل جہنمی ہوگئے اللہ تعالی جو اپنے بندگان خاص کو عذاب اور تکلیف دنیا مین دیتا ہے یہ امتحان ہے کہ دوست ضرور جانچتا ہے دوست اپنے کو ۔
۹ خوفیہ	کہتے ہین دوست ہرگز نہ ڈراوے دوست اپنے کو	یہ بھی تم خدا پر جبر کرتے ہو اللہ تعالی جو اپنے بندون کو ڈراتا ہی وہ مین شفقت ہے کہ اگلون کا احوال سنا کر ڈرا دے تاکہ میرے دوست دوستی مین خوب مضبوط ہون قال اللہ تعالی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ تحقیق بیچ اسکے عبرت ہی واسطے ڈرنے والے کے
۱۰ فکریہ	کہتے ہین فکر بیچ معرفت الٰہی کے عبادت ہے	تم لوگ ایسی سمجھہ سے گمراہ ہوے کہ نماز روزہ وغیرہ عبادات کے پابند نہین یہ سراسر تمھا غلط خیال ہے جو افضل عبادت ہی وہ یہ ہے کہ اعبد ربک حتی یاتیک الیقین یہ کہاکہ سب احکام الٰہی ترک کرکے فکر معرفت بہتر جانے اوّل تو وہ معرفت ہی نہین کہ حاکم کا کہنا نہ مانا سب سے پہلے فکر معرفت تو فرمان برداری کرنا تھا نہ کہ روگردانی ۔
۱۱ حسبیہ	کہتے ہین عالم مین قسمت نہین ہے	عالم مین قسمت نہین تو خَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا اور پھر فرمایا وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور پھر فرمایا الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا اور پیدا کیا تمکو جوڑے جوڑے ـ اور اوگائی بیچ اوسکے ہر قسم بارونق ۱۲ ـ وہی ہی جسنے پیدا کیا ہر قسم سی ۱۲
۱۲ حجتیہ	کہتے ہین جو کام ساتھہ تقدیر خدا کے ہے تو اوپر بندہ کے کچھہ حجت نہین ہے	کام سب تقدیر خدا پر ہین لیکن بندہ پر حجت ہی اس سبب کہ بندہ کو تمیز اللہ نے عنایت فرمایا ہی اور حیوانات کو نہین اسی سبب سے اونکی گرفت نہین خدا کے پاس اور انسان کی گرفت ہی قال اللہ تعالی كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنی اسیطرح جلاویگا اللہ مُردے اور دکھاویگا تمکو اپنے نمونے شاید تم بوجھو یعنی تمیز رکھتے ہو تو سمجھو ورنہ معذب ہوگے ۔

بیان فرقہ ہاے جہمیہ

اتفاق ان سب کا اس پر ہی کہتے ہین کہ ایمان ساتھ دل کے ہی نہ ساتھ زبان کے اور ہمارے یہان ہی اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ یعنی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے سچا اعتقاد لانا اور عذاب قبر اور سوال منکر نکیر اور حوض کوثر اور کلام کرنا اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے ان سب سے منکر ہین کہ جسکا ثبوت عذاب قبر کیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا اور کوثر کیواسطے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اور کلام موسیٰ کے باب مین وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا فرمایا اور خلاف انکا بیجا ہی

۱ معطلیہ	کہتے ہین کہ اسمار اور صفات خدا کے مخلوق ہین	یہ بات غلط ہی اسما اور صفات خدا کے مخلوق نہین کیونکہ جو مخلوق ہی وہ ایک حد اور اندازہ مین آچکی اور خالق اور اسمار اور صفات خالق حد اور اندازہ سی باہر ہین کہ وہ سب پر محیط ہی اور سپر کوئی محیط نہین جیسے وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ
۲ متربصیہ	کہتے ہین علم وقدرت اور مشیت ایزدی مخلوق ہی	اگر ایسا ہوتا تو یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اللہ تعالے نہ فرماتا کہ جس کے مضمون سے صاف ثابت ہے کہ یہ علم اور قدرت اور مشیت ایزدی مخلوق نہین ہے ـ
۳ مراقبیہ	کہتے ہین کہ حق تعالیٰ مکان مین ہی ایسی جا کہ معلوم نہو سکے	اللہ تعالیٰ مکان سی پاک ہی کیونکہ لفظ صمد جو قل ہو اللہ احد مین آیا اب کوئی شبہہ نہین رہا اور وہ ہر جا حاضر و ناظر ہی معلوم کرنیکو تزکیہ باطن چاہیے
۴ واردیہ	کہتے ہین کہ جو دوزخ مین جاویگا پھر باہر نہین آویگا اور مومن دوزخ مین نہین جاویگا ـ	یہ تمھارا وہم غلط ہی کافر کیواسطے ہمیشہ کو دوزخ ہی اور مومن شامت اعمال سے دوزخ مین جاویگا اور پھر اللہ تعالیٰ اپنی فضل وکرم سے نجات پاویگا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ اور چھوڑدو کھلا گناہ اور چھپا جو لوگ گناہ کرتے ہین سزا پاوینگے یہ مومن کیطرف اشارہ ہی کہ کافرون کے بہکانے پر نہ ظاہر مین عمل کرو نہ دل مین شبہہ رکھو ورنہ سزا پاؤگے اِس سے ثابت ہوا کہ مومن جو خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہی بسبب اعمال بد کے سزا پاویگا لیکن ہمیشہ کو نہین جیسے کافر ـ

نمبر	عقیدہ	رد
۵ حرقیہ	کہتے ہین کہ اہل دوزخ ایسے جلینگے کہ اونسے ایک اثر دوزخ کا نہین رہیگا	اگر ایسا ہوتا تو جابجا اشد العذاب یا شدید العذاب یا عذاب الیم قرآن شریف مین کیسے آتا ان لفظون سے یہ صاف ظاہر ہی کہ نہ موت ہی جو ایک دم سٹ جاوین کہ عذاب اور بلا سے چھٹکارا ہوا اور نہ عذاب کم ہو یہ اشد العذاب ہوا اور دوزخ کچھ ایسی بودی نہین ہی کہ اوسکا اثر نہ رہے قال اللہ تعالے یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ترجمہ جس دن کہینگے ہم دوزخ کو کیا بھرچکی تو اور کہے گی وہ کیا کچھ ہی زیادہ پس تم تو کہتے ہو کہ اثر دوزخ کا باقی نہ رہیگا اور وہان اوسکا پیٹ بھی نہین بھرا اور خواہش ہے -
۶ مخلوقیہ	کہتے ہین قرآن اور انجیل اور توریت اور زبور مخلوق ہے	قرآن اور انجیل اور توریت اور زبور یہ چارون کتابین کلام ربانی ہین اور کلام ربانی مخلوق نہین کیونکہ مخلوق کا کلام مخلوق ہے اور خالق کا کلام مخلوق نہین اوسکا کلام اوسکی ذات کے ساتھ اور صفات بھی اوسکی ذات کے ساتھ قدیم ہے -
۷ عبریہ	کہتے ہین محمد رسول اللہ مرد عاقل تھے اور حکیم نہ رسول	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق تھے جیسے قرآن شریف مین اللہ تعالی فرماتا ہی سورہ فتحنا مین محمد رسول اللہ اب جو نہ مانے کافر ہے اور منکر قرآن کا خدا پناہ دے ایسے عقیدہ سے -
۸ فانیہ	کہتے ہین دوزخ اور جنت دونون فنا ہون گے	اگر ایسا ہو تو اہل اونکے کہان جاوینگے تمھارا خیال محض نادانی ہی تم جانتے ہو جنت و دوزخ دونون فنا ہونگے تو عذاب ثواب کسی کو نہوگا اور اللہ تعالی فرما چکا ہی خالدین فیہا ابدا یعنی جنت و دوزخ ہر دو کے مقابلہ مین لفظ ابدا آچکا اب اس عذاب سے چھٹکارا نہ سمجھو اور جو اللہ تعالے نے فرمایا کل من علیہا فان یہ آنا فانا جیسے بجلی کی سی چمک
۹ زنادقیہ	کہتے ہین کہ معراج رسول مقبول کو روحی ہوئی جسمی نہین اور اللہ دنیا مین دیکھتا ہی اور عالم قدیم جانتے ہین اور قیامت کے منکر	معراج روحی نہین جسمی ہوئی معہ روح اور جسم کے قال اللہ تعالے وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ پس لفظ عبد سے صاف دلالت جسم کی طرف ہی ورنہ عبد کی جا روح کا لفظ آتا اور تم کہتے خدا دیکھتا ہی دنیا مین حضرت موسیٰ کے حق مین تو فرمایا لن ترانی یعنی تو نہین دیکھ سکیگا اور عالم قدیم ہوتا تو کل من علیہا فان نفرماتا اور قیامت کا منکر کافر ہی قال اللہ تعالی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ اور جسدن اونکو جمع کریگا گویا نہ رہے تھے مگر کوئی گھڑی دن کے آپس مین پہچانین گے بیشک خرابی ہے جنھون نے جھٹلایا اللہ کا ملنا اور نہ آئے راہ پر یہ آیت سورہ یونس مین ہے -

نام فرقہ	عقیدہ	کلام سنت جماعت
۱۰ لفظیہ	کہتے ہین قرآن کلام قاری کا ہی کلام الٰہی نہین لیکن معنی کلام الٰہی ہین	کلام قاری نہین کلام اللہ تعالے جلشانہ کا ہے قال اللہ تعالیٰ الٓر تلك اٰیات الکتاب المبین انا انزلنٰه قرءٰنا عربیا لعلکم تعقلون اور ایک جا خوب کھول کر فرمایا ہے بکلمات اللہ پس کلام کی طرف اشارہ فرمایا معنی کی طرف نہین اور معنی کچھ کلام سے جدا نہین ـ
۱۱ قبریہ	منکر عذاب قبر کے ہین	عذاب قبر برحق ہے قال اللہ تعالے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ یہ حال عالم قبر کا ہے جسکو عالم برزخ کہتے ہین یعنی کافرون کو انکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اس مین بیٹھیگا اور مومن کو بہشت
۱۲ واقفیہ	کہتے ہین کہ قرآن کے مخلوق ہونے مین ہم کو توقف ہے	تم لوگ جاہل ہو جو ایسے وسوسہ مین پڑ کر کا ہوے جاتے ہو جب اللہ تعالیٰ فرما چکا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ پھر مخلوق ہونے کا کیون گمان کرتے ہو ـ

بیان فرقہ ہاے مرجیہ

اتفاق انکا اسپر ہے کہتے ہین کہ بعد ایمان کے کچھ فرض نہین جب بندہ ایمان لایا پھر جو چاہے سو کرے کچھ گناہ نہین اور یہ نہایت کفر ہے ایمان کا ہی کا کیونکہ ایمان مین تو شرط تھی کہ قبلت جمیع احکامہ یعنی اللہ پر ایمان لانا جب ہی ہوگا کہ اوسکے سب احکام قبول کرے اور منکر احکام الٰہی ایمان دار گمان سے ہوا

فرقہ	قول	جواب
۱ تارکیہ	کہتے ہین کہ بعد ایمان کے کچھ فرض نہین ہے علم واسطے جمع کرنے دنیا کے اور عمل واسطے جمع کرنے عقبیٰ کے ہے سب ترک کرکے حضور ہونا ہین ہے	بعد ایمان کے کچھ فرض نہین تو روزہ نماز حج زکوٰۃ جنکی تاکید مین کل قرآن شریف شاہد ہے یہ غلط ہو جائیگا کیسے تم عقل کے اندہے ہو جو ایسے وسوسہ دل مین لاتے ہو دنیا عقبیٰ سے کیا تم حکم خدا کا مانو جو رحمت نازل ہو ورنہ غضب مین گرفتار ہوگے -
۲ شائیہ وشارکیہ	کہتے ہین جسنے کہا لا الہ الا اللہ پھر جو چاہے کرے اوپر اوس کے کچھ عذاب نہین	اگر یہ ہوتا تو یہ جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَن کَسَبَ سَیِّئَۃً وَاحَاطَت بہٖ خَطیئَتہٗ فاولئک اصحاب النار ج کیون نہین جسنے گناہ کیے گناہ اور گھیر لیا اوسکو اوسکے گناہ نے سو وہی ہین لوگ دوزخ کے کیا جھوٹ ہو جائیگا جو ایسا خیال ناقص کرتے ہو -
۳ راجیہ	کہتے مین بندہ کچھ طاعت سے مقبول اور معصیت سے گنہگار نہین ہوتا -	یہ جو قرآن شریف مین ہے بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون والذین امنوا وعملوا الصلحٰت اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون کیون نہین جسنے کیے گناہ اور گھیر لیا اوسکو اوسکے گناہ نے سو وہی ہین لوگ دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے اور جو یقین لایا اور عمل کیے نیک وہ لوگ ہین جنت کے وہ اوسمین رہ پڑے یہ وعدہ کیا خلاف ہوگا تم نہایت گمراہ ہو جو ایسا خیال کرتے ہو -
۴ شاکیہ	اپنی ایمان مین شک کرتے ہین کہتی ہین روح ایمان نہے	اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بَل ہُم فِی شَکٍّ یَلعَبُونَ کوئی نہین وہ دھوکے مین ہین کھیلتے یعنی ایمان کیسا جب شک کیا تو ایمان کاہے کا پس سبب شک وشبہہ کو دور کرکے فرمان بردار خداے تعالیٰ کے ہوجاؤ ورنہ بے ایمان مروگے -
۵ بنمیہ و تنبیہ	کہتے ہین ایمان عمل ہے جو نجانے کل امر ونواہی وہ کافر ہے	یہ غلط ہے کہ جو نجانے کل امر ونواہی کافر ہے ایمان یہ ہے اٰمنتُ باللہِ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلتُ جمیع احکامہ یعنی ایمان لایا مین اللہ پر اور جو کچھ کہ اوسکے نام ہین اور صفات ہین اور قبول کیا مین نے سب حکمون کو باعتبار کلیت کے نہ باعتبار خبریت کے
۶ عملیہ	کہتے ہین ایمان عمل ہے	ایمان عمل نہین اقرار باللسان وتصدیق بالقلب ہی اور عمل اسکا فروع ہے نہ اصول -

نام فرقہ	عقیدہ	کلام سُنّت جماعت
منقوصیہ و	کہتے ہین ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہی کبھی کم	یہ منافق لوگونکا ایمان ہی مومن صادق تو روز بروز ترقی پر ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے ۔
شیئیہ	کہتے ہین ہم مومن ہین انشاء اللہ تعالےٰ	یہ بیجا ہے جو مومن ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ کہتے ہو یہ جب کہا جاتا ہی کہ جو بات معلوم ہو اور واقع نہوئی ہو اور ایمان جب خدا پر لائے اور دل سے خدا کو مان لیا یہ سب کو اپنی دل کی بات معلوم ہوتی ہے پھر یہ کہنا گویا ابھی شبہہ ہی تو ایمان نہین ۔
۹ شمریہ و اشمریہ	کہتے ہین کہ قیاس باطل ہی صلاحیت کی دلیل نہ رکھے	قیاس باطل کیسے ہی کہ اصحاب کبار اور مجتہدین اور علماء دین نے جو بات مقرر کی نیک سمجھ کر وہ سب قیاس اور دلیل درست اور ضرورۃ ہے جو منافق وہ برگشتہ خدا اور رسول سے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی تابعداری کرو تم خدا کی اور تابعداری کرو تم رسول کی اور جو تم مین سے صاحب حکم ہوں وہابی نجدی بھی انھین کے بھائی بند ہین وہ بھی مجتہدین اور علمائے دین سے منکر ہین خدا ہدایت کرے
۱۰ بدعیہ و بدعیہ	کہتے ہین اطاعت امیر کی واجب ہی اگرچہ حکم کری گناہ کا	یہ جھوٹ ہی اطاعت وہین تک لازم ہی کہ کوئی معصیت نہو قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا قوماً غضب اللہ یعنی اے ایمان والو مت دوستی کرو ان لوگون سی کہ غصہ ہوا اللہ یعنی جو معصیت کا حکم کرے اوس پر غضب اللہ کا رہے اور جسپر غضب اللہ کا ہے اوسکی تابعداری اور دوستی درست نہین ۔
۱۱ شبہیہ	کہتے ہین اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے	یہ جھوٹ ہی اللہ کی صورت پر کوئی نہین کیونکہ وہ لیس کمثلہ شئ ہی یعنی اوسکے مانند کوئی شئ نہین لیکن اپنے مخلوق مین آدم کی صورت سب سے بہتر بنائی ہے اپنی قدرت سے کچھ اپنی صورت پر نہین اور وہ جو نص مین آیا ہی ہاتھ پیر منہ وہ متشابہات ہی اوسپر ایمان واجب اور تفصیل دلیل کفر ۔
حشویہ و حشنویہ	کہتے ہین واجب اور سُنّت اور مستحب سب ایک ہی	واجب اور سُنّت اور مستحب سب ایک کیسے ہوگا کہ واجب ترک کرنے سی سجدہ سہو کا لازم آتا ہی اور سُنّت سے نہین اگر سُنّت ترک کرنے سے نماز بے توقیر ہوتی ہے اور ترک کرنیوالا گنہگار اور مستحب کریگا تو بہتر ورنہ خوب نہین ۔

بموجب آیہ کریمہ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ
اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ یہ آیت سورۂ بقر مین ہی فرماتا ہی
اللہ تعالی یہ اسواسطے کہ اللہ نے اوتاری کتاب سچی اور جنھون نے کئی راہین نکالین
کتاب مین وہ ضد مین دور پڑے اور پھر فرماتا ہی سورۂ انعام مین وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ
مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ط اور کہا یہ راہ ہے
میری سیدھی اس پر چلو اور مت چلو کئی راہین پھر تمکو بیٹھا وینگے اوسکی راہ سی اور حدیث مین
آیا ہی سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ مِنْھَا ھَالِکَۃٌ وَّ
وَاحِدَۃٌ مِنْھَا نَاجِیَۃٌ وَفِی الرِّوَایَۃِ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا السَّوَادُ الْاَعْظَمُ یعنی زمانہ
آیندہ مین امت میری تہتر فرقہ ہوگی جس مین بہتر فرقہ دوزخی اور فرقہ جنتی ہے وہ
اہل سنت جماعت ہین جو ہمیشہ متابعت رسول اور اصحاب کبار کی کرتے ہین
اور عبادت مین مشغول رہتے اور اون بہتر فرقہ ناری کا روایات قرآنی سی لکھا گیا
اور جو بعضے محض وہم پر خراب ہین اونکے حق مین تو یہ قول اللہ جل شانہ کا کافی ہے
قُلْ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْہُ لَنَا ط اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ط
تو کہہ علم بھی ہی تم پاس کہ ہمارے آگے نکالو یا نری اٹکل پر چلتے ہو اور سب
تجویزین کرتے ہو یعنی اکثر ان فرقون مین بہت ایسے ہین کہ بالکل وہم اور نادانی
کی بات پر بھولے ہین اونکا علاج بھی کیا گیا اور اب جو صاحب غیر فرقہ یا جو حجت اور
تکرار کے خواہان ہین اونکو لازم ہے کہ جب سب کا تصفیہ آیات قرآنی سے ہوا تو اب
بہرصورت سب کو اتفاق کرکے ایک دل ہوجانا چاہیے اور جو باتین عبادت کی
قدیم سے رائج ہین اور خلفاے راشدین یا ائمہ اربعہ سے چلی آتی ہین اوسمین تکرار نکرین
جیسے قدیم تراویح جماعت سے سنت ہی جیسے صحیح بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت سے تراویح
جماعت سی ثابت ہی اسمین کچھ شک نہین اور سنن ابوداؤد مین ابو ذر سے ثابت ہی
کہ تراویح پڑھائی جماعت سے حضرت نے تین رات یعنی تیئسوین اور پچیسوین اور
ستائیسوین کو اور حضرت نے جو پڑھی مسجد مین جواز کے لیے پڑھی اور ابو حنیفہ رح

اور شافعی اور جمہور علما اونکے اور بعضے مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہے پڑھنا اوسکا
مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب نے اور اصحاب نے بعد اون کے مقرر کیا اور ہمیشہ
سے ہی اسپر عمل مسلمانون کا اس لیے کہ وہ شعار دین سے ہے اور مشابہ نماز عید کے ہی اور ممتاز ہر
یہ کہ اگر ایک آدمی ہوا اور اوسکے سبب کثرت جماعت کی ہوتی ہی تو اوسکو چاہیے کہ مسجد مین
پڑھے اور ایسا نہین ہی تو روا ہی کہ گھر مین پڑھے کذا فی کتب فقہ اور صحیح بخاری مین
عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہا کہ نکلا مین ساتھ عمر بن خطاب کے ایک رات
یعنی رمضان مین طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا نفل پڑھتے تھے
بعد عشا کے یعنی جماعت سے اور بعضے اکیلے پس کہا حضرت عمرؓ نے
کہ تحقیق مین اگر جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر قصد کیا اور
جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر یعنی اونکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نے
کہ پھر نکلا مین حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام
اپنے کے یعنی اُبی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت ہی یہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو
اور غفلت کرتے ہو اوس سی بہتر ہے وہ نماز کہ قیام کرتے ہو اور اچھی بدعت ہی
یہ یعنی تقرر جماعت اچھی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت اس لیے کہ وہ حضرتؐ سے ثابت
ہو چکی ہی کہ حضرتؐ نے ساتھ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ اوپر گذرا اور حق تو یہ ہی
کہ جو کچھ خلفاے راشدین نے کیا سنت ہے بموجب حدیث شریف کے قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
الْھَادِیِّیْنَ الْمُھْتَدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا
عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ یعنی لازم پکڑو تم لوگ سنت میری اور سنت
میرے خلفا کی اور دانت سے پکڑو اوس سنت کو یعنی جو میرے خلفا مقرر کردین
وہ سنت ہے اوسکو مانو اور اوسپر چلو پس معنی بدعت کے یہان باعتبار لغت کی ہین
نہ باصطلاح فقہا کے اور جاننا چاہیے کہ نہین ٹھہرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن

اجماع صحابہ کا اسپر ہی کہ تراویح کی بیس رکعت ہین اور بارہ سو برس سے یہ عمل مسلمانون کا
کل دیار اہل اسلام مین بین رکعت تراویح کی عمل درآمد ہی اور ہزار ہا علما فضلا اس عرصہ
مین گذر گئے کسی نے اسمین تکرار اور حجت اور کم و بیش نہین کی تو اب ہر ایک
مسلمان پر لازم ہے کہ یہی بیس رکعت پڑھے اور اوسکے خلاف نکرے اور اسی طرح
مجلس مولود مین بہت تکرار کرتے ہین اور اس مین بہت ضد کرتی ہین اور لڑتی ہین
یہ لازم نہین یہ مجلس میلاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ حضرتؐ کی پیدایش کا
اور حرکات اور سکنات کا حال ہی اور حضرتؐ کے کل حال ابتدا سے انتہا تک
خالی وعظ و نصیحت اور مفید مسلمانون سے نہین کوئی اور قصہ کہانی نہین جو برا ہو
چنانچہ اللہ تعالے قرآن شریف مین ہر ایک پیغمبر کا حال بیان فرماتا ہے
کہ اونکے حالات سن کے ہر مسلمان کو عبرت اور رغبت اسلام کی طرف ہوتی ہے
اور دین مضبوط ہوتا ہی تو یہ مجلس میلاد بارہ وفات کے مہینے مین کیا منحصر
اگر روز ہوا کرے تو کچھ مضائقہ نہین لیکن دو بات کا خیال رکھنا لازم ہی ایک تو
مشابہت کفار کی نہ پائی جاوے جیسے پھول اور اگر کی بتی وغیرہ رکھ کر ایسی شکل
بناتے ہین کہ جیسے ہندو کتھا کہنے کو بناتے ہین پس خوشبو کی جگہ عطر و گلاب
کیوڑا جتنے مجلس مین جاوین خوب لگاوین کہ خوشبو بھی ہوئے اور مشابہت کفار بھی
نہین ہو کہ ہندو اوسکا استعمال کم کرتے ہین پھولون پر کیا منحصر جب عطر
موجود ہو اور فضول نقلیات بھی اس مجلس مبارک مین نہ لاوین جیسے اکثر
روایات ایسی ضعیف ہین کہ جسکے سبب اسلام بہت سست ہوتا ہی جیسے
فلان شخص ایسا فاسق اور فاجر تھا اوسنے مجلس میلاد کی تو نجات ہوگئی اور اس
زمانہ مین ایسے لوگ بہت ہین یہی چاہتے ہین کہ ہم پر تکلیف اسلام جیسے
روزہ نماز حج زکوۃ اور وغیرہ فرض واجب سنت مستحب اور منہیات اور
جواز کچھ نہو اور نجات ہو جاوے اسی سبب اس مجلس کا جو استعمال کرتے ہین
اکثر اون مین دو چار نمازی ہوتی ہین سو بھی کچھ پابند نہین وہ جو رشوت

اور جعلسازی کا پیشہ آیا اوس مین دو روپیہ کی شیرینی منگاکر مجلس میلاد کر دی اور
نجات کے مستحق ہوگئے اور کوئی احکام شرعی اونکی بلا کرسے غرض تو نجات سے تھی
سو دو چار روپیہ کی شیرینی مین مُنہ بھی میٹھا ہوگیا اور جنت بھی ملی یہ نہایت بیجا ہی
بلکہ اس مجلس مبارک مین ایسے روایات صحیح ہون کہ جو نماز روزہ سے خبردار نہو شوق
ہوجاوے اور دل اسلام کیطرف راغب ہو دیکھو اللہ تعالی نے حضرت عیسی
علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور پیغمبرون کی میلاد کا حال قرآن شریف
مین کیسا بیان فرمایا ہے کہ جسکے سُننے سے کیسا ہی آدمی ہو ایک دفعہ ڈرجاوے
اور اسلام کیطرف رغبت آجاوے اور حضرتؐ کے خود صحیح صحیح حالات ایسے ہین کہ
ایک دفعہ پتھر دل ہو تو موم ہوجاوے اور ابو جہل اور شیرہ کا سا دل ہو تو خدا
پناہ مین رکھے اور تعظیم کے واسطے اوٹھنے اور ہاتھ باندھنے مین تکرار کرتے ہین
یہ کیا غضب ہے ای بھائیو تمکو لازم ہے کہ اصلاح قبول کرو اور دین کو ترقی دو نہ فساد
اور کینہ اور جھگڑا کرو بھلا تعظیم اول تو حضرت خود کرتے تھے اور کل بادشاہ اہل اسلام
اور غیر اسلام راجہ بابو سردار امیر وزیر اور اپنے بڑے کو سب مین رواج
آجتک چلا آتا ہے کہ تعظیم دیتے ہین اور ہاتھ باندھتے ہین تو کیا اس تعظیم
دینے اور ہاتھ باندھنے سے کافر اور مشرک ہوجاتے ہین اور جو تم کہو
کہ حاضر کی تعظیم ہوتی ہے غائب کی نہین یہ بھی سمجھہ بیجا ہی کہ اول تو وہ حیات الہٰی
ہین اور نہین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین حاضر تو خدا تو حاضر ہے
کہ جس کی قدرت رحمت دیکھہ کر کہ جسنے خود آپ اپنے نبی کی میلاد کا حال بیان
کیا جیسے سورہ جمعہ مین قال اللہ تعالی هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ
رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وہی ہے جسنے
اُٹھایا اَن پڑھون مین ایک رسول انھین کا پڑھتا اون پاس اوسکی آیتین

اور اونکو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سی پہلے صریح تھے بھلاوے مین
اور ایک اور و نکے واسطے جو ابھی نہین ملے اُنمین اور وُہی ہے زبردست حکمت والا
اگر او ٹھے تو کیا قباحت اور جو کہو کہ اگر ایسی تعظیم ہے تو ہر جا ہر وقت کیون نہین کرتی
یہ بھی سمجھہ بیجا ہے کہ تعظیم کو ایک جا اور وقت مقرر کرتا ہی ہر وقت نہین سب جیسے
نماز مین اب کوئی کہے کہ نماز مین خدا کو تم حاضر ناظر سمجھتے ہو جو ایسے ادب سے
کھڑے ہوتے ہو اور پاخانہ مین حاضر ناظر نہین سمجھتے جو ستر کھولکر برہنہ بیٹھتے ہو
تو یہی کہا جاویگا کہ نہین وہ سب جگہ حاضر ناظر ہے مگر وہان مسجد مین ہمکو ادب سکھایا
کہ اسطرح میری عبادت کرو جیسے یَا بَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ
یعنی اے اولاد آدم کی لیلو اپنی رونق ہر نماز کے وقت یعنی نماز مین لباس پاکیزہ
سے باادب کھڑے ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا
تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ یعنی اسکی عزت کرو اور ادب رکھو اسمین تعظیم اٰلہی اب کچھہ کلام
نہین رہا اور وہان حاجت رفع کرنے کو یہ تعلیم کیا قال اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا
بِرُؤُسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا
وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ
مِّنْہُ ط مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ
وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اے ایمان والو جب تم
اٹھو نماز کو تو دھو لو اپنے مُنہ اور ہاتھہ کہنیون تک اور مل لو اپنے سرکو اور پانون
ٹخنون تک اور اگر تمکو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر مین یا ایک
شخص تم مین آیا ہی جاے ضرور سے یا لگے ہو عورتون سے پھر نہ پاؤ پانی تو قصد کرو
زمین پاک کا اور مل لو اپنے مُنہ اور ہاتھہ وہان سے اللہ نہین چاہتا
کہ تمپر کچھہ مشکل رکھے لیکن چاہتا ہی کہ تمکو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کیا چاہی تمپر

شاید تم احسان مانو مواب مناسب یہ ہی کہ یہ بدعت بھی یا اچھی ہی جیسے تراویح مین گذرا
کہ مسلمان دین کا چرچا رکھین اسی بہانے سے کچھ نصیحت پکڑین اور خدا کیطرف
رجوع لاوین اور جیسے قعدہ مین جب التحیات پڑھنے کو بیٹھتے ہین تو اونگلی اوٹھاتے ہین
اور بعضے نہین اٹھاتے تو اوٹھانے والے کو منع نہ کرے اور جو نہ اوٹھاوے اسپر الزام
نہ کرے اور نہ اوٹھانا افضل ہے اسی طرح جو مجلس میلاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین اوٹھتے ہین منع نہ کرے اور جو نہ اٹھے اسپر طعن اور جبر نہ کرین سب ملکر بیٹھین اور جو سب
اٹھین تو افضل ہے کہ تعزیرہ وتوقیرہ مین داخل ہی اور مکہ مدینہ مین جو مین نے خود
دیکھا تو وہان بھی میلاد ہوتی ہی لیکن حضرت کے حالات اور معجزات اور صحیح
صحیح روایات کا بیان ہوتا ہے کوئی ضعیف روایت نہین کہ جس سے کوئی گنہگار
نڈر ہو جاوے اور روزے نماز کا پابند رہے اور نہ ایسی فضول کہ رحمت خدا تعالیٰ
کی رحمت سے نا امید ہو جاوے تو جو مولود کہ یہان تصنیف ہوئے
ہین انہین تاریخ حبیب الٰہ میرے نزدیک بہت بہتر ہی کہ اوسمین حالات اور معجزات
اور غزوے درج ہین جس کے سننے سے اسلام پر دل مضبوط ہوتا ہی پس اب
ایسا اتفاق لازم ہی کہ کوئی تکرار آپس مین نکرے اور سب ایک ہو کر عبادت اللہ کی
کرو اور گناہ سے بچو کہ سعادت دارین حاصل ہو اور آپس مین ایسے رہو جیسے سگے بھائی
بلکہ اوس سے بھی زیادہ اور تکرار فتنہ فساد سے کچھ حاصل نہین بجز رنج اور الم
طرفین مین اور عبادت سے دور **نظم** رکھنا چاہیے بغض عداوت + کہ تا آوے
دلو نمین کچھ کثافت + نہین ہی دشمنی مین کچھ فضیلت + کہ بھائی کی کرو بھائی محبت
گنہ کے کام چھوڑو ہی یہ بہتر + سبھی ملجاؤ جیسے شیر و شکر + اگر آپس مین کچھ ہو جاوے
تکرار + تو کر لین تصفیہ سب ملکے اکبار + نہ ایسا ہو کوئی کہہ بیٹھے کچھ اور + کہ
ملتا ہو کسی فرقہ سے وہ طور + اسی باعث خدا ہر اک کا احوال + ہوا اسمین
بیان با قیل او رقال + جو ہین سنت جماعت میرے بھائی + اونہین کو یہ نصیحت
کہ سنائی + یہی بہتر ہی کہ تہتر فرقہ کے جو عقیدے ہین اور اونکا رد قرآن اور حدیث سے ہوا

اوسکو خوب یاد رکھین کہ اکثر بھائی سُنت جماعت جنکو کل فرقون کے عقیدہ سے خبر
نہین ایسی بات کہتے ہین اور عمل مین لاتے ہین کہ اصل مین وہ بات درست
نہین ہی سواب سب فرقون کے عقیدونسے خبردار ہوجاوین اور کوئی بات
جو خلاف طریقہ سنت جماعت ہو اپنے دھیان مین نلاوین اور نماز روزہ کا چرچا
رکھین اور بجائے اور قصہ کہانی کے اسی کتاب کو مطالعہ مین رکھین کہ احکام شرعی سے
واقفیت ہو اور ناصح کا کام نصیحت کرنا ہے جو خدا و رسول کی باتون پر عمل کروگے
تو نعمت اور ذخیرے دین و دُنیا کے حاصل ہون گے اگرچہ بعضی وقت نیک کام
کرنے مین دُنیا مین تکلیف ہوتی ہے یہ آزمایش خدا کی ہے ایسے وقت پہ
خوب ثابت قدم رہنا چاہیے کہین شیطان یہ خیال دل مین نڈالے کہ دیکھو
نیک کام کرنے مین ہمارا بگاڑ ہوگیا کیونکہ نعمت دینوی کو اللہ تعالے
فرماتا ہے مَتَاعٌ قَلِیْلٌ یعنی پونجی ہے تھوڑی کچھہ قدر نہین اور فانی
بھی ہے پھر کیا ہوا اگر دنیا نہ ملے خدا کی رضامندی ہو اور عاقبت کا بھلا
دیکھو جب سے دُنیا قائم ہوئی بے انتہا مرے چلے جاتے ہین کوئی دُنیا کو
ساتھہ نہین لے گیا وہی گیا جو اوسکا عمل بھلا ہو یا بُرا اگرچہ مرنے کے وقت
عمل سب دکھائی جاتے ہین لیکن اوسوقت پچتانے سے کیا فائدہ ای بھائیو یہ شیطان
دشمن ہمارا تمھارا ہے یہ نہین چاہتا کہ کوئی راہ راست پر چلے پس اسکا
یہی کام ہی کہ ایک کو راہ راست سے گمراہ کرکے راہ ضلالت پر لاتا ہے اور
آپس مین نفاق اور فساد ڈال دیتا ہے اور ایسی دلیلین دل مین لاتا ہے
کہ جس سے نور اسلام کا جاتا رہے پس اس سے بہر حال بچنا لازم ہے
چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے سورہ بقر مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ
کَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطَانِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے
ایمان والو داخل ہو تم مسلمانی مین پورے اور مت قدمون پر چلو شیطان کے
کہ وہ تمھارا دشمن ہی صریح نظم یہ آدم کا شیطان ہے دشمن سدا + کہ اوسکے ہی پیچھے

رانداگیا + کیا اسنے آدم کو سجدہ نہ تھا + اسی واسطے طوق لعنت پڑا + اوسی دشمنی سے
یہ بد خواہ ہی + کہ آدم کو کرتا یہ گمراہ ہے + جہان تک کہ اسکا ہے قابو چہلا + کیا
اسنے گمراہ ہے برملا + عجب تفرقہ کا ہی کچھ اسکے ڈھنگ + کہ فرقے بہتر کیے رنگ رنگ
علاوہ بہت اوسکے اس دور مین + کیے اوس نے ہین اک نئے طور مین +
کہین تو یہ آدم کی صورت بدل ہمکیا کرتا اسلام مین ہے خلل + کہین ہوکے
غائب کہین ہو ظہور + غرض یہ دکھاتا ہے نزدیک و دور + زبس اوسکے مکروفریب
ہین بہت + نہ آسکے ہین وہ جو ہین چالاک و چست + پس لازم ہے کہ خدا کو
نہ بھولے اور اپنے نبی اور اونکے اہل بیت اور اصحابونکی محبت کہ عین
شفقت الٰہی ہے دل مین رکھے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِہِمْ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۵ یہ آیت سورہ
حشر مین اللہ تعالی فرماتا ہی اور واسطے اونکے جو آئے اونکے پیچھے کہتے ہوئے
اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو اور جو ہم سے آگے پہونچے ایمان مین اور
نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون سے ای رب تو ہی نرمی والا مہربان فائدہ
یہ آیت سب مسلمانون کو ہے اگلون کا حق مانین اور اونھین سکے پیچھے چلین اور
اونسے بغض نہ رکھین یعنی جسکے دل مین محبت خدا کی ہوگی اوسکے دل مین
کل محبان خدا کی محبت بیشتر ہوگی یہ ممکن نہین کہ معشوق کو چاہین اور معشوق کے
معشوق سے بیر چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو جان نثار ہی وہ
خدا کا اول فرمان بردار ہی اور جو مطیع خدا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے
مشتاق اور فدا ہے ای بھائیو مرحبا کہو اور خدا وحدہ لاشریک کا شکر بجا لاؤ
کہ کیسے نبی زبردست محبوب رب العالمین شفیع المذنبین کی تم امت ہو جو
ختم المرسلین ہین اور جنکی صفت مین اللہ تعالے فرماتا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اور جنکی تسلی کیواسطے خدا کہتا ہی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ط غور کرو اگر گروہ مومنین

نظم محبت ہو جس دل مین اوس نور کی + مثال اسکی دیتا ہون کُہ طور کی + نبی پر فدا ہووے دل سے سدا + کہ جسپر فدا خود وہ ہیگا خدا + اور قربان ہووے اہل بیت کا + اور اصحاب کبری کو چاہے سدا + الٰہی مرا عا میری کر تو قبول + جمیع مومنین کو بحق بتول + سدا سب کی دیجو محبت انھین + نہ بغض و عناد آوے اونکے کنین + جمیع مومنین کو دے توفیق رب + کہ جو راہ سچی پہ آجائین سب + مین کر عاجزی مانگتا ہون دعا + کہ ہو عاقبت سب کی خدا

اب معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے چہار باب اور آٹھ فصل ہین **باب اول** دربیان سوال و جواب وہابی و صوفی و سُنّت جماعت **فصل اول** سوالِ وہابی و جواب سُنّت جماعت مع عقائد آنہا **فصل دوم** سوال صوفی و جواب سُنّت جماعت مع عقائد آنہا **باب دوم** دربیان گناہ صغیرہ و کبیرہ و رسومات بد **فصل اول** دربیان گناہ صغیرہ و کبیرہ **فصل دوم** دربیان رسومات بد **باب سوم** دربیان فضائل رسول و مرتبہ معراج **فصل اول** دربیان فضائل رسول **فصل دوم** دربیان مرتبہ معراج **باب چہارم** دربیان شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت و خاتمہ کتاب **فصل اول** دربیان شریعت و طریقت **فصل دوم** دربیان معرفت و حقیقت و خاتمہ کتاب **باب اول** دربیان سوال و جواب وہابی و صوفی و سُنّت جماعت **فصل اول** سوالِ وہابی و جواب سُنّت جماعت مع عقائد آنہا **سوالِ وہابی** کہو ای برادران سُنّت جماعت تم جو کتاب تقویۃ الایمان نہین مانتے اور جو مانتا ہے اوسکو وہابی کہتے ہو یہ کیا باعث ہے کیا جو آیات تقویۃ الایمان مین قرآن شریف کی لکھی ہین درست نہین یا کچھ ترجمہ مین فرق ہے یا اور کوئی قباحت ہے کہ جسکے باعث تم ناراض ہو فرماؤ **جواب سُنّت جماعت** سنو بھائیو جو آیات کہ تقویۃ الایمان مین لکھی ہین ہم اون سے منکر نہین وہ فی الحقیقت قرآن شریف کی ہین مگر ادب اور سمجھ کا فرق ہے کہ جائز اور غیر جائز اور محل سے بے محل کو نہ سوچ کر جو دل مین سماوے کہدے چنانچہ تم لوگون کو جو وہابی کہتے ہین اور کتاب مذکور کو نہین مانتے

اوسکا باعث یہ کہ ایک شخص عبدالعباس بن تیمی حنبلی کہ نام اوسکا تقی الدین تھا
چنانچہ تاج الدین ابو الحسن سبکی نے اپنی مسند مین اوسکا حال خوب لکھا ہی کہ
اوسنے کتاب التوحید تصنیف کی جسمین رد ہی مذاہب اربعہ کا اور شیخ ابو یعلی موصلی
نے اوسکا رد لکھا اور بادشاہ مصر نے بموجب فتوی شیخ مذکور سب علما کو
جمع کیا اور شیخ برہان الدین اور تقی الدین جو قاضے اوس زمانے مین شہر مصر کے
اونسے فتوی پوچھا کہ اِس شخص کی کیا سزا کیجائے شیخ تقی الدین سے کہا کہ روبرو
سب علما کے اِسکو منبر پر حکم دو کہ اپنا عقیدہ بیان کرے چنانچہ ابن تیمیہ نے اپنا
عقیدہ بیان کیا اور اوسمین یہ بھی بیان کیا کہ جو روضۂ رسول اللہ کی زیارت کو جاوے
کافر ہے تب قاضی برہان الدین نے پوچھا اوس سے کہ یہ جو حدیث مین آیا ہی میری
قبر کی حفاظت ستر ہزار فرشتے قیامت تک کرینگے اور وہ فرشتے روز سے
آتے ہین اون فرشتون کے حق مین کیا کہتے ہو جواب دیا کہ میرے نزدیک وہ
فرشتے بھی کافر ہین جب قاضی برہان الدین نے اوسے منبر پر سے ہاتھ پکڑ کے
اُتار دیا اور آپ منبر پر کھڑے ہو کر بعد حمد و صلوٰۃ اور بیان عقائد سُنّت جماعت کی
حکم دیا کہ اِسکا قتل واجب ہی اور جو اسکے مطیع ہون اونکا قتل بھی واجب ہے اور عورتین
آنکی بے نکاحی جائز ہین القصّہ ابن تیمی مارا گیا اور لاش اوسکی گھورے پر ڈال دی
اور کسی نے نماز جنازہ نہین پڑھی چنانچہ وہ کتاب توم اسیر مین ابتک رائج ہی پھر بعد
اوسکے ایک شخص عبدالوہاب نامی نجدی نے بھی اوسی کتاب التوحید سے انتخاب
کر کے ایک نیا مذہب تراش کر مکہ اور مدینہ اور تمام طائف کے اہل اِسلام
مین تفرقہ ڈالا تھا یہ ارادہ کہ جیسے چار مذہب امام اعظم امام شافعی امام حنبلی
امام مالکی کے رائج ہین اور اونکے نام سے اون کے گروہ کہلاتے ہین اِسی طرح
میرے نام سے بھی مذہب جاری ہو بلکہ سب پر سبقت لیجاؤن اِسواسطے اوسنے
بھی اسی طرح آیات اور حدیثین انتخاب کر کے کچھ گھٹا بڑھا کر اپنے مطلب کی موافق کر کے
ایسی باتین نکالین کہ کل مسلمان ایماندار اگلے پچھلون کو کافر اور مشرک بنایا اور جو اوسکے

لینے مین نہ آیا تو بہیئت دجّال ہوکر قتل عام شروع کیا اور خوب لوٹا اور کل کائنات
متبرکہ واجب التعظیم اور مساجد عظیم اور قبرین بزرگان قدیم کی منہدم کرنا شروع کیا
نظم نور گیتی فروز چشمہ ہور + زشت باشد بچشم موشک کور + اولٰئک حزب الشیطٰن
الا ان حزب الشیطٰن ھم الخاسرون آخر الامر لشکر شاہ روم نے اوسکو نیست و نابود
کیا پس طول دینا اس قصہ کا کچھ ضرور نہین اکثر بہت لوگ اسکو جانتے ہین چنانچہ
کتاب تقویۃ الایمان بھی اوسی طور پر ہی اور جو عقیدہ ابن تیمیہ اور عبدالوہاب
کے مذہب والے رکھتے تھے وہ سب اس کتاب سے مطابقت رکھتے
ہین **سوال وہابی** جناب کتاب تقویۃ الایمان مین تو سب آیات قرآنی ہین کچھ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی طرف سے نہین بنالین اور آپ بھی زبان سے
اقرار کرتے ہو کہ فی الحقیقت سب آیات قرآنی ہین پھر نہ ماننا کیا وجہ یہ تو سراسر
آپ کی زبردستی ہی ورنہ بندے کو مفصّل بیان فرمائیے کہ مولوی صاحب ممدوح
نے کونسی بات زیادہ اپنے دل سے لکھ دی ہی **جواب سُنّت جماعت**
سُنو صاحب محمد اسمٰعیل صاحب نے یا اونکا نام بد کرنے کے واسطے کسی اونکے
دشمن نے اس کتاب مین گھات بڑا کر ٹٹی کی اوٹ شکار کھیلا ہی کہ جیسے ایک شکاری
نے جال بچھایا اور اوسمین دانہ بہت پاک اور لطیف مرغوب طبع جانوران
رکھا جانور اوس دانہ کی لالچ مین آکر جال مین پھنس جاوے پھر اب جو کوئی پوچھے
کہ وہ دانہ ناقص ہے تو نہین کہا جاویگا کہ دانہ تو پاک اور لطیف ہے مگر وہ جال
جو بچھا ہے اسی طرح اس کتاب مین آیات قرآنی کہ بتون کے شان مین نازل ہوئی ہین
وہ نبیون اور شہیدون اور پیغمبرون کی شان مین لکھ کر بعد ترجمہ کے جو فائدہ بیان معاذ اللہ
کیا ہی اوسمین کل اپنی نفسانیت خرچ کردی کہ اکثر جگہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین ایسے کلام پوچ لکھ دیے ہین کہ جس سے آدمی بالکل کفر مین
داخل ہو جاوے اگر ویسا سمجھے جیسا وہ لکھ گئے **سوال وہابی** بھلا بیان کرو وہ
کونسے کلام ایسے ناموافق ہین اور کونسے فائدے بعد ترجمہ خلاف مرضی حق اوس کتاب مین

بیان کیے ہین جواب سُنت جماعت سُنو صاحب اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ
وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ
مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ط وَالرّٰسِخُوْنَ
فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ط
وُہی ہے جسنے اُتاری تجھہ پر کتاب اوسمین بعضی آیتین پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور
دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جنکے دل پھرے ہوئے ہین وہ لگتے ہین اونکی ڈھب
والیون مین تلاش کرتے ہین گمراہی اور تلاش کرتے ہین اونکی کل بیٹھانی اور اونکی
کل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اُسپر
یقین لائے سب کچھہ ہمارے رب کی طرف سے ہی اور سمجھائی وُہی سمجھتے ہین جنکو
عقل ہے فائدہ یہ آیت سورہ آل عمران مین ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے نبیؐ سے
کہ ای محمد یہ کتاب جو تجھہ پر نازل ہوئی اس مین بعضی آیات بہت مضبوط ہین اور
بعضی کئی طرف ملتے ہین یعنے جنکے دل پھرے ہوئے ہین خدا سے وہ اُسمین
تلاش کرتے ہین اپنا خبیث مطلب نکالنا جیسے بہتر فرقے ہین گمراہ کہ اسی قرآن سے
سند لیتے ہین اور ہر ایک نے اپنے اپنے مطالب پر کل بٹھا کر معنی سمجھہ رکھے ہین
اور ہمیشہ فساد چاہتے ہین لیکن اون آیات کی کل کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے
اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اوسپر یقین لائے سب کچھہ ہماری رب کی
طرف سے ہی اور فسادی نہین سمجھتے کہ عقل نہین یعنی جیسے بعضی جگہ قرآن شریف مین
آیا ہی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی کہدے اے محمد
مین مالک نہین اپنی جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر جو چاہے اللہ دیکھو اسمین کیا شان
محمدی کا بیان ہی اور کیسا مرتبہ اور عزت اور وقار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درپیش
خدا کے پایا جاتا ہی چنانچہ حضرت سے کافر کبھی کہتے قیامت بتاؤ کبھی کہتے تم اپنے خدا سے
حال نرخ کی گرانی اور ارزانی کا کیون نہین پوچھہ لیا کرتے کہ ارزانی مین خرید لو

اور گرانی مین ہیجو یہ اسپر تھا کہ وہ معجزہ دیکھتے اور آیات قرآنی سُنتے تو بھی ایمان نہین لاتے یہی کہتے کہ جادوگر ہین اور شاعر اِس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے محمدؐ یون کہدو کہ اے لوگو مین کیا معجزہ اپنی طرف سے دکھاتا ہون یا قرآن آپ بناتا ہون سب یہ خدا کا کلام ہے معجزہ کرنے والا بھی وُہی اور قیامت جاننے والا بھی وُہی اور نرخ کا حال بھی وُہی جانے اور کافرون کو اِس کہنے مین یہ حکمت تھی کہ اگر پیغمبر ہونگے تو یہ بات کبھی نہین کہینگے کہ ہان یہ سب ہم جان سکتے ہین اور جادوگر شاعر ہونگے تو کچھ اپنی فوقیت بیان کرینگے جیسے اگلے ساحرون کے قصے مشہور تھے سو اللہ تعالےٰ نے ایسا جواب کامل فرمایا کہ کافر سب ساکت ہوگئے اور یہ آیت گویا معجزہ رسول اللہ پر شاہد ہے کچھ مذمت نہین چنانچہ جنکی قسمت مین ایمان تھا وہ ایمان لائے اور جو شقی ازلی تھے وہ ویسے ہی رہے اسی طرح تا ہنوز جو خدا او رسول کے دوست ہین ایسی آیات جہان آئی ہین رسول مقبول کی عزت اور معجزہ تصور کرتے ہین اور دشمن مذمت کرتے ہین کہ دیکھو پیغمبر کو کیا اختیار تھا یہ نہین جانتے کہ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے یہان تین طرح پر اعزاز و اکرام ہین ایک مرتبہ بشری جیسے قولہ تعالیٰ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ دوسرے ملکی و روحی جیسے فرمایا اِنِّی لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّی اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی یُطْعِمُنِی وَیَسْقِیْنِی تیسرے حقی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لِی مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اور ان تینون سے بڑھکر یہ ہے مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور ان تین درجون پر جہان جیسا موقع آیا فرمایا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے یعنی بشر کے مرتبہ پر کلمات مرکبہ مانند قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ملکی کے مرتبہ پر حروف مفردات مانند کٰھٰیٰعٓصٓ اور حقی کے مرتبہ پر کلام مبہم مانند فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی اور یہ تو عام محاورہ ہی کہ ایک اوستاد کامل ہے اوسنے اپنے شاگرد کو کل تمام و کمال علم سکھادیا اور اب کسینے کچھ پوچھا کہ اوستاد کو وہ ظاہر کرنا منظور نہین ہے

اِسواسطے اوستاد نے شاگرد سے کہا تو کہدے مین نہین جانتا تو کیا اِس کہنے سے اوسکا فضل وکمال جاتا رہا جیسے آئمہ اربعہ سے سوال دہر کا اور وجود ملائکہ کا اور وجود جن اور کیفیت سوال منکر نکیر وغیرہ کا کیا گیا تو کہا ہم نہین جانتے **جواب وہابی** ہمارا یہ عقیدہ نہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کلام تحقیر کہین اور آپ نے کسکو سنا یا دیکھا کہ جو کلام پوچ ایسے نبی جلیل القدر کی شان مین **جواب سُنّت جماعت** سنو صاحب کل عقائد مذہب وہابیہ عداوت آمیز رسول اللہ واصحاب کبار وآل بتولؓ و بزرگان مقبول سے ہین چنانچہ اون عقائد کو اب سُنو کہ خلافِ کلام ربانی کے ہین یا نہین اور پھر دل مین مُنصف ہوکر کہو کہ یہ کہنا اور یہ عقیدہ رکھنا کونسی آیت سے جائز ہے **عقیدہ اول** اہل وہابیہ اپنی کتابون مین لکھتے ہین اور اون کے [illegible] ہین قول کو اور تقویت الایمان کے ۱۹ صفحہ مین یہ عبارت لکھی ہے کہ [illegible] یا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے معاذ اللہ مِن ذٰلک الٰہی ہزار ہزار توبہ ایسے کلام نافرجام سے کہ جس [illegible] سے بے ادبی پیغمبر خدا کی ثابت ہوا اول تو تیس پارے جو ہین اوسمین کوئی ایسی آیت اللہ تعالےٰ نے نہین فرمائی کہ جسکے ترجمہ سے یہ معنی پیدا ہوون دوسرے اتنی تفسیرین معتبر علماء دین کی موجود ہین عربی مین اور فارسی مین اور اُردو مین سب کی تعبیر یہی ہے کہ جہان شرک کا لفظ آیا وہان یہی لکھا کہ مخلوق کو خالق کے ساتھ ملانا یہ معنی تو آج تک سوا تقویت الایمان کے کسی کتاب مین نہین لکھے کہ وحدانیت اسی کا نام ہے کہ کل مخلوق چھوٹا یا بڑا خدا کی شان کے روبرو چمار سے ذلیل جانے تیسرے کیا خدا کی وحدانیت بغیر اِس لفظ کے ظاہر نہین ہوتی **دلیل اوّل** جاننا چاہیے کہ مخلوق مین نبی ولی رسول مقبول سب آگئے پھر معاذ اللہ جب سب چھوٹے بڑے کو چمار سے بھی ذلیل سمجھا تو مقبول اور مردود مین کچھ فرق رہا **دلیل دوم** یہ سراسر کلام عداوت آمیز رسول واصحابؓ وکبا وآلِ ابرار و اولیاے بزرگوار کا ہے چنانچہ

اُسکو اونی بھی سمجھے گا کہ ایک بادشاہ عالی قدر ہے اور ہفت اقلیم پر اوسکا تسلط ہے
اور اب کوئی اوسکی رعیت مین سے یہ کہے کہ بادشاہ بڑی شان والا ہے اور سب
امیر و وزیر اور ارکانِ دولت تو اوس کے روبرو چارسی بھی نہیں ہین پس سُننے والے
سب معلوم کر لینگے کہ یہ شخص ضرور امیرون وزیرون کا دشمن ہے ورنہ اس کلام سے
کچھ بادشاہ کی صفت نہین پائی جاتی اور جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہوگی تو وہ بھی
اوس پر ناراض ہوگا اور کہیگا کہ اے بیوقوف یہ کیا سرکشی تیرے دل مین سمائی ہی
کہ یہ ارکانِ دولت کہ خاص میرے دربار کے بیٹھنے والے اور مین نے
اُنکو مرتبہ سرفرازی کا دیا اور تو نے اونکو چارسی بھی ذلیل سمجھا پس تو نے اس مین
میری کیا بڑائی جانی کہ میرے حاضرین جلسہ کو چار سے ذلیل سمجھا تو میری قدر اور
مرتبہ کہان رہا کیونکہ جب مین ایسا عالی قدر بادشاہ ہون تو میرے امیر و وزیر بھی
عالی قدر ہوتے نہ کہ چار سے بلکہ اوس سے بھی بدتر بیت گُل کی نسبت گُل ہی کی
اور خار کی ہی خار سے + یہ نہین گھورے کی وین تشبیہ جا گلزار سے + پس
خیال تو کرو کہ وہ احکم الحاکمین جو سب کو مارتا جلاتا ہی اور روزی بلا ناغہ
پہونچاتا ہے اور بیماری دیتا ہے تو پھر صحت بھی عطا کرتا ہی اور شہر اُجاڑ جنگل
بیابان اور پہاڑ کف دست سیدان اور گلزار خشکی اور تری پتھر کے بھیتر ظلمات کے اندر
عرش سے تحت الثریٰ تک ذرہ ذرہ پر اپنی قدرت اور تصرّف رکھتا ہے اور
محمد رسول اللہ کی شان مین فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ اور بلند کیا
ہمنے ذکر تیرا پھر اللہ جلشانہ جسکے ذکر کو بلند کرے کہ ہر روز پنج وقت باواز بلند
خدا کے نام کے برابر پکارا جاوے اور اسی طرح کل اولیاء اللہ اور اصحاب کبار کی
بزرگی اللہ جابجا قرآن شریف مین فرماتا ہی پھر کس کی تاب جو اونکے مرتبے اور ذکر کو
نیچا کرے ابوجہل اور ابولہب سے کافر تو سر مار کر مر گئے کچھ نہو اللہ نے اُنکے ذکر کو
روز بروز ترقی دی اور اسی طرح تا قیامت ذکر محمد رسول اللہ اور اصحاب کبار اوس
آلِ اطہار اور اولیاے ابرار کا جاری رہے گا کوئی پڑا برا مانو مردود ہو

خاک ڈالے سے چاند کا نور نہین جاتا مگر وہ مٹی خود پھینکنے والے کی آنکھ مین گرتی ہے
بیت چراغ مُقبلان ہرگز نمیرد + اگر کس تف زند ریشش بسوزد **عقیدہ دوم**
یہ کہ اہلِ وہابیہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے قائل نہین حالانکہ
خود ربّ العالمین قرآنِ مجید مین فرماتا ہے عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اور بیشک پہونچاویگا تجکو رب مقام محمود مین اور مقام محمود مُراد جاے شفاعت
سے ہے اور پھر قرآن شریف مین ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ط
اور دیگا تجکو تیرا رب یہان تک کہ تو راضی ہوگا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے طفیل سے یہان تک اللہ شفاعت قبول کریگا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راضی ہون گے پھر اب کونسا شبہہ ہا کہ جس سے شفاعت کا اُمیدوار نہو
دلیل اوّل جب ثابت ہوا کہ خداے وحدہ لاشریک نے محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایسی مہربانی فرمائی کہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے اور خود آپ اللہ جلشانہ نے
شفاعت کا اقرار فرمادیا تو اب طفیل اون کے سے اُمت اونکی کیون بخشش سے
نااُمید ہو کہ نا امیدی کفر محض ہے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
کہ نااُمید ست ہو تم رحمت اللہ سے اور اس رحمت سے بھی اِشارہ طرف شفا کے ہے
یا عین ذات محمدی بمقتضاے آیہ کریمہ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین
بھیجا ہمنے تمکو اے محمد مگر واسطے رحمت عالم کے لوگون کے **دلیل دوم** یہ سب پر
روشن اور اظہر من الشمس ہے کہ جو جو مرتبہ اور معجزہ اور رپے در رپے کی فتح کہ رسولِ
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جلشانہ نے بخشین ہنوز کسی کو اتنی بزرگی نہ حاصل ہوئی
نہ ہوگی چنانچہ ہر ایک پیغمبر کو جدا جدا ایک مرتبہ بخشا اور حضرت کو کل مرتبے
عطا کیے بلکہ اور زیادہ پھر ایسے مرتبے والے رسول مقبول کہ اللہ تعالی شفاعت کا
اِقرار کرے اور ہم شفیع نہ کہین نہایت نفسانیت اور عداوت اور موجب خذلان ہی
دلیل سوم جب پیغمبر کو شفیع نجانا بلکہ کچھ نہ سمجھا فقط خدا ہی کو جانا اور سب کو
ناچیز گِنا تو خارجی ہے اور ایسا مذہب توانیت اور بیراگی بھی رکھتے ہین علاوہ اِسکے

تم آپ غور کرو کہ وہ کونسا ہی جو خدا سے منکر ہے خدا کو تو کفار فجار بدکار مشرک یہود نصارا گبر و ترسا سب جانتے ہین کہ پیدا کرنے والا سب کا ایک ہی ہے فقط محمد رسول اللہ کی عظمت اور شان کے قائل نہین ہوئے اور نہ مانا اور کسی نے کہا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تم بھی انسان ہو جیسے ہم کسی نے کہا هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یہ شخص کون ہی ایک آدمی ہے تم ہی سا کسی نے کہا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ کیون نہ کوئی فرشتہ اُترا یہ قدر نجانی کہ وہ ذات پاک ہے کہ برابر نام خدا کے جسکا نام ہی اور کسی نے غرض کو مان لیا جیسے سورۂ منافقون مین اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ط یعنی جب آوین تیرے پاس منافق کہتے ہین ہم قائل ہین تو رسول اللہ کا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ تو اوسکا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہین پس یہ راہ سراسر پر خار ہی اس سمجھ سے کبھی خدا راضی نہوگا کیونکہ جب ایسا سمجھا کہ فقط خدا ہی اور سب چمار سے ذلیل تو وہ منکر ہوا قرآن اور خدا سے کہ اللہ جسکی بزرگی اور شفاعت کا ذکر کرے اور وہ کچھ نہ سمجھے اور کمتر گنے تو معاذ اللہ اوسنے خدا کو جھوٹا جانا جو اوسکا کلام نہ مانا اور شیطان کے وسوسہ پر اڑ گیا جو دشمن انسان کا ہے اور ایسے ہی خیال دل مین ڈالتا ہی کہ آدمی بہشت سے محروم ہی عقیدۂ سوم اہل وہابیہ کہتے ہین کہ ہمکو خدا نے کہین قرآن شریف مین نہین فرمایا کہ پیغمبرون کی عبادت میری سی کرو تو ہم کہتے کہ یہ کہان قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ پیغمبرون اور مقبول بندون کو میری شان کے روبرو چمار سے ذلیل تصور کرو دلیل اول یہ طریقہ سنت جماعت کا نہین کہ خدا کیسی عبادت اور کی کرین یہ سراسر تمہارا افترا ہے دلیل دوم جس حالت مین تم ایک شفیق کو بہت چاہو اور نہایت وصل کی دل سے آرزو کرو اس درمیان مین کوئی شخص آیا اور پیام اوس شفیق کا لایا کہ اس راہ پر چلو گے تو مجھ تک پہونچو گے اور مین اسپر مہربان ہون پھر کیسی عزت اور تعظیم اور تکریم

اوس قاصد کی کروگے کہ حد سے زیادہ پھر اِس عرصے مین کوئی تمسے کہے کہ واہ جی
تم تو اپنے شفیق کو ایسا چاہتے تھے اب اِس قاصد ہی کے ہو رہے ہو اور شفیق
اصلی کو بھول گئے پس لوگ اوسے نادان کہینگے کہ اے بیوقوف تیری سمجھ کا قرق ہے
کیونکہ جو اوس قاصد پر ہم بار بار قربان ہوتے ہین اور پیام کو آنکھون پر رکھتے
ہین اور چومتے ہین یہ سب محبت شفیق اصلی کی ہی مثلاً یار کے کوچہ کا کتا بھی
پیارا ہوتا ہی پھر یار کے ہمصفیر کا کیا ذکر بیت پاے سگ بوسیدہ مجنون خلق
پرسید این چہ بود * گفت گاہی گاسے این در کوی لیلیٰ رفتہ بود * اور جو تم
قاصد سے محبت نہ کرو اور نہ کچھ قدر کرو فقط اوس پیام کے راستے پر اوسکی راہ
پر جاؤ اور جب شفیق کے پاس پہونچو اور اوسکو خبر ہو کہ میری قاصد کی کچھ قدر
نہ کی تو شفیق تمسے کب خوش ہوگا **دلیل سوم** یہ سراسر تمھاری سرزوری ہی کہ
جسکی عزت اور توقیر اللہ تعالیٰ قران شریف مین فرماتا ہی تم اوسکی عزت اور
توقیر کرنی شرک تصوّر کرتے ہو بھلا فرماؤ کہ اولیا انبیا جو پاک بندے
ہین اور جنکا مدّاح اللہ ہے اور جنّت اونکی ارامگاہ ہی اور شیطان اور بھوت
مردود اور ناپاک کہ جنکا جہنم ٹھکانا ہی ایک کسطرح ہون گے اور اون مین فرق کسطرح نہین
حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ
بیشک نیک لوگ آرام مین اور بیشک گنہگار دوزخ مین ہین اور پھر فرماتا ہے
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ ط کیا ہم کرینگے حکم برداروں کو برابر گنہگاروں کے
اور پھر فرمایا هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ط کیا برابر ہین اندھے اور سوجھتے
اور یون بھی کہا ہے هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ط کوئی برابر ہوتی ہے انکی
کہاوت **جواب وہابی** یہ جو آپ نے فرمایا سو برحق ہے مگر مطلب اِس عبارت سے
بہت دور ہے کیونکہ یہان ذکر پرستش کا ہے کچھ عزت اور توقیر کا نہین اور
پرستش مین سب برابر ہین جیسے بھوت شیطان کی پرستش کرنا منع ہی اسی طرح
اولیاء اللہ کی بھی عبادت منع ہے جیسے مینہ کا برسانا رزق کا دینا بیمار کا

اچھا کرنا آفتون بلاؤن سے بچانا اولاد کا دینا غیب کی بات جاننا ہر جگہ پر
حاضر ناظر رہنا لوگون کی مدد کرنا جلانا مارنا یہ سب اللہ کے اختیار مین ہین انہین
کسی دوسرے کا بھی اختیار سمجھنا خواہ کوئی ہو شرک ہی **جوابِ سُنّت جماعت**
بھلا مُسلمان سُنّت جماعت تمنے کونسا ایسا دیکھا جو کہتا ہو یا رسول اللہ ہمکو بہاؤ
رزق دو بیماری سے اچھا کرو بیٹا دو غیب کی بات بتاؤ اور وغیرہ یہ سب
تمھارا افترا ہے بلکہ اِس عقیدہ سے معلوم ہوا کہ تمھارے یہان اِسی پر شرک اور
وحدانیت منحصر ہی کہ پیغمبر اور اولیا اللہ اور پیر شہید سب کو خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی
ذلیل تصور کرے وہ مومن ہی اور جو نہ تصور کرے وہ کافر ہی اور جسنے پیغمبر خدا کی شان مین
الم نشرح یا والضحیٰ یا طٰہٰ یٰسٓ ایسا بڑا مرتبہ بیان کیا بجاے چمار کے ذلیل تصور
کرنے کے اوسکے دوزخی ہونے مین تو آپ کو کچھ کلام نہو گا **جوابِ وہابی** استغفراللہ
آپ یہ کیا فرماتے ہین **نظم** خدا لعنت کرے اوس روسیہ پر + کہ جسکے دل مین ہو
بغضِ پیمبر + جسے ہو بغض آلِ مصطفےٰ کا + کرے اوسکو خدا دوزخ کا کندہ + جسے
اصحابِ حضرت سی ہو انکار + رہی ہر دم خدا کی اوسپہ پھٹکار + جسے کچھ بغض ہووے
اولیا سے + ہمیشہ ابرِ لعنت اُسپہ برسے + ذرا یہ اور بھی سُن لیجیے حضرت + جو نا حق پر
چلی اُسپر ہی لعنت + **جوابِ سُنّت جماعت** سُبحان اللہ محبت رسول مقبول
اور اُلفت آلِ بتول اور اصحاب کبار اور اولیاے ابرار کی ایسی ہی ہوتی ہی
جیسے تقویت الایمان مین درج ہی وُہی مثل ہے کہ سارا نیب چبا لیا کڑواہٹ
معلوم نہین ہوئی مگر اوسکا باعث یہی تھا کہ سانپ کا کاٹا تھا اوسکی تیزی زہر سے
تلخی معلوم نہین ہوئی جب وہ زہر یعنی یہ کلام کہ یقین جاننا چاہیے کہ کل مخلوقات
چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل ہے تمھارے دلون سے
نہ دور ہو تب تک تلخی اوسکی کا زبان پر کیسے ظہور ہو خدا عقل دے تو معلوم ہو
نظم جب کتابون مین تمھاری ہی لکھا + ہی بڑا بھائی سا پیغمبر خدا + بھوت اور شیطان
اور سب انبیا + ایکسان ہر جا پہ ہی اُسمین لکھا + ساری مخلوقات کو جانا چمار +

بلکہ اوس سے بھی ذلیل اور خوار زار + راہ حق تمنے نکالی ہے یہ راہ + واہ جی
صد آفرین ہی واہ واہ + دل مین کچھ ہے اور زبان پر کچھ بیان + پر کتابون کے
لکھا جاوی کہان + ہین منافق کی یہ سب راہ و طریق + گالیان دیکر کے بنتی ہین شفیق
سوچ لو دل مین اگر کچھ غور ہی + جو کہا مین نے یہ کیسا طور ہے + قابل لعنت ہی آمین
کونسا + آپ ہی فرمائیے طرفین کا + اے صاحبو آپ کی بول چال سے ایذاے
خدا اور رسول مترشح ہی اور یہان یہ صادق آتا ہی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا کو اور رسول
اوسکے کو لعنت ہی اوپر خدا کی بیچ دنیا اور آخرت کے **جواب وہابی**
یہ جو آپ نے بیان کیان سو برحق ہی لیکن تقویت الایمان مین ایسے کلام دو ایک
جا پر تنبیہ مشرکین کے واسطے لکھے ہین اوسمین عیب رکھنا لازم نہین مصرعہ خطاے
بزرگان گرفتن خطا ست + اور قول بزرگون کا ہی جیسے بیت حافظ شیرازی
بیت بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید + کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم
منزلہا + اور جو تم کہتے ہو کہ تقویت الایمان مین یہ عبارت لکھی ہی کہ یقین جاننا
چاہیے کہ کل مخلوقات بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل
سو بجا ہی تمھاری سمجھ مین یہ عبارت نہین آئی کیونکہ اِسکا سمجھنا بہت مشکل ہے
اور جبتک سمجھ مین نہ آوے اوسکے مطلب کو کیا جانے جنا باوہ یہ مطلب ہی کہ
مولوی صاحب نے جو چمار سے ذلیل لکھا اِس سبب سے کہ دیکھو بادشاہ
مجازی کی شان کے روبرو چمار کی شان کیسی کمتر ہی نہ کسی کی سفارش کر سکتا ہی
نہ کسی کا کچھ لے سکتا ہی اور نہ کسی کو کچھ دے سکتا ہی بالکل بے اختیار ہے اور
ذلیل اور امیر اور وزیر تو بادشاہ مجازی کی شان کے روبرو بہت اختیار رکھتے ہین
کہ جو چاہتے ہین کر بیٹھتے ہین اور بادشاہ مانع نہین ہوتا اِس خوف سے کہ اگر مین
اودن کے کیے ہوئے مین دخل دونگا اور اونکے کہے کو رد کرونگا تو شاید میری
عملداری مین خلل ڈالین اور میری بادشاہت بگاڑین اِس واسطے مخلوقات کی

چمار سے نسبت دی کہ خدا کی شان کے روبرو ایسے بے اختیار اور ذلیل ہین ایسے وزیر
سے نسبت نہ دی کہ مجازی بادشاہ اسیر و وزیرون سے دیتے ہین اور وہ جلّ شانہ
کسی سے نہین دبتا سب پر غالب ہے یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اُسکی
شان ہے اور کی نہین جواب سُنّت جماعت کیون نہو آپ تقویت الایمان کی
عبارت مشکل بتاتے ہین اور صاحب تقویت الایمان آپ کے پیشوا اول ہی فرماتے
ہین کہ قرآن شریف سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیے اور دلیل لائے اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ کی
اور اسپر بھی اکتفا نہ کیا تو ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ کا فقرہ جمایا
یعنی وہ اللہ ایسا ہی جسنے کھڑا کیا نادانون مین ایک رسول اُنھین مین کا یہ تیزی
مزاج کہ ایسے جلیل القدر نبی یعنی محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کہ جنکی تعریف
حرف حرف قرآن شریف سے نکلتی ہی یہانتک کہ سورۃ الفتح مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ط لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ
وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ تحقیق بھیجا ہمنے تجکو گواہی دینےوالا
خوشی سُنانے والا اور ڈرانے والا تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے
اور رسول اوسکے کے اور قوت دو اوسکو اور تعظیم کرو اوس کی اور
ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام پس خوب تعظیم اور تکریم کی کہ چمار سے
نسبت دی اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو نادانون اور بیوقوفون کا
سردار مقرر کیا خدا تمکو ہدایت دے یہ کیسی مثالین لاتی ہو کہ تقویت الایمان کی
توقیر کہ اوسکی عبارت سمجھنا مشکل ہے اور قرآن شریف کی تحقیر کہ اوسکا سمجھنا
کچھ مشکل نہین تمھین ایسون کے مقابلہ مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ فرقان مین
اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝
ترجمہ دیکھہ کیونکر بیان کین اونھون نے واسطے تیرے مثالین پس گمراہ ہوئے
پس نہین پا سکتے راہ دیکھو کوئی لکھتا ہی جیسے رسالہ وار کسی نے لکھا ہے جیسے
بڑے بھائی اور دعوے یہ ہے کہ خدا کی شان دُنیا کے بادشاہون کیطرح نسمجھو

لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیوی مرتبہ مین رسالہ دار اور رشتہ مین بڑا
بھائی جانو چہ خوش اور یہ سب جانتے ہین کہ رسالہ دار کا کچھ بڑا عہدہ نہین فقط ایک ترپ کا
مالک ہوتا ہے یہ نہین کہ بادشاہ کی کل قلمرو مین جتنی رعیت اور ملازم ہین سب پر
حکمران ہو اس سے اور بڑے بڑے عہدے پڑے ہین جیسے تمندار سپہ سالار مدار المہام
امیر الامرا وزیر اعظم وغیرہ ایسے عہدون جلیل القدر کے واسطے شاید ابن تیمیہ یا عبد الوہاب نجدی
اپنے پیشواؤن کو تجویز کیا ہوگا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ حقیقی کی
شان کے روبرو چہارسے ذلیل لکھتا ہے واہ شان محمدی کی خوب قدر کی اور پھر
ایماندار مطیع سنت حضرت کے چھوٹے بھائی بنتے ہین عبد المطلب کے پوتے
خدا ہدایت دے **جواب وہابی** واہ جی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین مین بڑے
بھائی نہین تو کیا ہین کیونکہ کل مومن اخوۃ یعنی سب مومن آپس مین بھائی
ہین اور حضرت بھی مومن ہین کیونکہ انا اول المسلمین اونکی شان ہے پھر بڑا بھائی
لکھنا کیا قباحت ہے آپ عیب پکڑتے ہو **جواب سنت جماعت** اس دلیل سے
تو جورو بھی بہن ہوتی ہے پھر اوسکو کیون نہین ہمشیرہ صاحبہ لکھا کرتے اور
بوا بہن کرکے کیون نہین پکارتے اور وہ بھیا کہے تو کیون شرماتے ہو یہ بھی
تو اسی حدیث کے بموجب ہے **جواب وہابی** وہ درجہ زوجیت مین آئی اگرچہ
دین مین بہن ہے لیکن یہ لقب اب اوسپر زیبا نہین **جواب سنت جماعت**
واہ جورو کی ہر رعایت کہ اب بہن کہتے شرم آتی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کچھ رعایت نہین کہ بھائی کی کیا اصل یہ تو کچھ مرتبہ نہین باپ سے
کمتر ہے سب سے بڑا مرتبہ دنیوی رشتہ مین باپ کا ہے اُسکو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ماکان محمد ابا احد من رجالکم نہین ہے محمد باپ کسی کا تم مین سے
پھر جب باپ کا رشتہ اوس جناب پاک سے رکھنا منع ہے تو بڑے بھائی کی کیا مثل
اور جب درجہ رسالت اور تاج نبوت سے ذات محمدی مزین ہو پھر بھی بڑے
بھائی کا لقب زیبا رہے اور شرم نہ آوے افسوس صد افسوس مصرعہ

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * جواب وہابی جنابا ھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یہ آیت تو قرآن شریف کی ہی اسمین کیا تفاوت ہی جو آپ طنزا دلیل لائے جواب سُنت جماعت ہم تمکو کہان تک سمجھائین نہ سلوم تمھاری سمجھ مین کیا فتور پڑ گیا ہی جو خواہ نخواہ بے ادبانہ مثالین لاتے ہو سُنو صاحب اِس آیت سے یہ مُراد نہین کہ جب حضرتؐ کو رسالت ہوئی سب اُمّی اور کون تھے یہ اطلاق نہ تو اسپر ہو سکتا ہے کہ حضرتؐ کے خاص کنبہ رشتہ مین کوئی پڑھا نہ تھا کیونکہ بہت علم والے تھے اور نہ مکہ والون پر ہو سکتا ہی کہ وہان بڑے بڑے شعرا اور عالم تھے اور نہ کل دُنیا پر ہو سکتا ہی اوسوقت دُنیا مین کوئی عالم نہ تھا اوسوقت مین تو یہود و نصارا کے ایسے ایسے عالم تھے اور کُفّارون کے رُہبان اور ساحر اور وغیرہ عالم اپنے علوم مین جیسے علم لغت علم معانی علم بیان علم عروض علم قافیہ علم انشا علم رسم الخط علم سما علم مناظرہ علم کلام علم منطق علم حکمت علم ہیئت علم ہندسہ علم عدد علم طب علم فلاحت علم کیمیا علم نجوم علم موسیقی علم مناظر و مرایا علم جبر و مقابلہ علم جرالثقال علم رمل علم جفر علم طلسم علم قیافہ علم مساحت علم اصطرلاب علم محاضرات علم تعبیر علم تعویذات علم اخلاق علم تواریخ وغیرہ سب کے عالم موجود تھے لیکن اللہ جلشانہ نے اپنے کرم و فضل سے ایسے جلیل القدر نبیؐ کو تاج لَوْلَاکَ لَمَا کا سر پر رکھکر اور خلعت وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ سے مزین کرکے کل علوم اولین و آخرین سے سرفراز فرما کر خلق کی طرف بھیجا جیسے سورہ فتح مین ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۭ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا سعدی گوید بیتیہ کہ نا گردہ قرآن درست * کتب خانۂ چند ملت بشست * بس تمھاری سمجھ سراسر خلاف ہے اللہ تعالی نے جو فِی الْاُمِّیِّیْنَ فرمایا اوس سے یہ مُراد نہین کہ قرآن شریف سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیے کیونکہ جا بجا قرآن شریف مین ہی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۭ اور نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل بے علم نادان

جاہل نہیں پس اتینہ سے یہ مراد ہے کہ اوس وقت مین اگرچہ بڑے بڑے عالم تھے
لیکن باوجود اس علم اور فضل کے کفر اور شرک مین گرفتار تھے اسلیئے نادانون مین
شمار کیئے گئے اور قرآن شریف تو وہ دریا ہے نور نا پیدا کنار ہے کہ آج تک صدہا تفاسیر
عالم فاضل کہتے آئے مگر یہ نور علی نور ہے کتنا بیان کرو نور کم نہین ہوتا خزانۂ رحمت
الٰہی سے مالامال ہے ایک آیت کی تفسیر عمر بھر کہو پھر بھی ادا نہو جیسے مَا عَرَفْنَاكَ
حَقَّ مَعْرِفَتِكَ **جواب وہابی** یہ ہمارا مطلب نہین ہم یہ کہتے ہین کہ مولوی
صاحب نے جو یہ لکھا ہے یعنی کل مخلوقات کو چمار سے ذلیل اوس سے یہ مراد ہے کہ
اللہ جلشانہ کی شان اور دبدبہ کا کل مخلوق پر ایسا غلبہ ہے کہ جیسے چمار بادشاہ
مجازی کے روبرو دبا ہوا اور عاجز ہے اور بے عذر جا ہے بیگار مین پکڑو چاہے
مارو برا بھلا کہو کچھ عذر نہین اسی طرح بادشاہ حقیقی کی گرفت ہے کوئی کیسا ہی
علو مرتبہ والا مخلوق ہو اگر بادشاہ حقیقی گرفت کرے تو چمار کو تو بادشاہ مجازی کے
سامنے اتنا بھی عذر ہوگا کہ جہان پناہ مجکو بیقصور حضور نے کیون گرفتار کیا
اور بادشاہ حقیقی کے سامنے کسی کو کچھ عذر نہین جیسے **قول سعدی** رح
گر بمحشر خطاب قہر کند + اولیا را چہ جاے معذرت ست + پردہ لطف و رحم گوبر دار
کاشقیا را امید مغفرت ست + **جواب سُنّت جماعت** واہ واہ کبھی تیلی بن کبھی
بن مین یہ دلیل تو آپ کی اور بے محل ہوئی کیونکہ تمھارا یہ قول ہے کہ بادشاہ حقیقی جو گرفت
کرے تو کسی کو کچھ عذر نہین اور حالانکہ خود قران شریف سے ثابت ہے کہ اللہ
جلشانہ باوجود اس شانِ قہاری کے کہ جو روز قیامت کو جلوہ گر ہوگا کہ اوسکے
بیان سے زہرہ آب ہوتا ہے وہان کی حالت تو خدا جانے پھر بھی جب خدای تعالے
مجرمون کی گرفت کریگا تو باوجود حقیقت مین مجرم ہونے کے سب عذر کرینگے کہ شرک ہمنے
نہین کیا یہ گناہ ہمنے نہین کیا پھر اللہ تعالی زمین آسمان کو گواہ لاویگا رات دن کو گواہ لاویگا
یہانتک کہ سب کے ہاتھہ پیر جنھون سے وہ کام کیا ہے گواہی دینگے بھلا یہان تو چمار اگر حقیقت
مین مجرم ہو اور بادشاہ قہر کی نگاہ سے اوسکو دیکھے تو بات تک بھی نہ نکلے دیکھو شیطان نے

آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اللہ تعالیٰ نے مردود کیا اور بارگاہ اپنی سے نکالا شیطان نے
برملا جواب در جواب کہا کہ مین بھی تیرے بندون کو خوب بہکاؤنگا بھلا یہان
بادشاہ مجازی کے روبرو تو کوئی ذرا کہدے کہ بادشاہ خفا ہوکر اوسکو نکالے
اور وہ برملا کہے کہ آپ مجکو نکالتے ہو تو مین بھی تمھاری رعیت کو دیکھو کیسا
خراب کرتا ہون اور غدر اور فساد ڈالتا ہون کہ کوئی تمھاری فرمان برداری نکرے
پھر دیکھو کیا حال ہیواب تمھارا مطلب کہان رہا معاذ اللہ خدا تمکو ہدایت دے
تم ایسی ناکارہ دلیلین لاتے ہو ہم کیا کہین ای بھائیو بادشاہ مجازی کا سا غصہ
اللہ تعالے مین نہین وہ نہایت حلیم اور منصف ہی اوسنے جو شیطان کی گفتگو
سنکر سزا نہ دی اس سبب کہ اوسکو اسی لیے پیدا کیا تھا کہ جڑ گستاخی کی ہوا گے
اوسکی شاخین پھوٹین اور مجرمون کا عذر اس حالت قہر مین اسواسطے سُنا
کہ ظلم نہ ثابت ہو از روے انصاف بگواہان قومی کے فیصلہ ہو اور مقرب اور نیک
بندے باوجود بیجرمی کے جو عذر تقصیر کرینگے یہ نہایت علو مرتبہ اُنکی عبدیت کا ہی
اسکو تم کیا خاک جانو ؎ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری ✣ فکر ہر کس
بقدر ہمت اوست ؛ تمنے جان لیا کہ وہ جو قیامت کو نفسی نفسی پکارینگے
اس سبب بے اختیار اور خدا کی شان کے روبرو چار سے ذلیل ہو گئے
اور نہ کسی کے سفارشی جیسے صاحب تقویت الایمان سورۂ یونس کی آیت
دلیل لائے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ
هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ اور پوجتے ہین ورا ے
اللہ سے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ
ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہ کیا بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہین جانتا وہ
آسمانون اور زمین مین سو وہ نرالا ہی اونسے جنکو یہ شریک بتاتی ہین فقط اور پھر بھی
دل کا غبار نہ نکلا تو سورۂ زمر کی آیت سناتے ہین وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖ

اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۵ اور یہانتک تیزی مزاج نے زور کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۵ تک آیت کو پورا کیا مسلمانون کے اوپر ترجمہ اور جو لوگ
کہ ٹھہراتے ہین وراے اللہ سے اور حمایتی کہتے ہین کہ ہم پوجتے ہین اونکو سو لیے
کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کیطرف مرتبے مین بیشک اللہ حکم کریگا ادن مین اوس
چیز مین کہ اوس مین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جھوٹے ناشکر کو
فقط اب فائدہ ذہنی اور مسلمانون پر اطلاق کفر کا سنو اول آیت کے خلاصہ
مین لکھا ہی کہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کا سفارشی بھی سمجھ کر پوجے وہ بھی مشرک ہے
اور دوسری آیت کے خلاصہ مین لکھتے ہین کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
کسی کو اپنا حمایتی بھی سمجھے گو یہی جانکر کہ اوسکے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے
سو وہ بھی مشرک ہے دیکھو یہ آیت صاف کفار کی طرف ہے اہل اسلام کی طرف
نہین کہ آیت اول مین يَعْبُدُوْنَ اور آیت دوم مین نَعْبُدُ جسکی
سندی پوجتے ہین اس سے صاف ثابت ہی کہ اطلاق پرستش غیر اللہ کفار پر ہے
لیکن جو کہ اللہ تعالی نے سورۂ نور مین فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان مین وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اور بخشش مانگ واسطے اونکے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے مہربان یعنی اللہ
تعالی کا نہایت کرم و فضل اور رحمت ایمان والون پر ہے کہ اپنے رسول سے
خود ارشاد فرمایا کہ اون کے لیے بخشش مانگ اور اپنی طرف اشارہ کیا کہ تو
بخشش مانگ مین بخشنے والا ہون مہربان اسی آیت کے سہارے اصحاب کبار
اولیا ابرار اور سب ایمان والے بسفارش محمد رسول اللہ خدا کی رحمت کے امیدوار
ہین اب صاحب تقویت الایمان اس امید سفارش کو پوجنے کی دلیل مین قائم کرتے
ہین اور سب ایماندارون کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار
ہین مشرک بتاتے ہین اور دوسری آیت کے خلاصہ مین کیا ظن باطل قائم کیا کہ جو کوئی کسی کو

اپنا حمایتی سمجھے گو یہی جانکر کہ اوسکے سبب خدا کی نزدیکی حاصل ہوگی وہ بھی شرک ہی
دیکھو یہ کفار کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے بتون سے ایسا معاملہ کرتے
تھے نہ کہ مسلمان پر یہ آیت دلالت کرے اول سب سی حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین دنیا مین حمایتی سمجھ کر فقط خدا کی نزدیکی حاصل
کرنے کو جان نثار رہے اور اسی طرح کل اہل بیت رسول اور صحابہ کرام ایک دوسرے
کی محبت مین فدا رہے فقط اللہ ہی کی نزدیکی حاصل کرنے کو کچھ دنیا کا فائدہ نہین چاہتا
جنکی تعریف خود اللہ تعالی فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ رحم دل ہین درمیان
اپنے تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے
یعنی یہ آپس مین محبت اور عبادت کاہی کو ہے يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا چاہتے ہین فضل خدا کا اور رضامندی اوسکی یعنی اس لیے ہی
کہ نزدیکی خدا کی حاصل ہو جسکو آپ شرک فرماتے ہین اور سب مسلمان محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبب نزدیکی خدا کا سمجھ کر ایمان لائے کہ کفر و شرک سے بچکر
اون کے سایۂ حمایت مین اگر ستلاشی رضامندی خدا کے ہو وین بجز آپ لوگون کے
کہ آپ تو اوسکو شرک سمجھتے ہین تقویت الایمان پر خدا اور قرآن شریف اور محمد رسول اللہ
اور کل صالحین سے منکر کیونکہ جو چمار سے ذلیل ہو اوسکی کیا عزت **جواب وہابی**
جنابا اگر مخلوقات کی چمار سے نسبت دی اور اسمین بے ادبی پائی جاتی ہی تو خطاے
اجتہادی ہی **جواب سنت جماعت** واہ واہ یہ ایک خطا کیا بلا بر آیت در آیت
تو آپ کو غلطی بتانے آتے ہین ایک خطا دو خطا تین خطا آگے کیا کل کتاب
مجموعۂ خطا ہوگئی یہ خطا نہین عمداً بے ادبی ہے **جواب وہابی** جنابا امام
غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کیمیاے سعادت مین کیسے لکھا کہ یہان
تو مخلوقات کا لفظ ہے اور وہان وہ لکھتے ہین کہ خاص آنحضرت کو مین خدا کی
شان کے روبرو ایسا جانتا ہون کہ جیسے میر سے گھوڑے کی لید **جواب**
سنت جماعت أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ هٰذَا الْبُهْتَانِ تمکو شرم اور غیرت تو

آتی نہین ابھی قرآن شریف کی آیات لیے پھرتے تھے جھوٹے فالمت لکھہ کر اب کیمیاے سعادت کی دلیل لائے ایسے دروغ گویون کا کیا اعتبار جب قرآن شریف کی عبارت مین نہین چوکتے کہ آیات جو کفار پر اطلاق کرتی ہین وہ صحابۂ کرام پر دلیل جماتے ہو اور کل ایمان دارون کو مشرک بناتے ہو پھر ایسی کیمیاے سعادت مین اپنی کاریگری کی ہوگی امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرتے ہو خود غلط املا غلط انشا غلط معلوم ہوتا ہی یہ تقویت الایمان بھی محمد اسمٰعیل صاحب مطاور طور پر کفر و شرک مٹانے کو بنائی تھی لیکن تم وہابی خارجیون نے پھیر بدل کر کے کچھہ کا کچھہ کر دیا ہی ایسی باتون سے صاف تمھاری چوری پائی جاتی ہی کہ نیکون اور بزرگون کو متہم کرو اور اپنا مطلب نکالو کہ سب خارجی بن جاوین سو ایسی دغابازی سے کیا ہوتا ہی حق حق ہی جھوٹ جھوٹ چنانچہ یہ جو تقویت الایمان مین عبارت ہی کہ یقین جاننا چاہیے کل مخلوقات چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل ہی جسکو آپ خطا فرماتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ آپ لوگون کا یہی عقیدہ اور کلمہ ہی جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اسی طرح تقویت الایمان والے کا وہ کلمہ ہی کہ یہی یقین جانو اور ایمان رکھو اعتقاد رکھو بھلا غور کرو اور انصاف کو کام فرماؤ اور اس بات کو دل مین سوچ لو کہ یوم الحساب کو سب خدا کے روبرو جاوینگے جھوٹا سچا سب کا انصاف ہوگا پس خدا سے نہ دکھانا ہی ذرا اسکو سوچو کہ جو تقویت الایمان مین اس آیت کی تفسیر لکھی ہے کہ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اے چھوٹے بیٹے میرے مت شرک کر ساتھہ اللہ کے تحقیق شرک ہی بڑا بھاری ظلم یہ تو ترجمہ آیت شریف کا ہوا اب وہ اپنی طرف سے لکھتے ہین کہ ظلم کیسا کہ بادشاہ کا تاج اُتار کر چمار کے سر پر رکھہ دیا اور یقین جاننا چاہیے کہ کل مخلوقات چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل ہے یہ تو تقویت الایمان والے کا کلمہ ہے جس پر آپ عاشق زار ہین کہ نہین شان کی یہی حقیقت ہی

خدا انکو ہدایت دے اب ہم حدیث شریف تو کیا بیان کرین تم لوگ حدیث کو تو
کہہ دیتے ہو یہ موضوع ہی یہ بے سند ہے اسکا راوی ضعیف ہی پس جو تمھاری مطلب کے
موافق ہی وہ صحیح اور سب تم غلط سمجھتے ہو لیکن قرآن شریف کو کیا کہوگے
اب اللہ تعالےٰ کا کلام پاک سنو اور مشرکون نے جو خدا کے ساتھ شرک کیا
اور بڑے بھاری ظلم کی تفسیر سنو اور پھر کہو کہ تقویت الایمان مین عبارت
جو اپنی بد ذہنی سے لکھی بہتر ہے یا خدا کی پاک منور عبارت چنانچہ وہ ٹکڑا آیت کا ہی
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک ہی بڑا بھاری ظلم وہ بھاری ظلم کیا جیسے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَالَ اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہتے ہین خدا نے پکڑی اولاد لینے
کافر تو تھے ہی کہ خدا سے منکر اور بتون کو خدا کہتے تھے اور اللہ سے غافل اب یہ بنیا
شگوفہ ضلالت کا کھلا کہ اہل کتاب اور خدا کے قائل اور کتاب اللہ روبرو رکھے ہوئے
یہ کلام کہہ بیٹھے کہ عیسیٰ علیہ السلام و عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہین معاذ اللہ
من ذالک بھلا کفار تو خدا کو جانتے ہی نہین تھے وہ تو کفر کرتے تھے یہ آنکھین
رکھتے ہوتے جان بوجھ کر خدا کی شان ایسی جانی کہ پیغمبرون کو خدا بیٹا کہہ بیٹھے یہ بڑا
بھاری ظلم ہے کہ جان بوجھ کر خطا کرے جسکی مذمت اللہ تعالیٰ جابجا قرآن شریف مین
جہان بلفظ ظالمین کا آیا ہی بیان فرمایا ہی اور ظالمون کی نادانی اور حماقت بیان
کرتا ہے کہ خدا کی شان ایسی جانی کہ اوسکے مخلوق کو اوسکا بیٹا کہہ دیا اور اللہ تعالیٰ
کی شان کیسی ہے سُبْحَانَہٗ یہ ایک کلمہ کل جامع کمالات اور مجموعہ کل صفات
کا ہی جسکی تفسیر سارا قرآن ہی یعنی پاک بے عیب ہیجدہ ہزار عالم سے بری سب پر
غالب سب کا خالق سب کا مالک سب کو فنا اوسکو بقا ہمیشہ یکسان رہا اور رہیگا
جسکا خلاصہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہی پس یہ معرکہ بہت بھاری تھا کہ اہل کتاب
نصاریٰ نے خدا کی شان ایسی جانی کہ عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ دیا ایسے
مقام پر اگر اللہ تعالےٰ اپنی شان کی فضیلت اور اوس مخلوق کی حقارت جنکو
خدا کا بیٹا کہہ دیا بیان کرتا تو کچھ عجب نہ تھا کہ مخلوق کو خالق کیسے زیبا ہے

نہ کہ مخلوق مخلوق کو بُرا کہے اور اتنا گھٹاوے کہ معنی اور مطالب اور آورده قرآن سے
وہ بات خارج ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے مشرکون کی حماقت بیان کی کہ اوس کے
بندون کو اوسکا بیٹا کہتے ہین اور اپنی فضیلت پاکی کی بیان کی کہ مین ایسا ہون
اب اونکا حال سنو جنکو وہ خدا کا بیٹا کہتے ہین وہ کیسے ہین بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ
یہ لفظ بھی جامع کل اعزاز و اکرام اور فضیلت کا ہے یعنی بندے ہین عزت والے
توقیر والے صاحب جاہ صاحب مرتبہ واجب التعظیم چمار سے ذلیل نہین جیسے
تقویت الایمان والے نے بیان کیا اب ہم اسکے ظن باطل کو پسند کرین یا خدا کے
کلام حق کو **جواب وہابی** اللہ اللہ تمنے ایسی دلائل سخت ڈالین یہ تو مولوی
محمد اسمعیل صاحب کا عندیہ نہ تھا انھون نے تو ہدایت کیواسطے یہ محنت کی تھی
یہ تو اولٹی ہوگئی شاید کسی دشمن نے اس کتاب مین کم بڑھ کیا ہی میرا ہرگز یہ عقیدہ نہین
جواب سنت جماعت آپ کا یہ عقیدہ نہین تو پھر جا بجا فتنہ و فساد
کیون کرتے ہو جو مساجد مین نماز نوافل پڑھتے ہین خدا کا ذکر کرتے ہین
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہین چہار مذہب کو حق جانتے
ہین خدا کا قرب حاصل کرنے کو پیر مرشد کو تلاش کرتے ہین بزرگان دین کا
ذکر خیر کرتے ہین اونکو مشرک کیون بناتے ہو یہ دھوکے کی باتون سے کیا حاصل ہی
جب جواب نہ بن آیا یون کہدیا اور دل سے کثافت کو دور نہین کرتے
جواب وہابی ہم مین کیا کثافت قلبی ہی ہم اللہ کو واحد جانتے ہین اور محمد
رسول اللہ کو رسول برحق پہچانتے ہین اور جو فرمودہ خدا رسول کا ہی مانتے ہین
خلاف اوسکے نہین **جواب سنت جماعت** ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو برحق جانتے ہو جبھی تو تمہاری جماعت والون نے کتاب تصنیف کی ہی
کہ محمد رسول اللہ کے چھ مثل دنیا مین موجود ہین خدا پناہ دے تمہارے جھوٹے
اقوال سے **جواب وہابی** یہ جسنے لکھا ہی بیجا ہے اور مولوی اسمعیل صاحب کی
جو تحریر ہی سب بجا ہی کہ وہ عالم باخدا غازی اور شہید اور حاجی اور مہاجر اور سب

صفات حمیدہ سے موصوف ستھے **جواب سنت جماعت** سنو صاحب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا یہ آیت سورۃ النساء مین ہی فرماتا ہے اللہ تعالےٰ جو لوگ منکر ہین اللہ سے اور اوسکے رسولون سے اور چاہتے ہین کہ فرق نکالین اللہ مین اور اوسکے رسولون مین اور کہتے ہین ہم مانتے ہین بعضون کو اور نہین مانتے بعضون کو اور چاہتے ہین کہ نکالین بیچ مین ایک راہ ایسے لوگ وہی ہین اصل کافر اور رکھی ہے منکرون کے واسطے ذلت کی مار اور پھر فرمایا ایسے مضمون کے بعد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اور جدا نہ کیا کسی کو اونمین سے اونکو دیگا اون کے ثواب اور اللہ ہی بخشنے والا مہربان **فائدہ** اب خیال تو کرو ای بھائیو کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی کلام پاک مین یون فرماوے الہی توفیر اپنے رسولون کی کرے اور تم بجائے اوسکے حقارت سے ذلیل مرتبہ اپنی کتابون مین لکھو اور پھر اوسکو تنبیہ مشرکین سمجھو ایسی تنبیہ کیا کہ بزرگون اور نبیون کے حق مین ایسے کلام نا فرجام لکھہ دو جو قرآن اور حدیث سے بالکل خلاف اور کہین قرآن مین وہ مضمون نہ پایا جاوے اور حدیث مین آیا ہی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سے جبتک کہ مجھے سمجھون مین یعنی اپنے باپ اور بیٹے اور سارے آدمیون سی زیادہ دوست نر کھے پھر یہ ہی دوستی ہوتی ہوگی **جواب وہابی** جناب یہ جو جا بجا قرآن شریف مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب مین اللہ تعالیٰ لفظ قل کا فرماتا ہے جسکے معنے یہ کہ تو کہہ دے

اے محمد پھر لفظ تو کا حضرت کی شان مین آپ کے نزدیک کیسا ہی **جواب سنت جماعت** معاذ اللہ تمہارے دل مین کیسی کثافت اور کدورت بھری ہے جو قل کا لفظ ہرجا اللہ تعالی فرماتا ہی اسمین تو عین حکمت الہی ہے کہ اگر جمع کی ضمیر سے خطاب ہوتا ہر ایک کی طرف شبہہ جاتا یہود کہتے یہ کلام ہمارے پیغمبر کے حق مین ہی نصاری کہتے ہمارے پیغمبر کے حق مین ہے ہر ایک فرقہ اپنی طرف اشارہ کرتا اسواسطے اللہ تعالی نے کل حجت تمام کرنے کو لفظ قل امر واحد کی ضمیر کے ساتھہ خطاب فرمایا ہی کہ سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کیطرف یہ کلام نہ سمجھا جاوے اور خالق اپنے کلام پاک مین مخلوق کو تو کہے اور سب مخلوق سے خاص چن کر ایک کی طرف خطاب کرے تو عین قدر اوسکی ہے اور بڑا عظیم مرتبہ اور مخلوق مخلوق کو تو کہے تو ترک ادب ہی اور تم جو چمار کے مرتبہ پر لفظ تو کی دلیل لاتے تو جیسے قرآن مین ہرجا لفظ قل ہی اسی طرح کہین یہ بھی بتاؤ کہ اس مضمون کی آیت لکھی ہو کہ مسلمان وہ ہین جو کل مخلوقات چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل تصور کرین یا خدا نے تعالی نے لفظ قل قرآن شریف مین فرمایا تم اسی دلیل سے کل مخلوقات کو چمار سے ذلیل یقین کرنے لگے یہ تمہاری سراسر نادانی اور بھول ہی ہم کیا کہین تمہاری اس سمجھ پر یُضِلُّ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ یعنی اللہ جسے چاہے چلاوے اوپر راہ سیدھی کے تمہارے دلون کی یہ کدورت تو جب صاف ہو جب خدا ہدایت کری **جواب وہابی** تم لوگ عجب طرح کے ضدی ہو اور نکتہ چین اور عیب جو کہ تقویت الایمان مین یہ عبارت جسکو تم بار بار دلیل لاتے ہو کہ یقین جاننا چاہیے کہ کل مخلوقات بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے روبرو چمار سے بھی ذلیل ہے جا لکھی ہے یا نہین اور فرض کرو کہ لکھی ہے تو خطا تو سب سے ہوتی ہے پھر کیا ایک اس خطا سے وہ کل کتاب رد ہوگی کہ سب آیات قرآن کے تحریر ہین یہ سراسر تمہاری سینہ زوری ہے **جواب سنت جماعت** تم لوگ عجب طرح کے منقی ہو اور

کینہ ور اور خلاف گو ہم تو پیشتر لکھ چکے کہ تقویت الایمان مین جو آیات قرآنی ہین وہ
سب درست ہین لیکن وہ جو فائدے اپنی طرف سے لکھے وہ خلاف ہین اور
بہت بہت اون مین زیادتی کی ہی کہ برابر سے تمکو جواب در جواب اوسکی تشریح
کرتے آئے ہین کچھ ایک کلام پر کیا منحصر ہے تم تو کہتے ہو کہ جب آیات قرآنی سے
سب حال صاف صاف لکھدیا پھر کیا رہا تو ہمنے جو اوسکے جواب مین آیات
اسمین درج کین کیا یہ سب آیات قرآنی نہین ہین فقط تقویت الایمان مین آیات
قرآنی ہین قابل اعتبار اور کسی کتاب مین آیات قرآنی قابل اعتبار نہین واہ واہ
ع جو ضد پر ہو تو ایسا ہو ۔ جو اڑ پر ہو تو ایسا ہو ۔ مصرعہ کس نگوید کہ دوغ
من ترش ست ۔ تمنے یہ مذہب اور چال چلن اپنا فقط بادشاہت غیر اسلامیہ مین
مقرر کر رکھا ہی ایک مکہ مدینہ مین کہ جو بادشاہت اسلامیہ کہ ہر مسلمانی کے مین کچھ
سند کی بات کہ وہان بھی پہاڑون مین جو قوم اسیر تمھارے عقیدے کے موافق عرب
مین ہین ہمیشہ دشمن مکہ مدینہ کے ہین اور فوج اسلامیہ شاہ روم کی اونکی گوشمالی کرتی
رہتی ہی **جواب وہابی** کیا مکہ مدینہ مین پیشتر کفر نہ تھا اور ہر کفر کی تو وہ مین بہت
تھی کہ جسواسطے اللہ جلشانہ نے وہان قرآن شریف نازل کیا **جواب سنت جماعت**
تم شاید ابتک مکہ مدینہ کو اوسی پیشتر کے کفر پر اطلاق کرتے ہو اور اسی سبب سی شاید تمکو مکہ مدینہ
والونکا چال چلن خوش نہین آتا جو قوم اسیر کے عقیدے پسند کیے اور مکہ مدینہ
والون سے بیزار ہوے **جواب وہابی** نہین وہ سب اب اوس طریق پر نہین
کہ اب وہ سب اہل اسلام ہو گئے لیکن اب بھی جو اون مین سے خلاف پر ہوگا وہ قابل
اعتبار نہین **جواب سنت جماعت** واہ جو اہل اسلام مدینہ مین رہی اور
بادشاہت اسلامیہ ہو کہ جو خلاف خدا و رسول چلے تو سزا پاوے انکا تو اعتبار نہین اور
جو بادشاہت غیر اسلامیہ مین رہین کہ نہ مذہب کا ٹھکانا نہ اسلام کا ٹھکانا اور نہ
بادشاہ کی طرف سے کچھ اسلام کے معاملہ مین تنبیہ تاکید نہ سزا جزا وہان کے
اہل اسلام کا اعتبار ہو تو یہ تمہارا عقیدہ ہوگا ہمارا تو یہ عقیدہ ہی کہ اسلام مکہ مدینہ ہی

آیا ہی کلکتہ اور لندن سے نہین آیا جواب وہابی آپ نے جو فرمایا سو برحق ہی
ہمارا بھی یہی عقیدہ ہی کہ اسلام مکہ مدینہ سے آیا ہی دہلی اور لندن سے نہین اور
وہان کے علماے دین کا اعتبار زیادہ ہے یہان کے علماے دین سے
لیکن خطا سب سے ہوتی ہی اور آدمی کو لازم ہی کہ جو بات جھگڑے فساد کی ہو نہ کرے
اور بزرگون کی خطا کا خیال نہ کرے ؎ خطاے بزرگان گرفتن خطاست +
اسی مضمون پر قائم اور دائم رہے جواب سنت جماعت شاید آپ نے یہ قول
نہین سنا بیت اس زمانے مین بہت انسان ہین + آدمی کی شکل پر شیطان ہین
اور یہ مولانا روم صاحب فرماتے ہین بیت اے بسا ابلیس آدم روے ہست +
پس بہر دستے نباید داد دست + اور حدیث شریف ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکُلُّ نَبِیٍّ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَۃِ
الزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُکَذِّبُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُتَسَلِّطُ
بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ
لِحَرَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَتَارِکٌ
لِسُنَّتِیْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِنَظْرِ الرَّحْمَۃِ
اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ شخص ہین کہ لعنت کی مین نے اونپر
اور لعنت کی اونپر اللہ تعالی نے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے بڑھانے والا
اللہ کی کتاب مین اور جھٹلانیوالا تقدیر اللہ کو اور حکومت حاصل کرنے والا زبردستی
سے کہ عزت دے اللہ کے ذلیل کیے ہوئے کو اور ذلت دے اللہ کے عزت دیے
ہوئے کو اور حلال ٹھہرانے والا اللہ کے حرام مین اور حلال ٹھہرانے والا
میری اولاد مین جو بات کہ حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینے والا میرے طریقہ کو
بیشک اللہ تعالی نہین دیکھے گا اونکی طرف دن قیامت کے نظر رحمت سے
پس اب بھی تمکو معلوم نہین ہوتا کہ اوس کتاب مین اللہ کے عزت والون کو
کیسی کیسی ذلت دی ہین سوال وہابی شرک کسے کہتی ہین جواب سنت جماعت

خالق کو مخلوق کے ساتھ ملانا جیسے کمہار برتن بناتا ہی اور کوئی کہے چاک اور
کمہار برتن بناتا ہی یہ غلط ہی چاک اوسی کے پھراے پھرتا ہی اور اول بنایا بھی چاک
اوس نے تھا اور برتن اوسکے اختیار مین ہین چاہے توڑے چاہے بنادے سوال
وہابی جنا بایہ جو اولیا اللہ کو پیر شہید اور پیغمبرون کو پکارتے ہین کیسا ہی جواب
سنت جماعت یہ پکارنا محبت کا ہی مدد طلبی کا نہین جیسے بچہ ناچار ہوتا ہے تو
مان کو یاد کرتا ہی اوسکی محبت اور پیار یاد کرکے اور یہ بعضے جاہل فشہ باز لامذہب
بھنگیڑ خانے کے رہنے والے بعضے الفاظ حد سے بڑہ کر بولتے ہین اونکا کیا اعتبار
اور سند اور وہ داخل بحث نہین اور جنکو اللہ نے ہدایت دی ہی وہ کبھی حفظ مراتب سے
روگردانی نہین کرنے کے مصرعہ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی قال اللہ تعالی
أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور یہ مذہب خوارج کا ہے جو وہابی کرکے مشہور ہین
اور ہفت اقلیم مین جتنے اہل اسلام سنت جماعت ہین سب کے نزدیک
یہ مردود مذہب ہے اور یہان ہندوستان مین یہ وہابی خارجی بھائی مسلمانون کو
دھوکا دینے کو آپ کو سنت جماعت کہتے ہین یہ بڑا فریب ہے کوئی بھائی سنت جماعت
انکے کہنے پر فریب نہ کھاوے کیونکہ یہ لوگ قاتل اہل سنت جماعت اور قاتل
علماے سنت جماعت جماعت کے ہین دیکھو کتاب رد المختار المشہور بالشامی
تصنیف ابن العابدین کہ اسکو وہابی بھی معتبر جانتے ہین کیا لکھا ہی عبارت
رد المختار کی بیان حال خوارج مین یہ ہی كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي اِتِّبَاعِ
عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا
يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اِعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ
وَمَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ
السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ
بِلَادَهُمْ وَظَفَرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ
وَاَلْفٍ اِنْتَهٰى یعنی جیسے کہ واقع ہوا کہ بیچ تابعین عبد الوہاب کے کہ نکلے نجد سے

اور غلبہ کیا اوپر حرمین کے اور نسبت کرتے تھے اپنے کوطرف مذہب حنبلیون کے
لیکن اندریہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہمین مسلمان ہین اور جو خلاف کرے اعتقاد
اونکے سے وہ مشرک ہے اور مباح جانتے تھے بسبب اوسکے قتل اہل سنت کا
اور قتل علماے اہل سنت کا یہانتک کہ توڑدیا اللہ تعالی نے شوکت اونکی کو اور خراب
کر دیا اللہ تعالی نے شہر اون کے کو اور فتح پائی ساتھہ اون کے لشکر مسلمانون نے
۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس مین یہ واقع ہوا الخ اور ایک حدیث مین حضرتؐ نے خود فرمایا ہے
کہ نجد سے شیطان کا سینگ نکلیگا وہ میری امت مین تفرقہ ڈالیگا سو سب علما کا
اتفاق ہے کہ وہ سینگ شیطان جسکی حضرتؐ نے خبر دی تھی بیشک عبد الوہاب ہے
جسکے مطیع وہابی خارجی بدمذہب ہین خدا بچاوے ان مفسدون سے اور اونکی
کتابین ہند مین یہ مشہور ہین تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و نصیحت المسلمین
و جارق الاشرار و غیرہ بہت ہین جنمین سواے بے ادبی بزرگون کی شان
کے اور کچھ نہین آیات حدیث کا مضمون لیکر فائدہ اوسکا اپنے طور پر جاتے
ہین کیا پہلے یہ آیات حدیث گم تھین یا کوئی سمجھتا نہین تھا یہی بدمذہب
سمجھے اور جو واہیات رسوم ہندوستان مین ہوتے ہین اونکو کیا عالم سنت جماعت
منع نہین کرتے یہ آیات حدیث تو حضرتؐ کے وقت سے ہین یعنی کم تیرہ سو برس سے
لیکن تمہارے یہ سنئے فائدے جو اصل مین فساد ہی اٹھاون برس سے ہین جیسا
اوپر مذکور ہوا اب کون قدیم ہوا تم یا ہم خدا سمجھہ دے تو سمجھو جواب وہابی
ای برادران سنت جماعت اب مین نے جانا کہ ایسا عقیدہ رکھنا اور ایسے لفظ کہنے
سے بالکل بے ادبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے
مین توبہ کرتا ہون اللہ معاف فرماوے بیت از خدا خواہیم توفیق ادب ✦
بے ادب محروم گشت از فضل رب ✦ فصل دوم سوال صوفی جہال و جواب
سنت جماعت مع عقائد آنہا سوال صوفی جہال کہو اسے برادران سنت جماعت
اب جو طریق صوفی کو ناپسند کرتے ہو اور اونکے راہ رسم پر طعن کرتے ہو کیا یہ قال اللہ تعالی

رسول سے باہر ہین **جواب سنت جماعت** سنو اے بھائیو یہ لفظ صوفی
تمنے آپ اپنا لقب مقرر کیا ہی یا کوئی صفت صوفی کی بھی رکھتے ہو پس جو طریق
صوفیان باکمال ہین وہ کوئی ناپسند نہین اور تم تو گورپرست اور بدعتی ہو تمھارے
سب طریق خلاف خدا و رسول کے ہین اول تو معنی صوفی کے دو ہین ایک صوفی وہ ہی
جو صوف پوش ہو یعنی اونکی پوشش کمبل کے کہ پیغمبران اور صلحاؤن نے اوسکو پسند
کیا ہی کہ اوسمین کسر نفسی خوب ہوتی ہی سو اس لحاظ سے تمکو صوفی کہین تو ہم بجاسے
صوف کے اطلس کمخواب ململ جامدانی پہنتے ہو اور دوسرے صوفی وہ کہ سینہ اوسکا
صاف ہوا ور سواے خدا کے اوسکے دل مین کچھہ باقی نہ رہی اس لحاظ سے
تمکو صوفی کہین تو تمھارے دل مین مدار سلار شیخ سدو زین خان اور کس کسکا
مین نام لون کہ ہزارون تمھارے مددگار ٹھہرائے ہوئے بھرے ہین
آپ صوفی کہان سے بنے بلکہ اس زمانے مین تو صوفیان باکمال کا نام عنقا ہی
ہزارون بلکہ لاکھہ مین شاید پوشیدہ کوئی ہوا اور یہ جو دعوی صوفی ہونے کا
کرتے ہین سب گورپرست اور بدعتی ہین اون کی راہ و رسم اور صوفیان
باکمال سے کیا نسبت **مصرعہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ہے یہ جو سلسلہ
صوفیان رحمہ اللہ علیہم ہے یہ ایک اسرار ہے خدا سے قرب حاصل کرنیکا کہ جسکو
اللہ جلشانہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم کیا اور وہان سے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کو مرحمت ہوا اور وہان سے سلسلہ وار پہونچا کہ تا قیامت جاری ہی
سوال صوفی یہ جو آپ نے فرمایا ہم لوگ اسی سلسلہ مین ہین اور جو کہ ہم پیر شہیدون کو
پکارتے ہین اور مدد طلب کرتے اوس مین کچھہ قباحت نہین کہ دوست کے دوست کا نام
لینے سے دوست ناراض نہین ہوتا **جواب سنت جماعت** یہ سراسر تمھاری
خام خیالی ہے کہ ایسے وسوسہ شیطانی سے تم گمراہی مین پھنسے ہو اور زندگی مفت
کھوتے ہو بروز قیامت روبرو خدا کے شرماؤگے پیر شہید جنکو تم پکارتے ہو
نہایت بیزار ہونگے **سوال صوفی** جناب اگر ایسا ہی تو آپ مفصل بیان فرماوین

کہ قال اللہ اور قال الرسول سے کیا بات ہم مین زیادہ ہی کہ جو سلف صالحین سے
نہین ہوئی اور رسم کرتے ہین اگر بیان کرین تو ہم سند پہونچا دین جواب سنت
جماعت یقین جانو کہ تمھاری سب راہ و رسم خلاف سلف صالحین ہی عقیدہ اول
یہ کہ اہل بدعتی یعنی صوفیان جہال صوم صلوۃ و حج و زکوۃ کے قایل ہی نہین
کہتے ہین کہ یہ شرع ظاہری ہی اور ہمکو باطنی عبادت پسند ہی اسی طریق پر اگر اس
گروہ کے لوگون مین تلاش کرو تو ہزار مین دو نمازی ہون گے سو بھی جو پڑھی تو
مرغے کی سی ٹھونگین مارلین کوئی ارکان ادا نہین کیا اسکا سبب یہی تھا کہ یہ لوگ
نماز کی توقیر نہین جانتے ظاہری فرض تصور کرتے ہین سنت جماعت اور صوفیان
باکمال کا یہ طریق نہین **دلیل اول** اگر تمکو یقین نہو تو کتابین دیکھو کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت محبوب سبحانی
شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت خواجہ محی الدین چشتی اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری
کہ جنسے طریق صوفیہ جاری ہین اونکے قول و فعل نشست برخاست اوقات گزاری
کسطرح پر تھی اگر اونھون نے علاوہ فرض کے اشراق چاشت نماز فی الزوال
اوابین تہجد انکے سوا صدہا نوافل دن رات مین ادا کیے تو تم نماز پنج وقتی ہی
خوشی سے ادا کرو اگر وہ تمام رات خدا کی یاد مین جاگے تو تم نماز عشا تو باجماعت
پڑھکے سویا کرو اگر وہ بالکل تارک دنیا تھے تم فقط منہیات ہی سے بچو اگر وہ کل
مال قربان راہ خدا مین کرتے تھے تم فقط زکوۃ ہی خوشی سے دیا کرو تم کونسا کام
اونکے موافق کرتے ہو واہ جنکا نام دن رات لیتے ہو اونکی صفت سے کبھی خبر نہین ہو
دلیل دوم شاید آپ لوگون نے یہی سمجھا ہوگا کہ جیسے ہمنے جھنڈا نشان اوٹھانا
اور تعزیہ بنانا اور قبرون پر رنڈیان نچانا اور محفلون مین فاحشہ راگ سنکر کودنا اور
اوٹھتے بیٹھتے بجاے خدا کے اور کا نام لینا مقرر کیا ہی وہ بھی یہی کرتے ہون گے اونکا تو
یہ حال تھا اگر ایک سانس بغیر یاد خدا اور نام خدا کے نکل گئی تو اپنے کو مردہ
تصور کرتے تھے حضرت خواجہ حسن بصری صاحب کی ایک تکبیر اولے فوت ہوئی

اوسکے غم مین ہمیشہ توبہ استغفار کرتے رہے اور حضرت عبدالقادر جیلانی رضہ صاحب کا
یہ ذکر ہی کہ ایک دفعہ مسجد سے نماز پڑھ کے باہر نکلے راستے مین بارش کے سبب کیچڑ
بہت تھی ایک جوتی آپ کی پھنس رہی اوسکے نکالنے مین جو خیال اودھر آیا اوسکے غم مین
تیس سال ماتم کیا کہ مین اتنی دیر کیون غافل ہوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال
تھا کہ رات بھر قیام فرماتے یہانتک کہ پاے مبارک ورم کر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
یہ بیان ہی کہ اوٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر کہا کرتے کہ ابتک نماز مین کہا جاتا ہی بھلا جس حالت مین
پیشوا اسطرح خدا کی عبادت کرین تو پیرو زیادہ کرین ورنہ کچھ کم یہ نہین کہ خلاف اسکے
کرین **دلیل سوم** بھلا کس بزرگوار نے اوٹھتے بیٹھتے غیر خدا کا نام ورد کیا **جواب**
صوفی جہال جناب سن یارسول اللہ ہر وقت کہنا برا نہین لیکن سواے اسکے
اور کسی کا نام ہر دم ہمارے نزدیک بھی ناروا ہے ہر دم ذکر خدا کا لازم ہے **جواب**
سنت جماعت یارسول اللہ کے بجا اگر اوٹھتے بیٹھتے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کہا کرو تو شاید تمہاری ذات مین بٹا لگ جاوے کہ تم لوگون نے اور سب عبادت
اور احکام الٰہی طاق پر رکھ کر فقط یارسول اللہ کہنے پر اڑ پکڑی ہے واہ کیا
اچھے محبان اور مداح رسول اللہ پیدا ہوئے کہ نہ خدا کے حکم کے پابند نہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردار فقط یارسول اللہ کہنا دوست
بنگئے درود پڑھتے موت آتی ہے کہ جسکی تاکید قرآن شریف مین آئی ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط یعنی اے ایمان والو درود بھیجو نبی پر اور سلام اور
حدیث مین آیا ہی مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یعنی جو درود بھیجے مجھہ پر
ایکبار خداے تعالیٰ اوس پر رحمت نازل کرے دس بار بلکہ بعضے جاہل کلمہ شریف مین یارسول
ملاتے ہین فقط یا کی لفظ پر دین منحصر کیا ہی جو منع کرو تو مارنے کو دوڑتے ہین خیر
بعد مرنے کے معلوم ہوگا **جواب صوفی جہال** واہ جی اگر ایسا ہے تو
التحیات مین کسطرح یا کا لفظ آیا کہ پانچ وقت نماز مین پڑھا جاتا ہی **جواب سنت**
جماعت تم لوگ عقل کے اندھے ہو تم کیا جانو اس حال کو خدا کے کلام مین دلیل جب کرے

کہ اس سے آگاہ ہوئے تمنے یہ جانا کہ یا کا لفظ التحیات مین آیا ہی ہم یا رسول اللہ
ہردم کہا کرین خیر اگر اسی پر دلیل پکڑتے ہو تو اسی تعظیم اور محنت سے ہردم کہو کہ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ جیسے خدا نے کہا
اے بھائیو یہ حال اسطرح پر ہے کہ جب حق تعالی نے قلم کو پیدا کیا کہا لکھ قلم نے کہا
یا الٰہی کیا لکھون فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چار ہزار برس مین قلم نے یہ کلمہ طیبہ لکھا پھر حکم ہوا
لکھ قلم نے کہا کیا لکھو ارشاد ہوا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چار ہزار برس مین قلم نے
یہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہو کر کہا الٰہی یہ کون ہی جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے
پاس لکھا ہی خطاب آیا یہ اسم محمد عربی نبی آخر زمان کا ہی قلم کو آپ پر ایک عشق آگیا
بے اختیار بول اٹھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
حق تعالی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور وہ سلام
اور جواب امانت رکھا اور شب معراج کو آپ کو پہونچایا یعنی جب مسافت ناسوت
وملکوت وجبروت ولاہوت طے کر کے حضرت محمد رسول اللہ جناب باری مین
مع جسم پاک کے پہونچے اور جمال الٰہی مشاہد فرمایا یہ کلام ثنا کا بالہام ربانی
کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ حق تعالی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تب حضرت نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جب ملائکہ ملکوت نے یہ رتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اور غلغلہ ملکوت مین اور ولولہ جبروت
مین اس آواز کا پڑگیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وہی ذکر اوسی طور پر اللہ تعالی نے اونکی امت مین جاری رکھا
کہ ہر پنج وقت اسطرح پر کہ کر مرتبہ میرے محبوب کا معلوم کرین کچھ اسمین
رعایت مدد کی نہین شان محمدی کی دلالت ہے یہ کیا کہ فقط یا رسول اللہ
کہا اس مین تو بے ادبی ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جہان نام محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا آوے فرض ہے کہ درود کہو پھر تمکو تو کبھی درود کہتے

نہین دیکھا یا رسول اللہ کہ لیا گویا بڑے دوست بنگئے یہ خبر نہین کہ اس نام پر
سہنے در د نہین کہا گنہگار ہوئے **سوال صوفی** یہ تو ہمکو معلوم ہوا حقیقت
مین یون ہی بہتر ہے آپ نے فرمایا اور قباحت ہی **جواب سنت جماعت**
عقیدہ دوم یہ اہل بدعتی یعنے صوفیان جہال عرس کو رکن اعظم
ایمان کا تصور کرتے ہین اور نہ فرض خدا کا ڈر نہ سنت رسول اللہ کا
خطرون رات قبرون پر بدعت کرنا کہ رنڈیان نچانا اور زانی اور نشہ بازونکا
جمع ہونا اور گانا اور بجانا سنت جماعت اور صوفیان باکمال کا
یہ طریق نہین اور معنی لفظ سے بھی بعید ہے کہ عرس کے معنی طعام
نکاح اور مجازاً یہ معنی ہین کہ طعام فاتحہ بزرگان کہ اون کی وفات کے روز
ہر سال کیا جاتا ہے اگر یہ کچھہ تمھارے مطلب کے موافق ہی لیکن اگر طعام
فاتحہ ہے تو ناچ راگ کا کیا کام لیکن کیا کرو تمھاری عادت خراب ہوگئی ہی چنانچہ
پس تم لوگ جو اپنے بیاہ شادی مین رنڈیان نچاتے ہو اور بھڑوون اور نشہ بازونکو
خوب پیار سے جمع کرتے ہو اور ہزارون بدعت کہ ہین کس کسکا نام لون کرتے ہو
وہی پیر جی کی قبر پر بھی ادا کرتے ہو سبحان اللہ کہ زندگی مین تو پیر جی دنیا سے ایسے
ایسے بیزار تھے کہ ایک لحظہ باہر نہین نکلتے تھے اور دن رات یاد خدا مین مشغول
رہتے تھے اور راگ اور رنڈیون کے ناچ کا تو کیا ذکر وہ کسی بات بھی نہین کرتی تھے
اب مرنے ہی بڑے شوقین ہوئے کہ سب پسند کرنے لگے جیسے تم کہتے ہو کہ اگر یہ برا ہوتا تو
پیر جی خود منع کرتے یقین جانو کہ وہ تمسے ایسے بیزار ہین جیسے باپ بعضے بچے سی بیزار
ہوتا ہی اور عاق کر دیتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ دنیا مین مان باپ کے برابر کوئی
پیارا نہین ظاہر دیکھہ لو کہ باپ بچے کو استاد کے سپرد کرتا ہے تاکہ ادب آموز ہو
لڑکا اوستاد کے فرمانے کو سخت سمجھ کر گھبراتا ہی اور بھاگتا ہی اور باپ کے دامن مین
پناہ لیتا ہی باپ یہ دیکھہ کر خود مارتا ہی اور پھر حوالہ اوستا کے کرتا ہی اور جب
بالکل نہین مانتا اور نافرمانی کرتا ہے تو باپ بیزار ہو کر عاق کر دیتا ہے

اسی طرح تم شریعت سے کہ جو استاد ہر ادب کا ہی بھاگتے ہو اور حقیقت مین جو کہ مثل
باپ کے ہے پناہ پکڑتے ہو لیکن پھر حقیقت جو مثل باپ کے ہی واسطے ادب آموزی کے
سپرد شریعت کرتی کہ جو بجائے اوستاد کے ہے چنانچہ اونی مثل یہ ہی کہ باپ کو بیٹے سے
کوئی پہچانتا نہین آتا جب ہوش آتا ہی تو بتانے سے جانتا ہی اسی طرح جبتک شریعت
تم نہین پکڑوگے لیاقت حقیقت کی نہین پاؤگے دوسرے جتنے مزار ہین جہرعرس
ہوتا ہے اونکی کسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایسا کرنا یا اون لوگون نے اپنے پیرون کے
مزار پر ہنڈیان پکائین تھین یا آپ باجا بجوا کر ناچتے تھے جو تم اونکی سنت پر
چلتے ہو کچھ بھی عقل ہے یا ضد ہے کہ بزرگان پاک اور خدا کے دوستون کی
تم ارواحون کو اوسکا نام رکھ کر اپنے عیش اور مزے کو سناتے ہو **دلیل اول**
یہ سب ہنود کی مناسبت ہی کہ جیسے ہر سال وہ اپنے بتون کا نام رکھ کر اونکے مندر پر
میلہ کرتے ہین تم بھی عرس کرتے ہو اور پیر جی کو رسوا کرتے ہو مگر اونکا کچھ نہین بگڑتا
وہ تو جیت گئے اس میدان کو آپ تم بڑے خاک اوڑاؤ اور نامہ اعمال سیاہ کرو
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط وہ ایک جماعت تھی گذر گئی اونکا ہوا جو کمایا گیا اور تمھاری
جو کماؤ اور تمسے پوچھ نہین اونکے کام کی پس لوگ جو اولیاء اللہ کو چاہیے
تو اونکی سی عبادت کرتے کفر کو چاہتے ہو اور کفر کے رسوم پر چلتے ہو تو تمھارا
حشر اوسکے ساتھ ہوگا جسکے رسم پر چلتے ہو جیسے حدیث شریف مین ہے اَلْمَرْءُ مَعَ
مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا جسے چاہے **دلیل دوم**
تم لوگون نے عرس کرنے کو ایسا فرض مین تصور کیا ہی کہ اگر کوئی اوسکو منع کرے
تو جان دینے کو تیار ہو اور خدا کے فرض کا کبھی خیال بھی نہین آتا یہ کونسی
دینداری ہی کیا اولیاء اللہ اوس سے خوش ہونگے جو فرض خدا کا ترک کرے
دلیل سوم شیطان ایک نافرمانی سے مردود ہوا تم ایسی ایسی نافرمانی کرتے ہو
اور حکم خدا سے ایسے بھاگتے ہو جیسے نور سے ظلمت پھر مشتاق اسی پر پھرتے ہو

کہ کوئی کہ دے کہ جنتی ہو چلے ہے سو کرو اگر کسی نے کچھ حکم شرع بیان کیا تو منہ
بگاڑ لیا کہ یہ کیا بکتا ہی شاید وہابی ہے یہ فرقہ وہابیہ کیا نکلا تمکو خوب آرام ملا کہ
اب کوئی حکم شرع بیان کرے وہابی کہ دیا اور جو عرس کرنا تعزیہ بنانا درست کہے
وہ تمہارا دوست ہے سو تمہارے ایسے بڑا ملتنے سے کچھ اسلام جاتا رہیگا
یا خدا کے احکام جاتے رہینگے اسلام اور احکام آلہی تو ہمیشہ جاری رہیگا خواہ کوئی
مقبول ہو یا مردود دلیل چہارم مین بچشم خود دیکھا اچھی اچھی صورت انسان سفید پوش
کام کرین جیسے ابلیس یعنی عرس کے روز قبر کو سجدہ کرتے ہین اور کیفیت یہ ہی کہ سجدہ
کرتے ہی تھرا جاتے ہین اور پسینہ پسینہ ہو جاتے ہین اور صورت متغیر ہو جاتی ہے
لیکن اونھین شریفون کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو خدا کو جب سجدہ کیا تو نہ تھرائی نہ عرق آیا
نہ کچھ صورت متغیر خوف زدہ کی طرح ہوئی اوسکا سبب یہی ہی کہ اونکا خدا تو قبر ہی جس سے
یہ کیفیت ہوئی اور خدا کو سجدہ خلق کی شرما شرمی بطور بیگار کے ہے خدا
ہدایت کرے ایسے لوگون کو دلیل پنجم یہ کیا غضب ہی کہ ایک قبر کا عرس ہو
وہ عطر گلاب سے دھوئی جاوے چادر چڑھے پھول رکھے جاوین مگر اور قبرین جو وہان
ہین اونکی یہ بے عزتی کہ بدکار کسبیان جنپر نہ رہا غسل جنابت کا چڑھے
اور بھڑوے بد معاش زنا کار بیٹھ بیٹھ اور چڑھ چڑھ کر پامال کرین اونکی
روحین کیا کہتی ہونگی خدا کو کیا جواب دوگے دلیل ششم تم جیسے بن بن کے
قبرون پر بیٹھتے ہو کبھی مسجد مین نہین آتے بلکہ شاید کبھی آئے بھی اور اس عرص مین
جو تعزیہ نکلا یا اور کوئی تماشا ہوا فوراً نماز چھوڑ دی اور دیکھنے کو مستعد ہوئے
تمنے بالکل کافرون کی طرح خدا کا دین کھیل اور تماشا سمجھ رکھا ہی قال اللہ
تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور ایک لوگ
ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتون کے تا بچلادین اللہ کی راہ سی بن سمجھے اور ٹھہراوین
اوسکو ہنسی وہ جو ہین اونکو ذلت کی مار ہی نظم تمھین ہونگے مردود راندۂ خدا +

تمہارا ہی شیطان بس پیشوا + سدا وہ ہی تمسے کراتا ہی فعل + کہ لیجاوی دوزخ مین
جس سے ڈھکیل + تم ایسے ہی اندھے ہو بس نابکار + کہ ہوتے خدا کے ہو
پوجو مزار + جو مرجاؤ گے تب مزا پاؤ گے + پچتاؤ گے اور شرماؤ گے **عقیدہ سوم**
یہ کہ اہل بدعتی یعنی صوفیان جہال یہ کہتے ہین کہ شرع کے خلاف کرنا یہی طریقت ہی
اور خدا کے نزدیک پسند ہی تو گویا شرع بالکل کفر ہوئی جو خلاف اوسکا خوشنودی
خدا ہوا افسوس کیسے عقل کے اندھے ہین اور شیطان کے وسوسہ پہ
بھولے ہین صوفیان باکمال نے جو یہ فقرہ لکھا اوسکا یہ مطلب نہین
کہ جو شرع کہے وہ ست کرو وہ تو یہ تعلیم کرتے ہین کہ جب شرع پر خوب پکا ہولے
تب خلاف شرع چلے مراد کیا کہ ظاہری راستہ تو چلا اب باطنی راستہ چل
جس سے مراد طریقت ہی یعنی جب نماز کو تو کھڑا یہ شریعت ہے کہ ظاہر
سب دیکھتے ہین کہ نماز پڑھتا ہی مگر دل کی کسی کو خبر نہین پس تو اپنے دل سے
منصف ہو کر دل سے بھی نماز پڑھ اسی طرح جب ظاہر افعال سب درست
ہو جاوین تب باطن درست کرے اور کوئی پیر کامل تلاش کرے یہ نہین کہ مردوہ
فلانچین مارے عرس کرے تعزیہ بنا رے جھنڈے گاڑے مہندی جاوے
یہ طریقت ہے کچھ تو انصاف کرو خدا کو کیا جواب دو گے کیا سدا دنیا مین جیتے رہو گے
جواب صوفی جہال یہ رسومات جنکا آپ نے نام لیا اور بیان کیا حقیقت مین تو
ایجاد ہین کہ سلف مین نہ تھین لیکن اس زمانہ مین ان باتون سی کچھ قباحت نہین ہے
بلکہ ایک طرح کی یادگاری بزرگان قدیم کی ہی **جواب سنت جماعت**
یہ جواب فرماتے ہین کس دلیل سے ظاہر مشہور ہی کہ آدمی جس چیز سے زندگی مین
خوش ہوتا تھا اور جس سے ناراض ہوتا تھا اوس سے بعد مرنے کے بھی خوش
اور ناراض ہو گا چنانچہ اولیاء اللہ کہ پاک اور متقی ہین کہ زندگی مین ناچ رنگ
گانا بجانا بے نمازی بے طہارتی اور نافرمانی اللہ سے ناراض تھے کہا بعد
مرنے کے اب وہ سب پسند کرنے لگے **جواب صوفی جہال** جناب من وہ مردہ نہین

زندہ ہین **جواب سنت جماعت** ہمارا یہ مطلب نہین ہم کہتے ہین کہ وہ زندہ ہین
تو ان رسومات سے راضی ہین **جواب صوفی جہال** وہ زندگی جو پیشتر اون کو
قید حیات مقرری مین تھی اوس مین یہ سب بات اونکو حرام تھین اب بعد مرنے کے
جو زندگی اونکو اللہ جلشانہ نے بسبب اونکے تقوی اور طہارت اور زہد پرہیز اور
جان نثار کرنے راہ خدا مین مرحمت کی ہی کہ اب ہمیشہ عیش کرین اور اب سب
نعمت دنیا دی اونکو حلال ہین **جواب سنت جماعت** شاید جو نعمت
بہشتی کہ خدا کے یہان ہین وہ کچھ ایسی لذت اور قدر نہین رکھتین جیسی دنیا کی نعمت
کہ بعد مرنے کے کہ اون کو زندگی ہمیشہ کی ملی تو راغب طرف نعما دنیا ہو گئے
بہشتی حورون کا جمال پسند نہین یہان کی رنڈیون کے آگے اونکا گانا پسند
نہین یہان کے قوال اور بھڑوون کے آگے وہان کی غذا پسند نہین یہان کی ریوڑی
شیرنی اور ملیدہ کے آگے وہان کی خوشبو پسند نہین یہان کے ہار گجرہ اور سہرے کے
آگے وہان کے انوار الٰہی پسند نہین یہان کے چراغان کے آگے اب شاید اس
زندگی مین اونکو یہ پسند نہین کہ کوئی اونکے پیروون مین سے تقوی طہارت کرے
نماز پڑھے قرآن پڑھے باوضو اونکی قبر پر جاوے اب اسی مین وہ راضی ہین کہ نہ نماز
نہ روزہ نہ تقوے نہ طہارت بے وضو کیا بلکہ بے انتہا غسل جنابت چڑھے
ہوئے قبرون پر لوگ جاوین اور خوب راگ رنگ گھورا گھاری ہو خوف عقبیٰ کا
تو کیا ذکر زناکاری اور بدمعاشی کا بازار گرم ہو دیکھو اور قوم سے طوائف یعنی
رنڈیان بہت قبرون پرستت ماننے جاتی ہین اور جو حرام کرا کرا کر پیسہ جمع کرتی ہین
اوسی مین سے چڑھاوا پیر جی کی قبر پر چڑھایا جاتا ہی اور نذر مجاورون کو دیجاتی ہی اونکی دعا
کیا ہوگی سوائے اسکے کہ آمدنی زیادہ ہو فلانا یار مالدار ہی فرمانبردار ہو جاوے
تو تمہارے نزدیک پیر جی کی ذات سے یہ شایان ہے کہ اب اس زندگی مین ایسی
ایسی ناپاک مرادین پوری کرین کہ رنڈیون کے یار ملا وین کچھ تمکو سمجھ ہی کہ ایسے فعل سے
اونکو خوش سمجھتے ہو **جواب صوفی جہال** استغفر اللہ آپ کیا فرماتے ہین

نظم خدا لعنت کرے اوس روسیہ پر * جو سمجھے اونھین اسطرح خوشتر * خدا کے وہ ہونگے پاک بندے * نہین وہ چاہتے یہ کام گندے * ہی اونکی ذات سے یہ فیض اظہر * کہ لوہا ہووے زر پارس سے ملکر * وہان جاتا ہی کیساہی گنہگار ولے فیض اونکے سے ہوتا ہی ابرار * مزار اونکے سے ہیگا فیض جاری * خیال ہے آپ کا پس خام کاری **جواب سنت جماعت** سبحان اللہ صدقہ جانیے اس سمجھ کے

نظم سے خود اپنے بنے ملعون تم * کہ چکے ہو جسطرح مضمون تم * جو نہین خوش ہینگے وہ اسطرح پر * تو بھلا قبرون پہ کیون ہے شور وشر * ہین جو وہ خود پاک جاہین پاک * یہ نہین اونکی خوشی ناپاک ہو * فیض اونکا ہیگا اظہر بر ملا * پر نہین بدکار کو اونسے بھلا * گرچہ ہین زیارت مزار ون بار آ * پر نہین چھٹتی ہے بدکاری ذرا بلکہ ہوتے ہینگے وہ نے اور شریر * کھاتے ہین اسباک سبقتے ہین دلیر * قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اس کتاب مین کچھ شک نہین راہ بتاتی ہے ڈر والون کو جو یقین کرتے ہین بن دیکھا اور درست کرتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین **فائدہ** یعنی جیسے کہ اسمین شک نہین حق ہے مگر اونکو جو ڈر والے اور یقین والے کچھ فائدہ کار بدمعاشون کو نہین ہدی للمجرمین یا ہدی للفاجرین نہین فرمایا اسی طرح اولیاء اللہ زندہ ہین اور فیض رسان مگر اونکو جو متقی ہین رنڈی بھڑوون بدکارون اور بدمعاشون کو نہین سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک * **جواب صوفی جہال** اہی برادران سنت جماعت اب مین نے جانا کہ یہ رسومات محض ناقص ہین اونسے بچنا لازم ہے کہ اولیاء اللہ کی ناراضی پائی جاتی ہی مین توبہ کرتا ہون اللہ معاف کرے آپ مہربانی فرماکر تفصیل گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور رسومات بد سب تحریر فرماوین کہ بموجب اوسکے عمل درآمد **باب دوم در بیان گناہ صغیرہ و کبیرہ و رسومات بد**

فصل اول در بیان گناہ صغیرہ و کبیرہ شرک کرنا یعنی خدا کی سی قدرت اور علم

دوسرے مین سمجھنا یا اوسکی تعظیم کے کام دوسرے کیواسطے کرنا یا اوسکے سوا اورکی
نذر اور منت کسی مطلب کے ماننا یا اوسکے سوا اورکو مشکل کے وقت پکارنا دہائی
دینی یا اوس سے مدد چاہنا یا اورکسی کو ہروقت حاضر ناظر سمجھنا ناحق کسی کو مار ڈالنا
نشہ کی چیز شراب تاڑی گانجا بھابھنگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ
تھوڑا یا بہت پینا یا پلانا یا کھلانا بغیر نکاح سوا اپنی لونڈی سے دوسری عورت
کے پاس جانا مرد یا عورت کے ساتھ لواطت کرنا یعنی نجاست کی جگہ مین
دخول کرنا نیک عورت کو جو دوسرے کے نکاح مین آئی ہو زنا کی تہمت دینی
کافرون کے مقابلہ مین کہ دوچند مسلمانون سی نہون بھاگ جانا جادو کرنا یا کروانا
بن باپ کے لڑکے کا مال ناحق کھانا ماں باپ مسلمان کو بے سبب دکھ دینا حرم کی جہان
جو بات منع ہی کرنا سود لینا چوری کرنی سور کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی
بلا عذر گواہی کو چھپانا رمضان کا روزہ بے عذر شرعی کے کھانا نماز نہ پڑھنی
نماز کو بیوقت پڑھنا مال کی زکوۃ نہ دینا مقدور ہوتے حج نکرنا جھوٹی قسم کھانا
اپنایت کے رستہ کو توڑنا تول نا پنے لینے دینے کے وقت کم یا زیادہ کرنا مسلمان کے
ساتھہ ناحق لڑائی کرنا اللہ اور رسول اور آل و اصحاب و ازواج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا رشوت لینی مسلمانونکی
چغلی حاکم سے کرنی باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا بی ضرورت
شرعی جھوٹ بولنا مقدور رکھتے وعدہ کو وفا نہ کرنا قرآن کو یاد کرکے بھول جانا
جاندار کو آگ مین جلانا عورت کو اپنے خاوند کی بے حکمی کرنی مرد کو اپنی عورت پر
ظلم کرنا عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم اور فاضل کو جھوٹا ئی
کرنی اللہ کی بخشش سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہوجانا جوا کھیلنا اللہ کے
نام کے سوا دوسرے کے نام پر جانور ذبح کرنا اللہ کے سوا دوسرے کی نزدیکی حاصل کرنی
یعنی اوسکی تعظیم کی راہ سے عبادت کرنا یا جانور ذبح کرنا تکبر کرنا مکر و فریب کرنا
دغا بازی کرنی پیٹا یا مال لینا لہاڑپن کرنا کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کو

درست کہنا یا سمجھنا حسد بغض کینہ رکھنا شرع کے حکمون کو مکروہ جاننا اور اونسے بیزار رہنا حلال چیز کو حرام جاننا اور حرام کو حلال سمجھنا دین کے کامون مین عیب نکالنا خلل ڈالنا دین کے فرائض اور واجبات کو کسی سے چھپانا امانت مین خیانت کرنی محارم سے نکاح کرنا مسجد کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی کٹنا پا کرنا کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کی بیخوف فتنہ تعظیم توقیر کرنی اور خوشامد کرنا بغیر علم فتوی دینا بدون مہارت طبابت کرنا اپنی عقل سے قرآن شریف کی تفسیر کہنی سیدونکی اہانت کرنی پیٹھ پیچھے کسی کو بد کہنا یا روبرو عیب لگانا مسلمان پر گمان بد رکھنا اللہ کے سوا اور کسی چیز کی قسم کہانا قرآن شریف کی مجلس مین اور کسی کام مین مشغول رہنا کسی کا گلہ شکوہ بیوجہ کرنا یا سننا نجومیون پر اعتقاد کرنا علم غیب کا اعتقاد سوائے اللہ کے دوسرے سے رکھنا نبیون فرشتون اللہ کی کتابین بہشت دوزخ میزان وپل صراط اور عذاب قبر اور جن باتون کی اللہ رسول نے خبر دی ہی اونمین سی کسی خبر سی منکر ہونا حدیث یعنی پیغمبر خدا کے فرمانے کو اور اجماع امت اور قیاس کو نہ ماننا اور اونکے حکمون سے منکر ہونا داڑھی منڈانی موچھین بڑھانی سونے روپے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کے زیور ریشمی کپڑا زری کا جوتا زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھہ پاؤن مین رنگ اور دانتون مین مسی مرد کو لگانا ڈھولک طنبور ستار دوتارا سرمنڈل کرلا سے سارنگی بجانی یا قصداً سننا یا اونکے بجانے والے کو کچھہ دینا ناچ دیکھنا یا ناچنے والے کو کچھہ دینا بجانیوالے اور ناچنے والے کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نرد گوٹی بیعرج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھی وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا کافرون کے دیوون کی بڑائی کرنی اور اونکے رسمون کے موافق کچھہ کام کرنا اور اونکے پوجنے کی چیز کھانی کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجنا لونڈی غلام کو حقیر جاننا اونکے مقدور سی زیادہ اونسی کام لینا حقارت سے کسی کا نام لیکر پکارنا اپنے دل کو بڑے اندیشہ مین کفارات دن اچھے کھانے پینے کی فکر مین رہنا مقدور ہوتے ہوئی مان باپ اور حقداروں کی خدمت نکرنا استاد

یا پیر یا اپنے بڑے سے بے ادبی کرنا بہانا کر کے شرعی احکاموں سے جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ سے باز رہنا اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا حیض نفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا جورو کی تابعداری کرنا بے ضرورت جورو کو ادھر اودھر جانے کی اجازت دینا مقدور رہتے جو لڑکے کو کھانے پینے کی تکلیف دینا بیگانی عورت پر بد نظر رکھنی جوروون مین عدالت نہ رکھنی جورو لڑکے کی خاطر خلاف شرع کام کرنا جورو کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی خاوند کے بلائے ہوئے عورت کو حاضر نہونا ہر بات مین اوسکی نافرمانی کرنی اوسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر سے ناچیز سمجھنا بے اجازت خاوند کے سوائے مان باپ اور کے گھر جانا اور بے حکم اوسکے کسی نامحرم روبرو ہونا خاوند کے مقدور سے کھانے پینے مین زیادہ طلبی کرنی ہر بات مین اوسکے دل رنج مین ڈالنا اوسکے مال کی حفاظت نہ کرنا عورت کو سر منڈانا عورت کو مرد کی صورت بنانا خلاف شرع کسی قبر کی زیارت کرنی عورتون کو عورتون سے مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی کھانے کو برا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت کے نصیحت کو ترک کرنا لوگون کے دکھلانے کو عبادت کرنی اور تقوے پر دعوے کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند کرنا بردہ فروشی کرنی تالاب عیدگاہ قبر کے پاس اوسکے واسطے جانور ذبح کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جانورونکی تصویر بنانی یا اُسکو اپنے گھر رکھنا حرام کے روپیہ سے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عبادت کا بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا یا چھاتی کو کوٹنا یا چلا کر رونا یا غمی کا کپڑا ٹھہرا کر پہننا کسی کے نام کی بدھی ڈالنی مرد کو ناک کان چھدانا شب برات مین گھڑا بھرنا چراغان کرنا قبرون پر روشنی کرنی کھیر ملائی کی سالگرہ بسم اللہ لڑکون کی کرنی بیڑا نکالنا اور بہت رسمین کافرون کی مسلمانون نے شادی غمی مین سیکھی ہین کیسی سہرا سنڈھا گٹھا لگن باندھنا رت جگا کندوری چوتھی مُردے کا رسوم دسوان چالیسوان چھ ماہی برسی کرنا روح نکالنا بادلی سنکرات روٹی پھینکنا ہولی دیوالی دُتیا کرنا مری کے

سرھانے چراغ جلانا اوسے گھانس پر لٹانا مرنے کے سبب ہانڈی باسن آگ پانی
پھینکنا یا دھونا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلہ کو ہتیار کو زمین کو سلام کرنا قبر گچ
بنانا ست پیر کی پوتھی سنی غازی اور مدار کا چھنڈا اٹھانا لال بی بی اولی بی بی گھڑی
بی بی کا آسان بی بی کا روزہ رکھنا سوا پہر کا روزہ مشکل کشا کے نام کا رکھنا منت
ماننا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان کے نام کا بکرا کرنا یا اونکے نام پر فاتحہ
دینا اور اونسے اعتقاد رکھنا گاے گورو کو چاول دوب دیکر ٹیکا لگانا شگون اور
رمال پر اعتقاد کرنا ٹخنون سے نیچے پائجامہ یا دامن لٹکانا اپنا ستر دوسرے کو
دکھانا یا اور کا ستر دیکھنا جنیو اور کردھنی باندھنا مٹی کی بدھنی سے جس سے استنجا
کیا ہو وضو کرنا حرام جاننا بے تہ بند لنگوٹا مارنا ناپاکی کی حالت مین مسجد مین
جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ
کرنا بدن مین گدنا گدانا مرد عورت کو پٹا یا بری زلف رکھنا عورت کو باریک کپڑا
جس سے بدن دیکھے پہننا امام سے پہلے کوئی حرکت نماز مین کرنی نشہ کی چیز سے کمائی کرنی
مشرکہ سے نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے زنا کی رخصت دینی یا اوسپر راضی ہونا جانور سے
وطی کرنا سونٹھہ مارنا عدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے مین توقف کرنا
آزاد مرد یا عورت کو مول لینا جمعہ کی نماز کے وقت خرید فروخت کرنا جمعہ اور
جماعت کو ہو سکتے ترک کرنا اللہ کے حدود سے درگذرنا جان بوجھ کر قرآن شریف
غلط پڑھنا جاندار کی تصویر کا کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب ندینا اپنی خوشی سے
زہر کھانا یا ڈوب مرنا ہمسایہ کو دکھ دینا دعا کے وقت آسمان کیطرف دیکھنا
کفار سے لباس اور صورت مین مشابہت پیدا کرنا جانورون کو لڑانا
شرع کے کام پر ہنسنا مصلی کے آگے گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا روپیہ
پیسہ مین خلاف شرع بٹا لگانا یا پھرت لینا بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپیہ پیسہ کو
بیجا صرف کرنا نوکر کو اپنے آقا کی خیر خواہی نکرنی کسی قسم کے غلہ نمک یا چینی وغیرہ مین
نہ بیچنے کے لیے وزن زیادہ کرنے کو پانی ملانا نقصان کو خریدار سے ظاہر نکرنا مسلمان کا

عیب ڈھونڈھنا کسی مسلمان کو دوزخی کہنا کبوتر کا اڑانا اور مرغ لڑانا اور اسیطرح
جو خلاف خدا و رسول ہو نہ کرے اور کافرون کی رسمون کے موافق اپنی یہان
پیدا نکرے **فصل دوم دربیان رسومات بد** جیسے ہندوستان مین
جاہل کرتے ہین کہ ہندو بیاہ مین سہرا باندھتے ہین یہ لوگ سہرا اور مقنعہ باندھنے لگے
اور جو وہ اپنے مردون کے دن کرتے ہین یہ تیجا دسوان چالیسوان کرنے لگے
مثل فرض اور واجب کے اور جو وہ بتون کے اوپر سٹھہ بنا کر پوری کچوری پانی
وغیرہ چڑھاتے ہین یہ بھی قبرون پر گنبد بنا کر ملیدہ اور ریوڑی وغیرہ چڑھانے لگے
اگر اودھر جے جے کار ہی تو ادھر بھی دم مدار ہے اگر اودھر ٹھاکر دوارہ ہی تو ادھر بھی امام باڑہ
ہی اگر اودھر رام لیلا کا سیلا ہی تو اودھر بھی تعزیون پہ جھمیلا ہی اگر اودھر لنکا ٹھاٹ دوہے
تو ادھر بھی کربلا تیار ہے اگر اودھر بت کی پوجا ہی تو ادھر بھی قبر کو سجدہ ہی اگر اودھر
سنکھ کی آواز ہی تو ادھر بھی مزامیر اور ساز ہے اگر اودھر کوا رتھی اور یہ کیسا
بت پرستون کا کاج ہے تو اودھر بھی قبرون پہ طواف کا رواج ہی اسیطرح
بہت رسومات مشابہت کفار کی جو ہین اہل اسلام کو اُس سے بچنا لازم ہے
سوال از طرف عوام الناس جناب من یہ رسمین سوتے کی ہوتی ہین
انکو آپ کفر سے نسبت دیتے ہین تو مردونکا کچھ کرین بھی یا بھول جاوین کہ
گاڑنے کے بعد کچھ واسطہ نہین **جواب سنت جماعت** ہم یہ نہین کہتے کہ بھول
جاؤ قبرون پر نہ جاؤ فقط رسم بد سے بچو کہ دل کی قید مت لگاؤ کہ اوسی دن ہو نہ ایک
دن آگے نہ ایک دن پیچھے اگر بجاے سوم اول یا دوم روز ہو تو شاید کچھ کفر ہو جاوے
یا مردے کو نہ پہونچے اگر بجاے قبرون پر لیجانے کے گھر پر یا اور کہین کسی بھوکے کو
کھلا دو تو شاید پیر جی ناراض ہون واہ نام پیرون اور مردون کا بدنام
کیا کھاوین چچا تاؤ یار دوست اور غلام بھوکے کے پیٹ مین نہ جاوے ایکنے انہ
خوب پیٹ بھرنے اور کھانے کا نکالا ہی بہانہ اگر بجاے دم مدار کے اللہ اکبر کہو یا
بجاے امام باڑے کے مسجد تعمیر ہو یا بجاے تعزیہ کے حج کرو اور اصلی کربلا کو

دیکھہ آؤ اور اگر بجاے کربلا کے عیدگاہ تعمیر ہو یا بجاے قبر کے سجدہ کے خدا کو سجدہ ہو
یا بجاے مزامیر کے قبرون پر فاتحہ پڑھا جاوے تو شاید برادری سے نکال دینے جاؤ
اصل مطلب یہ ہی کہ جو کام کرو کفار کی طرح پریت کرو اسلام کی طرح پکر و کہ دین دنیا کا
بھلا ہو **سوال از طرف عوام الناس** جنا بایہ جو نیاز نذر اور بکرا شیخ سدو وغیرہ کے
نام کا ہوتا ہی اوسکا کھانا حرام کسطرح کہ بکرے وغیرہ کے ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر
کہا جاتا ہی کچھہ باسم شیخ سدو وغیرہ نہین کہا جاتا کہ حرام ہو اور اللہ تعالی نے جو قرآن
شریف مین فرمایا سورہ مائدہ مین حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی حرام ہے اوپر تمھارے مردہ اور گوشت سور کا
کہ اور جو کچھہ کہ پکارا جاوے سواے اللہ تو اس پکارے جانے سے یہی مطلب ہی
کہ ذبح کے وقت جو بجاے بسم اللہ اللہ اکبر اور کچھہ کہے تو حرام ہے اور جو بسم اللہ اللہ اکبر
کہا پھر حرام کسطرح ہی **جواب سنت جماعت** یہ جو کھانا کسی بزرگ کے نام کا
واسطے ثواب پہونچانے اوسکی روح کے ہوتا ہی جیسے کھانا گیارھوین محبوب سبحانی
عبدالقادر جیلانی رح اور بارہ وفات کا یا عرس کا یا کسی بزرگ کے فاتحہ کا کھانا ہو
اور کوئی ممنوعات شرع اوس مین نہو جیسے ناچ راگ یا فخر یہ بات نہو فقط بھوکون کو
کھانا اور اونکی روح کو ثواب پہونچانا ہو وہ حرام نہین بلکہ بہتر ہی کہ اوسمین بزرگون سے
اخلاص پایا جاتا ہی اور جو ناچ راگ یا فخریہ کیا تو کھانا حرام نہین ہوا لیکن ثواب
ناقص ہو گیا اور جو کھانا یا بکرا بطور نذر اور سنت کے ہی یعنی اوسمین کچھہ ثواب پہونچانے کی
خواہش نہین ہے یا تو اون بزرگ سے ڈرتا ہے کہ جو اونکی نظر نہین کرینگے
تو ہمکو نقصان پہونچاوینگے اور کرینگے تو فائدہ دینگے یا جیسے کسی مراد بر آنے کو
یا بلا ٹالنے کو مانتے ہین کہ وہ اصل مین شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے کہ جو ایسے ضعیف الاعتقاد
لوگ ہین اونکو اکثر ستاتا ہے کسی کے جسم مین بیماری بن جاتا ہی کسی کے اوپر
بلا بھوت ہو جاتا ہے اور دوسرے کا نام لیکر آپ کو مشہور کرتا ہی کہ مین شیخ
سدو ہون یا زین خان ہون یا فلان بزرگ ہون اور جب وہ اوسکی

نذر منت کردیتے ہین تو وہ شیطان خوش ہوتا ہی کہ اب میرا مطلب پورا ہوا جو
وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ مین ہی اور وہان سے دور ہو جاتا ہی اوس کچے اعتقاد والے کو
جھوٹا اعتقاد ہو جاتا ہی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی سورۃ النساء مین وَإِن يَدْعُونَ
إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا لَّعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا
یعنی اور اوسکے سوا پکارتے ہین سو شیطان سرکش جسکو لعنت کی اللہ نے اور
وہ بولا کہ مین البتہ لونگا تیرے بندون سے حصہ ٹھہرایا اور اونکو بہکاؤنگا اور اونکو
توقعین دونگا اور اونکو سکھاؤنگا کہ چیرین جانورون کے کان اور اونکو سکھاؤنگا
کہ بدلین صورت بنائی اللہ کی اور جو کوئی پکڑے شیطان کو رفیق اللہ کو چھوڑکر
وہ ڈوبا صریح نقصان مین اونکو وعدہ دیتا ہی اور اونکو توقعین بتاتا ہی اور جو
توقعین دیتا ہی اونکو شیطان سب دغا ہی یعنی شیطان دھوکا دیتا ہی اور
لوگون سے منت اور نذر لیتا ہی اور کسی بزرگ کا نام لیکر آپ جانور منگواتا ہے
کان چرواتا ہی کھانا پکواتا ہی اور اللہ تعالیٰ سے لوگون کو پھیرتا ہی اور کبھی بہت
مشکل کام آن پڑتا ہی کہ جو بغیر خدا تعالیٰ کے نہین ہو سکتا جیسے اولاد دینا
اور وغیرہ تو شیطان خدا سے تعالیٰ کی درگاہ مین زاری کرتا ہی اور دعا مانگتا ہی
اے رب تو برحق سب شئے پر قادر ہے اور تیری مرضی کے سوا فقط مین
بنی آدم کو بہکاتا ہون اور اب یہ مجھسے ایسی بات مانگتا ہی کہ وہ تیری
قدرت اور اختیار مین نہین یعنی اولاد وغیرہ مانگتے ہین سو تو اپنی قدرت
سے اوسے اولاد عطا کر کہ اس کچے اعتقاد والے کا اعتقاد مجھ پر پختہ ہو تو اللہ
جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے وہ دعا اوسکی قبول فرماتا ہی جیسے کفار سمجھتے ہین ہماری
سب مرادین پتھرون سے متعلق ہین اور گور پرست کہتے ہین کہ ہماری سب مرادین قبرون سے

برآتی ہین اور اسمین سب شیطان کا دھوکا ہے بینا اللہ ہی ہے تو ایسی نذر کا کھانا یا جانور
ذبح کیا ہوا سطلق حرام ہی خواہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہا ہو بلکہ وہ
بسم اللہ اللہ اکبر کہنے والا یعنی ذبح کرنے والا ایسے بکرے کا خود گنہگار ہوا جب
اوسکو خوب معلوم ہو کہ یہ بکرا یا کھانا سنت یا نذر کا ہی کیونکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنا
درست نہین اور وہ جب ہی سے حرام ہوگیا کہ اوسنے نیت کی جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی
سورۃ الحج مین وَاُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی اور حلال ہین تمکو چوپائے
مگر جو تمکو سناتے ہین سو بچتے رہو بتون کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے
یعنی بتون کی گندگی یہ کہ کسی کے تھان پر ذبح ہوا وہ مردار ہوا اور جھوٹی بات سے
یعنی جو کسی کے نام کا نذر اور سنت کرکے ذبح کیا وہ بھی حرام ہوا تو اسیطرح بکرا
یا کھانا کسی کے نام پر اوسکی نذر اور سنت سمجھ کر پکارا وہ حرام ہوا اسمین کچھ کسی کو
کلام نہین **جواب عوام الناس** جنا با ہر ایک چیز ہر ایک کے نام سی پکاری جاتی ہی
خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ جیسے یہ فلانے کا بیٹا یہ فلانے کا بکرا یہ فلانے کا گھوڑا
یہ فلانے کا کھانا تو کیا یہ سب شرک اور حرام ہی اور کرنے والے نے جو نیت کی
تو بکرے اور کھانے مین کہان سے گھس گئی کہ حرام ہوگیا اوسکے ذبح کے وقت تو
اللہ تعالی کا نام لیا گیا وہ گوشت حلال ہے اور اوسنے جو غیر اللہ کے نیت کی سو اوسکی
سزا پاویگا لیکن گوشت اوسکا جسپر بسم اللہ اللہ اکبر کہا گیا وقت ذبح کے کیسے حرام ہو
چنانچہ حضرت بھی بی بی خدیجۃ الکبری کا نام کرکے بکری ذبح کیا کرتے تھے اور سب
کھاتے تھے **جواب سنت جماعت** جو حضرت بی بی خدیجۃ الکبری کے نام کا کرکے
بکری ذبح کرتے تھے تو واسطے ثواب پہونچانے اونکی روح مطہر کو کچھ سنت نذر
تمھاری طرح سے تو نہین کرتے تھے اور ہم تو بیشتر لکھ چکے کہ جو واسطے ثواب
پہونچانے کے ہو وہ حرام نہین سنت و نذر کا حرام ہی اور یہ سب تمھاری عقل کا
فتور ہے ورنہ اللہ تعالی نے کچھ باقی نہین رکھا سب خوب کھول کر سمجھا دیا چنانچہ

آگے اس سے سورۃ الحج مین اللہ تعالے پھر فرماتا ہی لَن یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ اللہ کو نہین پہونچتے اونکے گوشت نہ لہو ہولیکن اوسکو پہونچتا ہی تمھارے دل کا ادب یعنی دیکھو یہان ظاہر پکارنے کو سند نہین پکڑا نیت پر سند ہے کہ دل سے جسکے نام کا ٹھرایا ہو پھر اب بھی تمکو سمجھ نہین آتی کہ دل سے تو شیخ سدو کی نیت نذر اور منت کی ہی اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہا تو حلال ہوگیا وہ حلال نہین وہ اسی وقت سے حرام ہوگیا جب سے تمنے جھوٹی نیت کی اور شیطان کے دھوکے مین اگر اللہ سی پھرے اور غیر اللہ کے نذر منت کرنے لگے یہ معاملہ اسد تعالیٰ سے کرنا لازم تھا جو تم شیطان سے کرنے لگے سمجھتے ہو کہ بزرگ ہمسے راضی ہین وہ راضی نہین بلکہ شیطان ان تمھاری حرکات سے راضی ہی اور یہان دنیا مین تمکو خدا سے دور کرتا ہی اور حشر کو جن بزرگون کے دھوکے سے تم شیطان کو پوجتے ہو وہ بزرگ خود انکار کرینگے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ یونس مین وَیَوۡمَ نَحۡشُرُھُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا مَکَانَکُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَکَآؤُکُمۡ فَزَیَّلۡنَا بَیۡنَھُمۡ وَقَالَ شُرَکَآؤُھُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ اِیَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ٥ فَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیۡدًۢا بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اِنۡ کُنَّا عَنۡ عِبَادَتِکُمۡ لَغٰفِلِیۡنَ اور جس دن جمع کرینگے ہم اون سب کو پھر کہینگے شرک والون کو کھڑے ہو اپنی جگہ تم اور تمھارے شریک پھر ڑا دینگے آپس مین اونکو اور کہینگے اونکے شریک تم ہمکو بندگی نکرتے تھے سو اللہ بس ہے شاہد ہمارے تمھارے بیچ ہم تمھاری بندگی کی خبر نہین رکھتے یعنے وہان اللہ تعالے کے پاس سب شیطان کی دغا کا حال اوسکے پوجنے والون کو کھل جاویگا کہ یہان دنیا مین جنکا نام لیکر شیطان آپ کو پجواتا تھا وہ سب وہان خدا ہی تعالیٰ کے روبرو صاف کہ دینگے کہ ہمکو ان گمراہون کے پوجنے کی خبر نہین اور خدا کو اس بات پر اپنے اوپر شاہد کرینگے کہ تو خوب جانتا ہی ہم انکی بندگی سے خبر نہین رکھتے تو اے بھائیو سب شیطان کا دھوکا ہی آدمی کو لازم ہے کہ کبھی کسی کی نذر منت سوائے اللہ واحد کے

دکھہ بیماری یا کسی مراد کے واسطے نہ مانے اللہ ہی کو اپنا حامی مددگار جانے
اور سب پیغمبروں کو برحق اور سچ جانے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
جان و مال ماں باپ سے زیادہ چاہے اور ہر ایک کام دنیا اور آخرت کا سب
اونہی کے طریق پر کرے کوئی بات خلاف مرضی خدا و رسول کے نہ کرے کیونکہ
بیت خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + اور حدیث شریف
مین ہی مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ
یعنی جو شخص دوستی رکھے خدا کے لیے اور دشمنی رکھے خدا کے لیے اور دے
خدا کے لیے اور نہ دے خدا کے لیے اوس شخص نے بالتحقیق خوب کامل کر لیا
ایمان کو یعنی جو ہر بات مین اللہ ہی سے خواہش رکھتا ہی اوسکا ایمان سچا ہی اور پھر
حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی سب عملون کا پھل نیت سے
ملتا ہی اور بھائیو یہ زمانہ تو بہت قرب قیامت کا ہی کہ روز نئی نئی فساد اسلام مین لوگ
نکالتے ہین ایسے وقت مین جو شیطانی دعوے کے سے بچیگا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی سنت کو پکڑیگا اوسکو بڑا ثواب ملیگا جیسے حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِىْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِىْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی جو شخص
عمل کرے میری سنت پر بروقت فساد ہونے میری امت کے تو اوسکو سو شہید کا
ثواب ہی اور کسی اولیاء اللہ کو بے قدر نہ جانے سب کی خدمت مین بحسن اعتقاد اور
کمال ادب سے رہنا چاہیے کہ حدیث مین آیا ہی مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ
بِالْحَرْبِ یعنی جو میرے کسی ولی کو دشمن رکھے بیشک اوسی خبردار کیا لڑائی کے لیے
سوال عوام الناس یہ جو تعزیہ پر نیاز نذر کھانا شربت چڑھایا جاتا ہی کیسا ہے
جواب سنت جماعت یہ سب مطلق حرام ہی کہ جسکی برائی اللہ تعالی فرماتا ہے
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ یعنی بچتے رہو بتون کی گندگی سے اور تعزیہ
مین کیا ہی یہ بتی اور بانس کے سوا اور کچھہ نہین اور جو تعزیہ پر لے جاوے گھر مین
یا بھیتر باہر کہین بھوکے پیاسے کو کھلائے پلائے سبب ثواب ہو بچانے

حضرت امام حسین علیہ السلام کی روح کو وہ حرام نہین اصل مراد یہی کہ جو مشابہت
کفار کی ہو اوس سے بچے جواب عوام الناس اے برادران اب ہمنے جانا
کہ اللہ رسول نے سب بات آسان رکھی ہے فقط ذراسی نیت پھیرنے مین بُرائی
آجاتی ہے سو ہم توبہ کرتے ہین اور اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ ہم سب کو صراط مستقیم پر
رکھے آمین ثم آمین **فصل اول در بیان فضائل رسول صلعم**
اے برادران اہل اسلام اب تمنے کل عقائد وہابیہ اور صوفیہ اور احوال گناہ صغیرہ
اور کبیرہ کا سنا اب لازم ہے کہ ہمیشہ خدا کو واحد جانو اور رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کا مرتبہ پہچانو اور جہان تک ہو سکے کثرت درود کرو کہ بڑا ثواب ہی
قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
یعنی اے ایمان والو درود بھیجو نبی پر اور سلام یہ آیت تاکیداً ہی کہ اللہ تعالیٰ کے
یہان جیسی توقیر اور شان محمد رسول اللہ کی ہے اور کی نہین بلکہ باعث
کون مکان اور سبب پیدایش عالم وہی ہین کیونکہ خود حدیث قدسی ناطق ہی
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ جلشانہ نے میرے نور کو پیدا
کیا اور سورۂ یٰس وطٰہٰ ونجم والم نشرح ووالضحیٰ اور کل قرآن شریف مالامال
نعت رسول سے ہے پس جسکے خاطر کل مخلوقات پیدا ہوا اوسکا جو راز و نیاز خدا کے
ساتھہ ہو انسان ضعیف کی کیا طاقت جو بیان کرے مگر یہی ہے کہ جو کہے تھوڑا ہی
کہ مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + بیت سینگے محبوب خدا یاک
رسول عربی + شان مین جنکی ہی وہ طٰہٰ یٰس کہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ
شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ
وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۵ یہ آیت سورہ فتحنا مین ہی اللہ تعالیٰ لے
فرماتا ہی حضرت محمد رسول اللہ سے کہ ہمنے بھیجا تجکو احوال بتانیوالا اور خوشی اور ڈر
سنانے والا تو تم لوگ یقین اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی عزت کرو
اور ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو صبح اور شام فائدہ یا اللہ تعالیٰ نے

رسول مقبول کی قدر منزلت اور توقیر سمجھنے کو ارشاد فرمایا یعنی پیشتر اکثر منافق رسول مقبول کو بول چال مین برابر کا سا یا بادشاہ وقت سمجھ کر مانتے تھے اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا کہ ایسا ست خیال کرو بادشاہون کو لوگ بسبب دبدبہ اور دہشت کے مانتے ہین محمد رسول اللہ کو دل کی محبت اور چاہ سے انکو یہ رسول اللہ ہین اور رسول کا درجہ بہت زیادہ ہے جیسے وکیل کہ وہ بجائے مالک کے ہوکر جواب سوال کرتا ہی نہ کہ جیسے حامل رقعہ کہ مضمون رقعہ سے بھی خبر نہین جانتا فقط اتنا کریگا کہ جو تحریر ہی اوسکو پہونچا وے اور جو کچھ زبانی سنا ہے سو کہدے مگر کل حال نہین بتا سکتا جیسے وکیل کہ مالک کی تحریر تقریر ہر دو کو دریافت کرکے دلیل قائم کرتا ہے اور ہر وم ہر حال مالک کی بھلائی مین رہتا ہے اور وکالت وہی کرتا ہے جو معزز اور مکرم ہو پس جب کلام اللہ ناطق ہے قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط وہی ہے جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا یہ آیت سورہ فتحنا مین ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی کافی ہے اللہ حق ثابت کرنے والا ایمان سے معلوم ہوا کہ جو اکثر منافق رسول مقبول کی شان مین کچھ کلام بیجا بولتے ہین کہ وہ فقط رسول تھے اور حقیقت محبوبیت اور قربت کچھ نہین اللہ نے اونکو قائل کیا کہ حق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت کرنے والا اللہ کافی ہے منافق جلے بلا یہ دین اور محمد رسول اللہ کا مرتبہ تو روز بروز زیادہ ہوگا اور کل اوسپار اللہ کا جیسے کہ قال اللہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ط سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيْلِ یعنے

محمد رسول اللہ اور جو اونکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین
تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدہ ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی ماننا
اونکا اونکے مُنہ پر ہی سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے اونکی توریت مین
اور کہاوت ہے اونکی انجیل مین فائدہ یہ آیت سورۂ فتحنا مین ہے اللہ تعالےٰ نے
کس توقیر اور عزت کے ساتھ نام محمد رسول اللہ کا اور اونکے فرمان برداروں کا
یعنی اصحاب کبار اور اولیاء ابرار کا فرماتا ہے کہ ای کافرو تمھارے گھٹانے سے
توقیر میرے محبوب محمد رسول اللہ اور اونکے ساتھ والون کی نہین گھٹی جاتی
یہ تو انجیل اور توریت مین مثل آچکی ہے چنانچہ اوسوقت انجیل اور توریت کی
ماننے والے بہت تھے اسی واسطے اللہ صاحب نے خود اونکی کتاب کا نام لیا
کہ جس کتاب کو تم مانتے ہو اوسمین تو دیکھو محمد رسول اللہ اور اونکے ساتھ والون کے
کیسے مرتبے ہین اسی طرح اب بھی ہے جو کوئی محمد رسول اللہ کی شان مین
کچھ بیجا کہے وہ پہلے اوسی کتاب مین دیکھے جسے وہ مانتا ہی مثلاً انجیل توریت
زبور فرقان اور جو بالکل جاہل ہے مگر سے ہین سے بکتا ہو وہ ابوجہل ہے
اوسکا کیا اعتبار اور خاص کر مسلمان ہوکر کسی طرح حضور محمد رسول اللہ کے
حق مین کچھ بیجا کہے اور پھر اپنے کو مسلمان تصور کرے بڑا افسوس ہے ایک
مسلمان تو وہ تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ کی کلی اور آب غسالہ اور تھوک تک
زمین پر نہین گرنے دیتے تھے تبرکاً ہاتھون پر لیکر چاٹ جاتے تھے اور
ایک اب ایسے ہون کہ دن رات اسی جستجو مین رہین کہ ایسی تدبیر کرو جس سے
لوگون کے دل سے محمد رسول اللہ کی توقیر سٹ جاوے لیکن کیا ہوتا ہے
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وہی ہے جسنے اوٹھایا ان پڑھون مین ایک رسول انہین مین کا پڑھتا اونپر اوس کی

اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے صریح
ستھے بھلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے جو ابھی نہین ملے اون مین اور
وہی ہی زبردست حکمت والا یہ آیت اللہ صاحب نے نہایت شان محمدی کی
فضیلت پر فرمائی ہی کہ ای لوگو تمکو بڑا شکر گذار اور احسان مند ہونا چاہیئے
کہ اللہ نے کیسے جلیل القدر اپنے رسول ؐ کو تمھارے پاس بھیجا کہ جسکے سبب
تم سب اشرف المخلوقات کہلائے اور محض نادان تھے ہدایت پاکر عالم فاضل ہوئے
کیا اپنے باپ دادون کی نادانی اور غفلت بھول گئے کہ بالکل بھلاوے مین تھے
اب تم میرے محبوب کے طفیل عقل دانش والے ہوئے اب میرا اور اوسکا
احسان فراموش کروگے اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ تم مین محمد رسول اللہ کو
بھیجا دیکھو دنیا مین بادشاہ کی طرف سے ادنی ادنی ماموربہوکر جو آتے ہین
لوگ اوسکی فرمان برداری کرتے ہین اور جو بادشاہ کا بڑا مقرب ہوکہ جسپر
دارمدار سلطنت ہو اگر وہ آوے تو پھر لوگ کیسی عزت اور توقیر اوسکی کرینگے
پھر یہان تو وہ خدا ہے حاکم لاثانی اور رسول ایسا کہ رحمت کی نشانی قال اللہ تعالےٰ
وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی نہین بھیجا مین نے تمھین اے محمدؐ
مگر واسطے رحمت عالم کے لوگون کے پھر ایسے خدا کی خدائی اور ایسے رسول کی رسالت
پھر اونکی قدر منزلت انسان کیا جانے جسکو تھوڑا ہی انکی فضیلت کی جو قدر ہے
خدا خوب جانتا ہی یا کچھ خلفاء راشدین یا صالحین یا تابعین یا بندامر رب العالمین
جانتے ہین بیت ہزار بار بشویم دہان زمشک و گلاب + ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیست +
سعدی گوید بیت ترا عز لولاک تمکین بس ست + ثنای تو طٰہٰ و یٰس بس ست +
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ط اے ایمان والو آگے
نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی
جانتا ہی یعنی مجلس مین کوئی پوچھے تو حضرت کی رائے دیکھو کیا فرماتے ہین تم اپنی

عقل سے جواب دو اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ط اے ایمان والو اونچی
نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اور اوس سے نہ بولو کڑک کر جیسے کڑکتے ہو
ایک دوسرے سے کہین اکارت ہوجاوین تمھارے کیے اور تمکو خبر نہو فائدہ
دیکھو اللہ کیا تعلیم فرماتا ہے بندونکو اور رسول مقبول کا کس قدر مرتبہ افضل ہے
کہ تیز آواز سے بولنے کو بھی منع کیا یہ جائے کہ جیسے اب لوگ باتین کرتے ہین
شاہد یہ آیات اونکی نظر سے نہین گذرین جو ایسے خیال مین پڑے اے
بھائیو کل قرآن شریف نعت اور فضیلت رسول سے بھرا ہے خیال کرو اللہ تعالے
فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ط لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ
جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین
اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہے اور نیگ بڑا فائدہ
یعنی بندے اللہ کے اور راست رسول اللہ کے وہی ہین جنکے دل
ادب سے پڑھین یہانتک کہ تاہنوز مدینہ شریف مین بھی حضرت کے روضہ مبارک کے
پاس کوئی زور سے بولنے نہین پاتا وہی معاملہ ادب برتا جاتا ہے جیسے روبرو
حضور کے ہوتا تھا پس عرب کے مسلمان ایسے ہین کہ قریب بارہ سو برس کے
حضرت رسول مقبول کے زمانے کو گذرے اور تاہنوز ایک نکتہ ادب سے
فروگذاشت نہین کیا اور ہند کے مسلمانون مین بعضے بعضے ایسے ہوے کہ کتابین
تصنیف کر ڈلین کہ رسول اللہ کی شان کو خدا کے روبرو چمارسے بدتر لکھا
کسی نے بڑے بھائی کے برابر تصور کیا کسی نے لکھا فقط رسول تھے پیام
پہونچا دیا اب اونکا کیا ذکر اور محبوبیت اور مقبولیت اور قرب اور راز و نیاز کے
سب مرتبے طاق پر رکھے اپنی عالمیت خرچ کی تو کچھ علم سے راہ نہین ملتی راہ خدا کی دی

ملتی ہو شیطان سے زیادہ کون علم تحصیل کریگا جو کل ملائکہ کو تعلیم کرتا تھا اور
عبادت بھی اتنی کی کہ کوئی جگہ باقی نہین جہان سجدہ شیطان نہوا ہو پھر وہ علم اور
عبادت کہان گئی ایک آدم کے سجدہ نہ کرنے پر مردود ہوا پھر جو آدم کو نہ سجدہ
کرنے سے اور فقط خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ط کہنے سے
مردود ہوا تو اب جو کوئی محبوب رب العالمین ختم المرسلین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین کہ آدم سے ہزار ہا درجہ معظم مکرم محترم صاحب کوثر سفر لوح و قلم
کہ کل مخلوقات پر جنکا بے فیض اتم کہ کفار بھی جنکے طفیل سے پاتے ہین دنیا مین
راحت و نعم کوئی کلام ہتک کا کہے اوسکا درجہ تو شیطان سے بھی بدتر ہوا دیکھو
جا بجا تواریخ مین مسطور ہے کہ جس کسی نے حضرت سے سرکشی کی کیسی ذلت پائی
اور اللہ تعالی نے آپ کو ہر جگہ سرفراز فرمایا کفارون نے چاند کا معجزہ طلب کیا
اونکی ایک اونگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوا اور پھر آپ نے اشارہ کیا
تو درست ہو گیا ایک صحابی نے دعوت کی اور بکری ذبح کی اوسکے دو بیٹے
تھے وہ کوٹھے پر سے دیکھتے تھے اونھون نے کھیل سمجھ کر ایک لڑکے نے
دوسرے کو ذبح کیا جب وہ مر گیا دوسرا خوف کے مارے گر کر مر گیا جب
حضرت محمد رسول اللہ تشریف لائے اور لڑکون کو پوچھا معلوم ہوا مر گئے
آپ نے آواز دی فوراً جی اوٹھے آپ نے کھانا کھا کر بکری کی ہڈیون پر چھینٹا
مارا زندہ ہو گئی ایک وقت لڑائی کے میدان مین پانی نہ تھا آپ نے
اونگلی سے سب کو سیراب کیا اور مشکین بھر دین ایک دفعہ خندق کی لڑائی پر
سب اصحاب کئی روز سے بھوکے تھے آپ نے قدرے روٹی اور گوشت
سے سب کو سیر کیا آپ کی پیدائش کے وقت ستارے آسمان سے لٹک آئے
تمام بت روئے زمین کے سرنگون ہوئے آتشکدہ فارس کا سرد ہوا نوشیروان بادشاہ کا
ایوان تھرا گیا اللہ تعالی نے شق الصدر فرمایا اور کل علم اور نور اولین و آخرین بھر دیا
قحط کے سبب سب زمین خشک تھی باران رحمت سے سیراب ہوئی حضور پر ابر

ہمیشہ سائبان رہتا تھا جس کافر نے ایذا دہی کا ارادہ کیا غارت ہوا کافرون نے
کہا آسمان کا حال ہمین معلوم نہین مگر بیت المقدس کو دیکھا ہے اوسکا نقشہ
آپ بیان کرین حضرت براے معراج رات کو تشریف لیگئے تھے کچھ نقشہ دریافت
کرنے کی حاجت نتھی اِس سے تامل ہوا اللہ تعالی نے بیت المقدس کو روبرو
آپ کے رکھہ دیا اور آپ نے سب دیکھکر بیان کیا غیب کا حال پوچھا
کافرون نے کہ فلانا قافلہ کہان ہے کب آویگا اللہ تعالے نے اوسی وقت
بتادیا آپ نے کہدیا کہ بدہ کے روز شام کو اوسی وقت آیا جس وقت آپ
غار مین تھے مکڑی نے جالا لگایا کبوتر نے انڈے رکھے بے دودھ کی بکری نے
جسمین مطلق دودھ نتھا آپنے ہاتھہ رکھا تو اون دودھ ہوا وقت ہجرت سراقہ
نے پیچھا کیا مع گھوڑا زمین مین سما گیا جب پناہ مانگی پھر نکلا جلے تخم بولے بار آور
ہوے ایک دفعہ بیضہ برابر سونا سلمان کو دیا یہ دیکر کہا آدہا ہوجاوے اوسنے کہا
حضرت چالیس اوقیہ چاہیے اِس سے کیا ہوگا آپ نے زبان لگادی
چالیس اوقیہ ہوگیا وقت لڑائی کے آپ بتادیتے تھے یہان فلانا مارا جاویگا ایسا ہی
ہوتا تھا جنگ بدر مین مسلمان بہت تنگ تھے آپ نے دُعا کی اللہ نے فتح دی اور اتنی
غنیمت ملی کہ سب گھوڑے جوڑے سے مالا مال ہوگئے جس دُعا کو ہاتھہ اوٹھایا
قبول ہوئی لڑائی کے وقت فرشتے شامل مسلمانون کے ہوکر لڑتے تھے
ایک مٹھی خاک پھینکتے ہی سب لشکر کفار کا منہ پھیر دیا اگر کل معجزون کو
لکھون تو ایک کتاب مطول ہوجاوے کہ قریب تین ہزار معجزہ کے
ہین حضرت کی فضیلت اور جلالت پر مشعر ہین قال اللہ تعالی اَلَمْ نَشْرَحْ
لَكَ صَدْرَكَ یعنی کیا نہین کھولا ہم نے تیرا سینہ اور پھر فرمایا وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ اور اونچا کیا مذکور تیرا یعنی شش جہت مین تحت الثری سے
عرش معلّے تک کل جاندار اور بیجان جہان تک کہ مخلوق ہے تیرے
ذکر سے معمور ہے اور روزمرہ پنج وقت عالم ظاہر اور پوشیدہ مین

اذان دی جاتی ہے اور ہر ایک ذرہ ذرہ کو خبر ہو جاتی ہے نام پیارا تیرا اپنے
نام کے ساتھ رکھا کہ جس ادب و قاعدے سے کوئی میرا نام لے ادسی طہارت
پاکی سے تیرا نام لے دیکھو دنیا مین وہ کون ہے جو خدا سے منکر ہے خدا کو سب
جانتے ہین رسول اللہ سے باوجودیکہ ہر پنج وقت سب سنتے ہین مگر کسافت
قلبی سے منکر ہین تو فقط رسول اللہ کے نہ ماننے سے ہر ایک کوئی کافر کوئی یہودی
کوئی نصارے کوئی مجوسی کوئی گبر کوئی ترسا کوئی وہابی اور بہتر فرقے منکر
رسول اللہ نامزد ہوے اگرچہ ذات خدا سے کوئی منکر نہین لیکن یہ ماننا خدا کو
پسند نہین یعنی اسلام موقوف اوپر ایمان لانے رسول اللہ کے ہے یعنے
محمد رسول اللہ پر ایمان لاوے اپنی جان سے زیادہ جبتک محمد عربی کو عزیز نہ رکھے
درگاہ الٰہی مین مقبول نہین مردود ہی اگر ہزار توحید ہے مگر بغیر ایمان لانے
محمد رسول اللہ پر ہنوز کافر ہے کہ جابجا قرآن شریف مین اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فرمایا ہے کہ مسجد شریف مین آپ ایک ستون سے تکیہ
لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر فرمانے لگے
ستون ایکبارگی چلا چلا کر رونے لگا اسطرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے
آپ نے منبر سے اوتر کے اوس ستون کو چمٹا لیا تب آہستہ آہستہ رونے سے
وہ چپ ہوا افسوس اے مسلمانو کہ ایک لکڑی خشک ایسی محبت رکھے اور
بیقراری سے روئے اور تم آدمی کی صورت ہو کر بے خبر رہو تمکو اوس سے
زیادہ شوق رکھنا لازم ہے جب مسلمانی ہے یہ نہین کہ رسول اللہ کو اللہ کا
غلام سمجھ رکھا ہے کہ رسالت کے قائل اون کے ذریعہ سے ہمکو قرآن شریف
ملا اور محبت کا ہی کی اللہ فرماتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اے ایمان والو نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور منکروں کو ہی
دکھ کی مار فقط سبحان اللہ کیا عظمت محمد رسول اللہ کی خدا کو منظور ہی

جہان ذرا بھی کوئی بات کہ جو عظمت سے بعید ہو ظہور ہوئی تاکید فرمائی اور وہین
طریق تعظیم و تکریم حضرت کا تعلیم فرما دیا کہ میرے محبوبؐ کی تعظیم اسطرح کرو چنانچہ
یہود پیغمبرؐ کی مجلس مین بیٹھتے اور حضرت کلام فرماتے بعضی بات جو نہ سنائی دیتی
اور یہود چاہتے کہ پھر تحقیق کرین تو کہتے راعنا یعنی ہماری طرف بھی متوجہ ہو
اونسے مسلمان بھی سنکر یہ لفظ کہنے لگے اللہ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ ست کہو ہمارے
محمد رسولؐ اللہ کی عظمت کے شایان نہین اگر کہنا ہی تو اُنظرنا کہو اوسکے
بھی معنی یہی ہین اور پہلے سے خوب سُنتے رہو کہ پوچھنا نہ پڑے کیا پاس خاطر رسول اللہ کا
اللہ کو منظور ہے کہ دوبارہ پوچھنے تک کو منظور نہ کیا یہ کہا کہ آگے سے سنتے رہو اور
شاذ و نادر اگر نہ سمجھ مین آوے اُنظرنا کہو راعنا مت کہو کہ اوسکے معنی اور بھی ہوسکتے ہین
چنانچہ یہود کو اس لفظ کہنے مین دغا تھی اوسکو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا
یعنی ہمارا چرواہا اگرچہ محمد رسول اللہ نے کچھ دن بکریان چرائی ہین یہ سچ تھا لیکن
ذات محمدیؐ کے یہ شایان نہین کہ مسلمان ایمان دار ہو کر ایسا لفظ کہے اگرچہ
سچ ہی ہو کہ جسمین محمد رسول اللہؐ کی شان سے خلاف ہوا ہی مسلمانو دیکھو تو خدا کے
یہان ہمارے محمد رسولؐ اللہ کی کیسی قدر ہی اور عظمت کہ خدا کو یہانتک پاس ادب
منظور ہے کہ اگر کوئی لفظ ایسا ہو کہ اوسکے معنی سے بُری بھلی دونون باتین حاصل ہون
وہ لفظ رسولؐ کی شان مین مت کہو بھلا اور کا کیا بیان کہ بعضے مسلمان بلا تحاشا
جو چاہتے ہین کہہ بیٹھتے ہین اونکی مسلمانی کہان رہی اللہ سب کو
ہدایت کرے رسول اللہؐ کی جیسی شان اور عظمت اللہ جلشانہ کی یہان ہی
ویسی ہی سب مومنون کے دل مین جاے قرار ہوا اور ہر بات مین خدا ہی کو
حامی اور مددگار جانین اور کسی دوسرے کو شریک نکرین امین آمین ثم آمین

فصل دوم در بیان مرتبہ معراج اے مسلمانو معلوم کرو کہ جب
کمال بزرگی اور وقار اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رسولؐ اللہ کا لوگون پر ظاہر کر دیا
تو فرشتے اور عالم علوی پر توقیر اپنے حبیب کی ظاہر کرنا چاہا اور جو کہ فرشتون کے

بہشت پر بوقت پیدا کرنے آدم صفی اللہ کے حجت قائم کی تھی کہ جب اللہ تبارک و تعالی
نے فرمایا تھا کہ مین زمین پر آدم کو پیدا کیا کرونگا فرشتے بولے کہ وسے فساد
کرینگے کیا بندگی کو ہم کم ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا تھا کہ مین خوب جانتا ہون یعنی
جسواسطے مین آدم کو پیدا کرتا ہون کہ اوسمین محمد رسول اللہ پیدا ہونگے اور فرشتے
اس امر سے بیخبر تھے چاہا کہ اب توقیر اور عظمت محمد نبی کی فرشتے بچشم خود دیکھین
آسمان پر مع جسم پاک بلایا تو فرشتون نے یہ کمال مشاہدہ کیا جیسے اللہ تبارک
و تعالی نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ط إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ط پاک ذات ہی جو لیگیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی
مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھی ہین کہ دکھاوین اوسکو اپنی
قدرت کے نمونے وہی ہے سنتا دیکھتا یعنی اللہ تعالی کمال عظمت اور شان
محمد رسول اللہ کی لوگون پر ظاہر کرتا ہی اور نہایت محبت اور پیار پر یہ لفظ
دلالت کرتی ہی کہ اللہ اللہ کیسی ناز و نیاز کی باتین ہین کہ حرف حرف مین صدہا
اسرار ہین سچ ہی لیلے را بچشم مجنون باید دید نظم جو قدر و شوکت و شان آپ کی ہے
حق کے حبیب + اوسی تو خاص خدا ہی بخوبی جانتا ہے + جو راز و نیاز ہی معشوق اور عاشق میں
اوسے تو کوئی بن عاشق کے نہ پہچانے ہی + چنانچہ خمسہ غزل قدسی تصنیف
محمد کفایت علی صاحب متخلص کافی اس جا پر وافی ہی خمسہ غزل قدسی

حبذا ذات تو ای صاحب لولاک نبی + بطفیلت ہمہ خلق شرقی و غربی	افتخار یہ انساب بعالی نسبی	
مرحبا سید مکی مدنی و عربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی	
ای شہ کون و مکان ذات تری صل علی	کوئی گل گلشن ایجاد مین ایسا نہ کھلا	حسن غربی و شرف فضل و کرم مین اصلا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را	برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
شاد لولاک لقب مخبر خیر الانام + آپ کے نور سے ہی گلشن امکان کا نظام	آپ کی ذات ہی باللہ سبھی کا اکرام	
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام	زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی	

آپ کی شکل و شمائل کا کہین کیا عالم | آپکے حسن کو کس چیز سے نسبت دین ہم | محو حیرت ہون خرد دنگ ہی گم ہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم | الله الله چه جمال ست بدین بوالعجبی

آپ کے رتبۂ عالی کا کرون کیا مذکور | کشور عز و شرف آپکے باعث معمور | ای رسول عربی ناطق توریت و زبور
ذات پاک تو که در ملک عرب کرد ظهور | زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

بحر زخار عطا صاحب کوثر کی ذات | رحمت جود و سخا مین عنایت کی ثبات | ہو گنہگارون کو بھی روز [illegible]
ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات | رحم فرما که ز حد می گذرد تشنه لبی

یہ دعا ہی مری اللہ سی ہر شام و سحر | ہووے جس وقت نمود آفت روز محشر | بجناب شہ کونین کہون مین اکر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر | ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

آپ کا وہ در ارشاد ہی ای شاہ امم | بصد آداب جہان آتا ہی روح اعظم | شرم آتی ہی مجھے اپنی سخن سی ہر دم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم | زانکه نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

آپ کا رتبۂ اعجاز ہی سب سی عالی | مردی زندہ کیے مرتون کو شفا کثر دی | مرض دل کا گرفتار ہوا ہی کافی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی | آمده سوی تو قدسی پی درمان طلبی

نظم سعدی مع مصرعہ مولوی سراج الدین صاحب

قَطَعَ الْمَنَازِلَ کُلَّهَا | بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ
نَظَرَ الْاِلٰهَ بِعَیْنِهٖ | کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
کَلَّ اللِّسَانُ بِحُسْنِهٖ | حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
فَرَضَ الْاِلٰهُ عَلَی الْوَرٰی | صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

ای برادران سنت جماعت جائے غور ہے کہ اللہ تعالی کس شفقت اور رحمت سے فرماتا ہی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ پاکی اور بے عیبی ہے اوسکی تئین کہ واسطے کرامت کے اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لیگیا بندے اپنے کو کہ محمد رسول اللہ ہین لَیْلًا گھڑی بیچ بعضی رات کے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سی کہ مراد کعبہ سے یا خانہ اُم ہانی کہ اور حرم سب مسجد مین شمار ہین اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی طرف مسجد دور تر اہل مکہ سے یعنی بیت المقدس اَلَّذِیْ بَارَکْنَا

وہ مسجد کہ برکت کی ہینے حولہٗ گرداگرد کہ ارض سالم ہی اور برکت دین کی اور
مہبط وحی اور انبیا کا کیا ہینے اور برکت دنیا کی بہی کہ محفوظ ہی وہ نہرون
اور درختون اور میوہ گوناگون سے اور کشادگی رزق کی اور ارزانی پس
اوس جگہ محمد رسول اللہ کو لیگئے ہم لنریہٗ تا دکھاوین ہم اوسکو مِنْ اٰیاتِنا
اپنے دلائل قدرت کہ اندک زمانہ مین مکہ سے بیت المقدس مین جا کی مشاہدہ کیا
انبیا کو اور دیکھا قوت مقام اونکے کو اور حاصل کیا ہر ایک شرف کو اور جو
عجائب اور غرائب آسمان پر تھا اور کل اسرار سے اطلاع پائی اور وہ مقام
اللہ نے عنایت کہ آج تک نہ کسی کو ہوا ہی نہوگا اور سنکر اوسکا فرہے
بیت شاہد معراج نبی ہین وافر + جو مقر اسکا نہین ہے وہ بلا شک کافر
دیگر دستگاہ انکو جو حاصل ہوئی براوج وصال + دخل اس جا پہ نہین وہم
کرے اور نہ خیال + دیگر عقل کیا جانے کیا مقام تھا وہ + عاشق ہی جانی جسکا
کام تھا وہ + اکثر منحرف جنکو نور ایمان نہین دلیل کرتے ہین کوئی کہتا ہے
جسم نہین گیا روح کو معراج ہوئی کوئی کہتا ہے بیت المقدس تک ہوا آگے
سب اسرار کھل گئے غرض جنکے دلون پر پردے پڑے ہوے ہین وہ ایسے
خیال مین مبتلا ہین اور سنت جماعت سب اسپر متفق ہین کہ مع جسم پاک معراج ہوا
اور عرش کرسی سب طے کرکے اوس مقام تک پہونچے کہ سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین
نہ فرشتہ کا گذر نہ کسی شبہ کا بجز ذات احدیت کے اثر بیت جو کہ سراپا تھا وہ تن مزین
بیمثل + حق کی رحمت مین ہوا شامل کمل بخلل + یعنی جبرئیل علیہ السلام گروہ گروہ
فرشتون کو ہمراہ لیکر خلوت سرائے اُمّ ہانی مین بحضور محمد رسول اللہ تشریف لائے
اور بعد شق الصدر اور دھونے دل کے براق پر سوار کرکے بیت المقدس مین پہونچایا اور
وہان آپ نے سب انبیا علیہم السلام کی امامت کی اور وہان سی اول آسمان پر آدم علیہ السلام سے
اور دوم پر عیسےٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے اور تیسرے پر یوسف علیہ السلام سی
اور چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے اور پانچوین پر ہارون علیہ السلام سے اور

چھٹے پر موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتوین پر ابراہیم علیہ السلام سے ملتے ہوئے
اور سلام و جواب ہوتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اور حوض کوثر اور بیت المعمور
اور نہر الرحمۃ دیکھین اور جبرئیل علیہ السلام نزدیک حجاب نور کے عذر خواہ ہوئے
اور کہا کہ بس آگے میرا گذر نہین بیت سواری کو اسطرح جولان کیا + کہ سدرہ پہ
جبرئیل بھی رہ گیا + اور اوس جگہ سے حجاب نور اور ظلمت کہ بے انتہا تھے قطع
کرتے ہوئے ایسی جگہ پر پہونچے کہ براق بھی جانے سے عاجز ہوا وہان سے
رفرف پر سوار ہوکر عرش پر پہونچے ہزار بار خطاب رب العزت سے اُدْنُ
مِنِّی یَا مُحَمَّدُ کا سنا اور ہر بار اتنا عرصہ قرب رب مین طی کرتے تھے کہ جو مسافت
زمین سے عرش تک طی کی تھی یہانتک کہ قدم مبارک اوپر بستر دنیٰ کے رکھا اور
وہان سے بیچ منظر فتدلیٰ کے جلوہ گر ہوئے پھر خلوت خاص قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ
مین گئے اور اسرار فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کا استماع فرمایا نظم کلام
حق سے کیا بے وساطت غیر سے + خدا دیکھ لیا دیکھنے کا جو حق ہے +
نہین بیان مین آتا وہان کا کچھ اسرار + کہ یان پہ عقل کلامی کا رنگ خود فق ہے
بیت فارسی دید محمد نہ بچشم دگر + بلکہ ہمان چشم کہ دارد بشر + حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ جب ایسا مرتبہ معظم و مکرم کہ آج تک نہ کسی کو ہوا ہے نہ ہوگا حضرت
سرور کائنات کو اللہ جلشانہ نے مرحمت فرمایا تو آپ نے کلام ثنا کے فرمائے
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ تو خدا ے بزرگ و برتر نے نہایت
اعزاز اور اکرام فرماکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اور جب آپ نے یہ دریاے رحمت الٰہی جوش مین دیکھا اور اللہ تعالیٰ کو ایسا
شفقت فرمایا یا تو آپ نے امت کو شامل کرکے فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلیٰ عِبَادِ الصَّالِحِیْنَ نظم جو حق کو ہر طرح اپنے پہ مہربان پایا
تو خیال امت نالان کا پہلے فرمایا + ہوا ہے ایسا نہ ہوویگا غمگسار نبی +
کہ ایسے وقت امت کو بھی نہ بسرایا دیگر ہزار حیف کہ امت مین ہوی ایسا غدر +

کہ ایسے صاحب توقیر کی نجانی قدر + بروز حشر پکارینگے نفسی نفسی عام +
فقط وہی ہین جو بولینگے امتی کا کلام + چنانچہ بعد حصول نعمت عظمے اور
فضیلت کبریٰ کے مراجعت فرماکر درجات بہشت اور درکات دوزخ ملاحظہ
فرماتے ہوئے مدینہ نماز کا واسطے است کے لیتے ہوئے بیت المقدس مین آئے
اور وہان سے متوجہ مکہ معظمہ کے ہوکر قافلہ قریش کو دیکھتے ہوئے بستر استراحت پر
تشریف فرما ہوئی اور مدت اس سفر کی کل تین ساعت اور بقول بعضے چہار ساعت تھی
بیت گئے اسیطرح اور آئے + حاشانہ کوئی پے ہی پائے + پس صبح کو جب حضرت
ختم المرسلین محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کو
بیان کیا اور قرب اور مرتبہ حق سے نزدیک ہونے کا کہ سنایا مومنین نے سچ جانا مقبول
ہوئی اور منافق اور کفار نے جھوٹ جانا مردود ہوئے اور حکمت آلہی بھی ایسی تھی
ایک یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ خود سب عالم جبروت وملکوت و مقام لاہوت
اور ناسوت ملاحظہ فرماوین اور دوسری ایمان دار اور منافق کی تمیز ہو چنانچہ
جسنے سچ جانا معلوم ہوا ایمان دار تھا اور جسنے نجانا معلوم ہوا منافق ہی یہانتک
کہ کافرون نے بیت المقدس کا حال پوچھا حضرت نے وہ بھی سب بتایا
قافلہ کا حال دریافت کیا وہ بھی بتایا تب بھی جو شدید شقی ازلی تھی ایمان
نہین لائی اسیطرح اب بھی اکثر حضرت کی عظمت اور شان اور قرب مقام سے منکر ہین
یہ سمجھتے ہین پیغمبر تھے اور کیا تھے جو حکم خدا ہوا سنادیا اور عزت اور توقیر کاہی کی
یقین جانو کہ جسکی عظمت کی دلالت حرف حرف قرآن کا کر رہا ہی اور پھر کوئی
نہ سمجھے وہ ابی لہب ہی کہ جو حضرت سے قساوت قلبی رکھتا تھا اور خدا اسنے
قرآن شریف مین سورہ تبت یدا مین جسکی مذمت فرمائی ہی برادران سنت جماعت
کبھی ایسے خیال دل مین مت لانا کہ جس مین ایک ذرہ بھی توہین عظمت
اور شان محمد رسول اللہ کی ہو ہر دم اور ہر لحظہ نام مبارک محمد رسول اللہ پر جان
نثار رہنا یہی ایمان ہی بلکہ حقیقت مین تمام قرآن مناقب رسول اللہ ہی اور احکام

طبعًا آئے ہین یعنی امر و نہی نظم برگزیدہ حق کے ہینگے مصطفٰے + جنکا ثانی ہے نہ کوئی
دوسرا + عرش کرسی ماہ سے ماہی تلک + اونکی ہی خاطر بنا صل علیٰ + پیشتر حق نے
بنایا ہی وہ نور + اوس سے عالم سارا پھر پیدا کیا + آدم اور حوا کا تھا نہ نام بھی
اوس گھڑی وہ تھے مقرب مرحبا + رحمۃ للعالمین حق نے کہا + اونکی ہی خاطر بنا
ارض و سما + جسکی خود تعریف کرتا ہی خدا + اوسکو کیا کوئی کہیگا پھر بھلا + باب چہارم

در بیان شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت • خاتمہ کتاب

فصل اول در بیان شریعت و طریقت

اے برادران سنت جماعت
تم طریقہ اور عقائد وہابی و صوفی اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور رسومات بد اور مرتبہ
اور درجہ محمد رسول اللہ سے آگاہ ہوئے اب اسکو غور کرکے سنو کہ جو عوام شریعت
اور طریقت اور معرفت اور حقیقت مین جھگڑتے ہین اور ان چارون الفاظ کو
جدا جدا راہ جانتے ہین اور یون بدنام کرتے ہین کہ یہ ملا مولوی شریعت جمانے
ہین انسے کیا حاصل خدا کا حال اور جو حقیقت ہے وہ زندون مین اور علمانیہ
مولوی اور واعظ پر طعن کرتے ہین اور وعظ و نصیحت کو نہین سنتے
اور ذرہ التفات بھی نہین کرتے بلکہ اوٹھہ جاتے ہین یہ نہایت بیجا ہی
اسے بھائیو یہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ط
یعنی یہ اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے اوتاری کتاب سچی اور
جنھون نے کئی راہین نکالین کتاب مین وہ ضد مین دور پڑے ہین
فائدہ یہ آیت سورۂ بقرہ مین ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ راہ ایک ہی جسکی ہدایت
اور تقویت کو اللہ جلشانہ نے محمد رسول اللہ اپنے ایسے جلیل القدر مقرب
اور محبوب کو ساتھہ کتاب لاثانی کے کہ کل صحیفہ اور کتب پر سبقت لیگئی جس سے
مراد قرآن ہی بھیجا اب اسمین جو کوئی اور راہ نکالے وہ ضد مین ہے اللہ اور رسول
کے خلاف ہے جیسے بہتر فرقے ہوئے اور اسی طرح شریعت

طریقت معرفت حقیقت کو جدا جاننا کہ جو سب ایک ہین فقط سمجھ کا فرق ہی مثلاً
جو کوئی شہر مین جاویگا تو اول دروازہ ملے گا جب اندر گذر ہوگا اسی طرح ایمان
کہ جس سے مراد خدا کا پہچاننا ہے کیسا پہچاننا کہ اوسکو واحد لاشریک جانے
اوسکی صفات ایسی دل مین جم جاوین کہ جو کچھ چاہے خدا ہی سے چاہے
اور ماسوی اللہ سب سے بے غرض ہو جاوے اور وہ ایک شہر ہی اور دروازہ اوسکا
شریعت اور شہر پناہ اوسکی پیر کامل اور آبادی اوسکی طریقت اور دربار شاہی
عام اوسکا معرفت اور دربار خاص اوسکا حقیقت ہی اگر اب کوئی دروازے سے
نجاوے تو کہان راستہ ملے اور جو دروازہ پر گیا اور شہر پناہ اوسکی قائم نہ کی
تو وہ آبادی تباہ ہو جاویگی اور جو شیاطین دشمن ہین ہر چہار طرف سی حملہ کر کے
چین نہ لینے دینگے اور جو دروازہ پر گیا اور شہر پناہ بھی قائم کی لیکن اندر اوسکی
آبادی اور دربار عام اور دربار خاص تک گذر نہوا تو کچھ فائدہ نہوا اور جب طریقت
پر قائم ہوا تو اب اوسکو حظ اور لطف اور کیفیت وہان کی معلوم ہوگی تو پہلے باب
شریعت ہی اسپر آوے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا
وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ط
اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو
شاید تم بھلا پاؤ یہ آیت سورۂ حج مین ہے کہ اللہ تعالی نے اول نماز کی تاکید
فرمائی اور پھر جتنے کام نیک ہین مجمل فرمائے کہ اول نماز پر اور کل کام نیک پر
آدمی قائم ہو جسکو شریعت کہتے ہین اور جب اسمین کامل ہولے تو پیر کامل کی
تلاش کرے جیسے سب سامان تیار رہے پکانے کا مگر آتش نہین کہ جس سے
پکے اور سیری حاصل ہو اسی طرح اودھر توجہ پیر کامل ہی اور اسمین حکمت الٰہی
ایسی ہی ہی کہ خدا نے یہ سلسلہ اپنے قرب حاصل ہونے کا ایسا ہی جاری کیا ہے
جیسے ہندی مثل کہ خربزہ کو دیکھ کے خربزہ رنگ پکڑے ایک دوسرے کی
صحبت اور تاثیر سے فائدہ حاصل کرے جیسے حدیث شریف ہے اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ

اسی واسطے اللہ تبارک وتعالی نے پیغمبرون اور نبیون کو بھیجنا جاری کیا کہ
ہمجنس کی نیک عادت اور تاثیر سے ہمجنس کو فائدہ ہو ورنہ اللہ تعالی اگر غیب سے باتین کر کے
یہ سب احکام کہو دیتا تو بھی ذات و حدہٗ لاشریک سے بعید نہ تھا لیکن یہ قرب الٰہی کا
سلسلہ ایسا ہی جیسے تسبیح کے دانے کہ ایک دوسرے کے پیچھے لگا ؤ امام سی رکھتا ہے
اسی واسطے علم کا پڑھنا اور صحبت پیر کامل کی رکھنا جز واعظم ہے پس خراب
صحبت سے کہ جہان ذکر اللہ ورسول کا نہو ہمیشہ بچے اور نیک صحبت جیسے مجلس وعظ
اور نصیحت اور صحبت علما اور فضلا اور پیران طریقت اور مرشدان کامل کی مین
ہزار کام دنیا وی ہون تو چھوڑ کر جاوے کہ مرشد کامل صحبت ایک لمحہ کی
ہزار سال کی عبادت کے برابر ہے اور جو انکی خدمت مین رہی تو نور ہو جاوے
اسی واسطے سلسلہ پیری اور مریدی کا جاری ہے کہ ایک دوسرے سے انس پکڑی
اور منزل کو پہونچے اکیلی لکڑی نہین جلتی سلگ سلگ کر رہجاتی ہے اور جہان
دو لکڑی ایک جا ہو جاوین پھر خوب بھڑک کر جلتی ہین اور مطلب جبھی
حاصل جیسے بیت دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اگرچہ بعضے کہتے ہین کہ مسنون ہونا بیعت کا ثابت نہین وہ بھول
مین ہین چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ کے وقت مین بیعت کئی طرح پر تھی کبھی
بر وقت لڑائی کے ہاتھ مین ہاتھ لیکر اقرار ہوتا تھا کہ دم زیست مضبوط رہینگے
کبھی کسی گناہ پر بیعت ہوتی تھی کہ اب یہ گناہ ہرگز ہم نہ کرینگے چنانچہ ایک دفعہ
بیعت لی حضرت نے انصار کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر اور کئی اصحاب سے
بیعت لی اس بات پر کہ کسی سے سوال نہ کرین سو وہ ایسے تھے کہ اگر کسی کا کوڑا بھی گر پڑتا
تو آپ اتر کر اوٹھا لیتا کسی سے سوال نہ کرتا اور کئی اصحاب سی بیعت لی اسپر کہ حق کسی سے
نہ چھپا وین اور وہ ایسے تھے کہ سر دربار کسی سے نہین دبتے اور بے دھڑک جو ہوتا
کہہ دیتے اگرچہ خلافت مین یہ امر ترک رہا اس سبب سے کہ لوگ زمانہ قریب
رسول اللہ کے سبب اور اونکی صحبت مین رہنے کے سبب سراپا نور ہو گئے تھے کچھ حاجت

نہین تھی کہ کسی بات پر بیعت کرین جب وہ کام ہو لیکن اب زمانہ دراز ہوا اور اس زمانہ مین نہ خلافت نہ حاکم اسلام تو پیر طریقت اسواسطے بیعت لیتا ہی کہ نیک صحبت سے مرید فیض یاب ہو قولہ تعالی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ط ترجمہ اور تھام رکھہ اپ کو اُن کے ساتھہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طالب اوسکے مُنہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھین اونکو چھوڑ کر تلاش مین رونق دنیا کی زندگی کے اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی چاہون کے اور اوسکا کام حد پر نہ رہنا فائدہ یہ آیت سورہ کہف مین ہے اللہ تعالی رغبت دلاتا ہی نیک بندون کے اور اولیاء اللہ کے ساتھہ صحبت رکھنے کو اور کیا التفات سے اپنے نبی سے فرماتا ہی کہ یہ دنیا دار جنکے دل ذکر خدا سے غافل ہین دور رہ اور نیک بندے جو بصورت غریبی کے ظاہر ہین رہتے ہین اور باطن مین خزانہ انوار آلہی سے مالامال ہین صحبت رکھہ یعنی کافر اوسوقت مین بڑے دولتمند تھے اصحابون رسول اللہ سے کہ اولیاء اللہ تھے نفرت کرتے تھے کہ اونکو ہم لوگ بیقدر جانتے ہین اگر آپ اونکو اپنے پاس نہ بٹھاوین تو ہم ذکر قرآن سنین اور ایمان لاوین اللہ تعالی نے اوسی وقت یہ آیت اُتاری اور اپنے رسول سے کہا کہ تم میرے دوستون کی صحبت مت چھوڑو اور مال دار دنیا دار دولت سند کا فر پڑے بُرا مانین پس اسی واسطے پیر بیعت لیتا ہی کہ اقرار ہی ہو گناہ سی بچنے کا اور عبادت پر حریص ہونے کا اور کبھی تبرکاً کسی بزرگ کے سلسلہ مین شامل ہونے کو کہ اون کے ہوکے پیروی راہ خدا مین کرے کہ فیض حاصل ہو اور ایمان کامل ہو تو پہلے پیر طریقت اوسکے آگے باب شریعت کھولتا ہے اور ہاتھہ مین ہاتھہ لیکر مرید سے یون بولتا ہے ١ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ

وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ٭ سب تعریف اللہ کو ہے ہم اوسی کی حمد کرتے ہین اور اوسی سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوسی سے چاہتے اور پناہ مانگتے ہین اللہ سے اپنے نفوس کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور محمدؐ اوسکے بندے ہین اور اوسکے رسول ہین رحمت بھیجے اللہ اوس پر اور اوسکی آل پر اور اوسکے اصحابون پر اور برکت اور سلامتی عنایت فرماوے پھر مرشد ایمان اجمالی تلقین کرتا ہی اور مرید سے کہتا ہی کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط ایمان لایا مین اللہ کا اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ کا اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے یا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوا اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمدؐ اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی پھر مرشد اقرار لیتا ہی مرید سے کہ مین نے بیعت کی رسول اللہ سے اور اونکے خلفا کے واسطے پانچ امر پر یہ کہ گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود

برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور اوسکا بندہ اور نماز کے
قائم کرنے اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر
اگر مجکو مقدور ہو پھر اپنا سلسلہ اور خانوادہ بتاتا ہی اور یہ کہتا ہے کہ یون کہ
بیعت کی مین نے رسول اللہ کی اسپر کہ اختیار کیا مین نے طریقہ نقشبندیہ جو
منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم جو نقشبند ہین یا طریقہ قادریہ اختیار کیا
جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا
جو منسوب ہی شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی اور وغیرہ کی طرف خداوندا
مفتوح اس طریقہ کا عنایت کر اور ہمکو اس طریق کے دوستون کے گروہ مین محسوب کر
اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین پھر گناہ صغیرہ وکبیرہ سی آگاہ کرتا ہی کہ جسکی تفصیل پیشتر گذری
اور ارکان شریعت کے بیان کرتا ہی اسطرح پر اور بیعت ثبوت کرتا ہی اوسکے قلب پر
اور یہ آیت پڑھتا ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ
الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ
عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا اے ایمان والو ڈرو اللہ سی اور تلاش
کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ
بیعت کرتے ہین تجھسے اے نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا
دست قدرت اور رحمت اونکے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا تو یہی بات ہی
کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا
اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا فائدہ
یعنی اسطرح اوسکو خوب جتاوے یہ نہین کہ آج اقرار کیا کل وہی گناہ کرنا
یہ بات نکرے ورنہ مرشد کا کچھ نہین وہ خود خراب ہوگا سوال جواب
پیر ومرید سوال ایمان کیا ہی جواب کہنا کلمہ طیب لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ سوال ارکان ایمان کے کتنے ہین جواب دو اقرار
باللسان وتصدیق بالقلب سوال احکام ایمان کے کتنے ہین
جواب سات اول جو ایمان لایا وہ مار ڈالنے اور قید کرنے اور مال اوسکا
ناحق لینے اور اوسکے تئین بلاحکم شرع رنج دینے اور اوسکے اوپر گمان بد لیجانے سے
حفاظت ہوئی یہ پانچ دنیا سے متعلق ہین اور دو حکم آخرت سے اول جو ایمان لایا
اوسنے عذاب ابدی سے نجات پائی دوسرے جگہہ اوسکی بہشت مین ہوئی سوال
شرائط ایمان کے کتنے ہین جواب سات اول ایمان لانا غیب پر دوم علم
غیب خاص خدا کی طرف جاننا سوم اپنی اختیار سے ایمان لانا چہارم جو خدا نے
حلال کیا اوسکو حلال جاننا پنجم جو خدا نے حرام کیا اوسکو حرام جاننا ششم
عذاب ابدی حق تعالے سے ڈرنا ہفتم اوپر رحمت خدا کے امیدوار رہنا
سوال شرائط وجوب ایمان کے کتنے ہین جواب دو اول عقل دوم بلوغ
سوال حقیقت ایمان کی کیا ہی یا دین کیا ہی اسلام کیا ہے جواب قبول کرنا
سب احکام الٰہی کا جسکا مفصل یہ ہے ۱ آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ
ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت
اور ایمان مجمل یہ ہے ۲ آمنت باللہ کما ہو باسمائہ وصفاتہ
وقبلت جمیع احکامہ سوال فرائض شریعت کے
کتنے ہین جواب پانچ اول کلمہ شہادت کا کہنا دوم پانچ وقت نماز کا
ادا کرنا سوم روزہ او رمضان کا رکھنا چہارم حج کرنا جو مقدور ہو پنجم زکوۃ دینا
جو صاحب نصاب ہو سوال واجب شریعت کے کتنے ہین جواب
سات اول صدقہ فطر کا دینا دوم قربانی کرنا جو مقدور ہو سوم نماز وتر ادا کرنا
چہارم ابنایت کا نفقہ دینا پنجم خدمت ماں باپ کی کرنا ششم عورت کو
خدمت اپنے شوہر کی کرنا ہفتم عمرہ بجالانا سوال سنت اسلام کی کتنی ہین
جواب سات ختنہ کرنا لب کترانا ناک کے بال لینا ناخن کاٹنا بال سر کے

کاٹنا بغل کے بال لینا زیر ناف کے لینا سوال وضو مین کتنے فرض ہین جواب
چار اول منھ دھونا بیچ پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے
دوسرے کان کی لو تک دوم ہاتھ دھونا کہنی تک سوم سر کا مسح کرنا چہارم پانون
دھونا ٹخنون تک سوال طہارت مین کتنی چیزین ہین جواب دس اول
استنجا کرنا دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ
علی دین الاسلام الاسلام حق والکفر باطل کہنا سوم دونون
ہاتھ دھونا پہونچے تک چہارم مسواک کرنا پنجم پانی منھ مین ڈالنا ششم پانی
ناک مین ڈالنا ہفتم خلال ریش کرنا ہشتم خلال انگلیون کا کرنا نہم مسح ہر دو کانون کا
کرنا دہم ہر عضو کو تین بار دھونا سوال طہارت مین کتنے مستحب ہین جواب
چھ نیت ترتیب اعضا کو پے در پے دھونا تمام سر کا مسح کرنا عضو کا سیدھی
طرف سے دھونا شروع کرنا مسح گردن کا کرنا سوال وضو کتنی چیزون سے ٹوٹتا ہے
جواب بیس چیز سے اول سات جو آگے سے برآمد ہون پیشاب منی مذی
آب زردی سنگریزہ خون حیض و نفاس خون استحاضہ اور تین پیچھے سے ظاہر
ہوتے ہین غائط باد گرم اور دس چیز اور آگے پیچھے سے ظاہر ہوتی ہین خون روان
ریم روان زرد آب روان قے پڑھنا نماز مین قہقہہ مار کر ہنسنا بالغ کا دیوانگی
بیہوشی مستی غالب خواب تکیہ زدہ مباشرت فاحشہ سوال موجب غسل
کتنی چیز ہین جواب پانچ اول انزال منی جو شہوت کے ساتھ کود کے نکلے
دوم سر ذکر کا قبل یا دبر مین جانا سوم عورت حیض سے پاک ہو چہارم نفاس سے
فارغ ہو پنجم عورت کہ ایام غسل کے ہو گئے وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے
سوال غسل کی کتنی شرطین ہین جواب چار اول فرض دوم سنت سوم مستحب
چہارم واجب غسل واجب دو ہین غسل جنابت غسل میت غسل
سنت چار ہین غسل روز جمعہ غسل روز عرفہ غسل عیدین احرام حج غسل مستحب
تین ہین غسل بالغی غسل کافری کہ بے جنابت مسلمان ہوا ہو غسل شبرات

سوال غسل مین کتنے فرض ہین جواب تین مُنھ دھونا ناک مین پانی ڈالنا تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا سوال غسل مین سنت کتنی ہین جواب پانچ اوّل دونون ہاتھ دھونا دوّم استنجا کرنا سوم نجاست تن سے دور کرنا چہارم وضو کرنا پنجم تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا اور دھونا کہ بال برابر خشک نہ رہے سوال تیمم مین کے فرض ہین جواب تین اوّل نیت نَوَیْتُ اِنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَاِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دوم دونون ہاتھ مارنا خاک پر اور منہ پر پھیرنا سوم دونون ہاتھ مارنا خاک پر اور دونون ہاتھ پھیرنا کہنی تک سوال تیمم کس سے ٹوٹتا ہی جواب دو چیز سے اوّل جس سے وضو ٹوٹتا ہی دوم پانی ملنے سے سوال موزہ کا کیا مسئلہ ہی جواب موزہ پر مسح جائز ہی اگر باطہارت کامل کے پہنا ہی اور بعد اسکے بے وضو ہوجاوے تو موزہ پر مسح کرلے اور فرض مسح موزہ پر تین خط کرنا ہے بمقدار تین انگشت کے اور مدت مسح کی مقیم کو ایک شبانہ روز اور مسافر کو تین شبانہ روز اور جو بمقدار تین انگشت خرد کے موزہ پھٹ جاوے تو پھر مسح جائز نہین اور چار چیز سے مسح موزہ کا بھی جاتا رہتا ہے اوّل تو جس سے وضو ٹوٹتا ہی دوّم گذرجانا مدت کا سوم اگر ایک پیر موزہ سی باہر آوے چہارم اگر موزہ مین پانی آجاوے ٹخنون تک سوال حیض کا کیا مسئلہ ہے جواب مدت حیض کی تین شبانروز ہے اگر اس سے کمتر ہے تو استحاضہ ہی اور اکثر مدت حیض کی دس شبانروز ہی اگر اس سے زیادہ ہو تو استحاضہ ہے اکثر مدت نفاس کی چالیس شبانروز ہی اگر اس سے زیادہ ہووے تو استحاضہ ہی اور اقل مدت نفاس کی حد نہین سوال حیض و نفاس والی عورت کتنی چیزین ترک کرے جواب آٹھ چیزین نماز روزہ جماع مسجد مین آنا طواف خانہ کعبہ قرآن پڑھنا قرآن لکھنا چھونا قرآن بغیر غلاف لیکن بعد حیض کے روزہ کی قضا ادا کرے نماز کی نہین سوال تعین وقت حیض کا کب سے ہی جواب نو سال کے بعد جو ایام بلوغ کے ہین اور پچپن سال کے اور

کہ جسکو سن ایاس کہتے ہین سوال اگر بعد پچپن سال کے خون آوے جواب
وہ حیض نہین اگر خون قوی ہو جیسا سرخ خالص تو حیض شمار کیا جاوے گا
اور اگر زرد یا خاکی رنگ ہو تو استحاضہ ہی سوال نماز مین کتنے فرض ہین
جواب تیرہ اول تن پاک جامہ پاک جاے پاک ستر عورت ناف سے زانو کے
نیچے تک مرد کو اور عورت حرہ کو سر سے قدم تک مگر دونون ہاتھ پانون نہین پہچاننا
وقت نماز کا سمت کرنا قبلہ کی طرف نیت نماز کرنا اور ان سات چیز کو شرائط
نماز بھی کہتے ہین اور چھہ فرض اور ہین کہ باہر نماز سے ہین اول تکبیر اولی
دوم قیام سوم قرأت چہارم رکوع پنجم سجود ششم قعدہ اخیر بمقدار تشہد کے
ان چھہ کو ارکان نماز بھی کہتے ہین سوال نماز مین واجب کتنے ہین جواب بارہ
اول فاتحہ پڑھنا دوم اور سورت ملانا سوم فرض ہین اور دو رکعت پہلی پڑھنا
اور دو خالی اور سنت نفل مین سب بھری چوتھے رعایت ترتیب پانچوین قعدہ
اولے چھٹے ہر دو قعدہ مین تشہد پڑھنا ساتوین بلفظ سلام نماز سے باہر آنا آٹھوین
وتر مین دعاے قنوت پڑھنا نوین تکبیر عید کی کہنا دسوین در محل آہستہ آہستہ
پڑھنا گیارھوین در محل بلند بلند پڑھنا بارھوین تعدیل ارکان سوال نماز مین
کتنی سنت ہین جواب اٹھائیس سنت ہین سات قیام مین سات رکوع مین
سات سجود مین اور سات قعدہ مین پس سات سنت قیام کی یہ ہین اول دونون
ہاتھ اوٹھانا کان کی لو تک واسطے تکبیر تحریمہ کے دوسرے سیدھا ہاتھ بائین
ہاتھ پر رکھ کر مردون کو نیچے ناف کے باندھنا اور عورتون کو سینہ پر باندھنا
تیسرے نظر سجدہ کی جگہ پر رکھنا چوتھے سبحانک اللھم پڑھنا پانچوین
اعوذ باللہ پڑھنا چھٹے بسم اللہ پڑھنا ساتوین آمین کہنا اور یہ سات سنت
رکوع کے ہین اول اللہ اکبر کہنا دوسرے نظر پشت پا پر رکھنا تیسرے
ہر دو زانو دونون ہاتھ سے پکڑنا چوتھے تین بار سبحان ربی العظیم
کہنا پانچوین سمع اللہ لمن حمدہ کہنا امام کو چھٹے ربنا لک الحمد کہنا

مقتدی کو ہر دو کہنا ساتوین قومہ مین ٹھہرنا اور یہ سات سنت سجود مین ہین اول ۲ اللہ ۲ اکبر کہنا دوم سجدہ مین ذرا ٹھہرنا تیسرے منہ دونون ہاتھ کے درمیان رکھنا چوتھے انگلیان ہاتھ پیر کی قبلہ کی طرف رکھنا پانچوین تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہنا چھٹے ناک کے اوپر نظر رکھنا ساتوین درمیان دونون سجدون کے قرار پکڑنا اور سات سنت قعدہ مین یہ ہین اول تکبیر کہنا دوسرے پشت پاے چپ پر بیٹھنا مردون کو ہر دو قعدہ مین استادہ رکھنا سیدھے پیر کو انگلیان خم کرکے اور عورتین سرین کے بھل بیٹھین اور دونون پیر سیدھی طرف نکال دین تیسرے ہر دو ہاتھ کو زانو کے سرے پر رکھنا چوتھے انگلیان ہاتھ پیر کی قبلہ کی طرف رکھنا پانچوین بغل کی طرف نظر رکھنا چھٹے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ساتوین اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی پڑھنا سوال نماز کتنی چیز سے ٹوٹ جاتی ہے جواب پچیس چیز سے اول بات کہنا دوسرے قصداً سلام کہنا تیسرے جواب سلام کا دینا چوتھے کچھ کھانا پانچوین نالہ کرنا چھٹے آہ کرنا ساتوین اُف کرنا آٹھوین رونا آواز سے جو خوف خدا سے نہو نوین بے عذر سرفہ کرنا یا کھنکارنا یا ستھارنا دسوین چھینک کا جواب دینا گیارھوین جواب خبر کا دینا بارھوین امام پر سبقت کرنا تیرھوین امام کو لقمہ دینا سوا مقتدی کے چودھوین قرآن کو غلط پڑھنا کہ معنی متغیر ہوجاوین پندرھوین نجس چیز پر سجدہ کرنا سولھوین خدا سے ایسی التجا کرنا جیسے آدمی سے کرتے ہین سترھوین عمل کثیر کرنا اٹھارھوین قہقہہ مارنا انیسوین منہ قبلہ سے پھیرنا یہانتک کہ پشت ہو جاوے بیسوین فرض کا ترک کرنا اکیسوین مرد کا برابر کھڑا ہونا بائیسوین قرآن کو دیکھکر پڑھنا تیئیسوین اگر صاحب ترتیب ہے اور نماز وقتی پڑھتا ہے اور اوسکو یاد آیا کہ کسی وقت کے فرض ادا نہین کیے اگر وقت تنگ نہین تو نماز وقتی اوسکی جاتی رہیگی چوبیسوین سجدہ کرنے مین ہر دو پیر زمین سے اوٹھ جانا پچیسوین امام سے پہلے سر اوٹھانا سوال سجدہ سہو کا کیا مسئلہ ہے جواب سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے

کہ کوئی خطا نماز مین ہو وہ پانچ ہین کہ جسکے سبب سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی
اول تقدیم رکن جیسے قرأت سے پہلے رکوع کر لیا دوسرے تاخیر رکن جیسے قعدہ
اولین مین زیادہ التحیات سے پڑھنا تیسرے دو رکوع کرنا چوتھے واجب
ترک کرنا پانچوین تغیر واجب کرنا **سوال** فرض ایمان کا کیا ہی **جواب** تین چیز
اول خدا ہی دوم واحد ہے سوم صفات اوسکے برحق ہین **سوال** سُنّی کے چیز سے ہوتا ہی
جواب دس چیز سے **نظم** سُنّی ہو دس چیز سے یہ مسئلہ کر یاد + تفضیل دین شیخین کو
دوستی دو داماد + دو امام پیچھے نماز کرو قبلہ کو جان + دو جنازہ نماز کر مسح
دو موزہ آن + راضی ہو دو تقدیر پر دو گواہی جان + دونون عید نماز کر اطاعت
دو سلطان + تسکے پیچھے مومنان تہتر فرقہ جان + بہتر فرقہ دوزخی سو تابع شیطان
رافضی خارجی جبریہ مرجیہ بھی جان جہمیہ قدریہ ہر ایک سے بارہ لے پہچان +
فرقہ بہشتی مصطفے اور اصحاب تمام + یہ فرقہ اسلام کا سنت جماعت نام + رکن
حکم ایمان کے جو جانے نہین کوئی + سبھی عبادت ہیچ ہے سوال درست نہوئی +
در بیان روزہ **سوال** روزہ کیا ہی **جواب** مومن کہ پاک حیض و نفاس ہو
اور باز رکھے اپنے نفس کو کھانے سے اور پینے سے اور جماع کرنے سے
صبح صادق سے غروب آفتاب تک **سوال** شرائط وجوب روزہ کے کیا ہین
جواب اسلام و عقل و بلوغ **سوال** شرائط وجوب اداے صوم کی
کون ہین **جواب** صحت ذات ثبات نفس اور فارغ حیض و نفاس سے **سوال**
اگر مسافر ہو یا مریض **جواب** قضا کرے اور اگر کچھ تکلیف نہین تو
افضل ہے کہ رکھے **سوال** ایک سو ساٹھ فرض کا کیا مسئلہ ہے
جواب ایک سو ساٹھ فرض کی تفصیل یہ ہی فرائض نماز ۱۲ رکعت ۱۷

بناے اسلام ۵ تفصیل	فرض روزہ رمضان ۵	رکعت ۱۷ تفصیل	فرائض نماز ۱۲ تفصیل
تکبیر فوت ۷ یک	تکبیر جنازہ ۴	نیت ۴	روزہ ۳
ظہر عصر ۴ ۴	فجر ۲ مغرب ۳ عشا ۴	اندرون ۷	بیرون ۱۲

فرض وضو مین ۴ غسل مین ۳ تیمم مین ۳

برائے عام ریش گنجان ۵ صفحہ

ایمان لانے کی ۷

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
اللہ جلشانہ پر	ملائکہ پر	کتابہا پر	رسولان پر	قیامت پر	قضا و قدر پر	جی اوٹھنے پر بعد مرنے کے

چہار علم للعہ		چہار کرسی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم للعہ		چہار مذہب للعہ	
۱ علم توحید	۲ علم شریعت	۱ محمد بن عبد اللہ	۲ عبد اللہ بن عبد المطلب	۱ امام اعظم	۲ امام شافعی
۳ علم حیض	۴ علم نفاس	۳ عبد المطلب بن ہاشم	۴ ہاشم بن عبد مناف	۳ امام حنبل	۴ امام مالک

کل میزان ۵۱

سوال کرسی امام اعظم صاحب کی کون ہے جواب نعمان بن ثابت ثابت بن طغور طغور بن ہرمز ہرمز بن نوشیروان سوال امام اعظم کس کے مذہب مین تھے جواب در مذہب امام حماد و امام حماد در مذہب علقمہ و علقمہ در مذہب نخعی ابراہیم و ابراہیم در مذہب عبد اللہ بن مسعود کہ صحابی ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال حج کا کیا مسئلہ ہے جواب حج فرض ہے جو مکلف ہو مالک زاد راہ اس قدر کا کہ پیچھے بال بچون کو دے کر اور آنے جانے تک بخوبی وفا کرے پس جس سال مین اسکو اسقدر مقدور ہو تو فوراً حج کو جاوے توقف روا نہین اگر امن راہ ہووے سوال کے دفعہ حج کرے جواب جے دفعہ کرے بہتر ہے اجر عظیم پاویگا مگر ایک دفعہ تو مقدور ہوتے ضرور کرے ورنہ گنہگار ہوگا اور حج سے ایسا آدمی گناہون سے پاک ہو جاتا ہے جیسے ان کے پیٹ سے پیدا ہوا سوال حج مین کے فرض ہین جواب تین ایک احرام دوسرے وقوف عرفہ یعنی عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرنا اگرچہ ایک ساعت ہی میسر ہو تیسرے طواف الزیارت ان تین سے اگر کوئی ترک ہو حج نہو سوال واجبات حج کے کتنے ہین جواب وقوف

مزدلفہ یعنی وہان ٹھہرنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اور کنکریان مارنا اور
طواف الصدر یعنی طواف رخصت کا مسافر کو کرنا اور سر منڈانا یا بال کترنا اور میقات
سے احرام باندھنا اور عرفات مین غروب آفتاب تک ٹھہرنا اور طواف حجر اسود سے
شروع کرنا اور طواف داہنی طرف سے کرنا اور طواف پیادہ کرنا اگر عذر نہو تو
اور طواف مین باطہارت رہنا لیکن اکثر اسکو سنت کہتے ہین اور طواف مین
ستر عورت کرنا اور صفا مروہ کی دوڑ صفا سے شروع کرنا اور اس دوڑ مین پیادہ پا
ہونا اگر عذر نہو اور قرآن اور تمتع کرنے والے کو ایک بکری ذبح کرنا اور سات بار
طواف کرکے دو رکعت پڑھنا اور کنکریان مارنی اور سر منڈانا اور ذبح مین ترتیب کرنا
یعنی قربانی کے دن اول کنکریان مارے پھر سر منڈاوے بعد ذبح کے اور
طواف الزیارت قربانی کے دنون مین کرنا اور طواف بیت اللہ کا مع حطیم کے
کرنا اور واجب پہچاننے کا طریق یہ ہی کہ جسکے ترک کرنے سے ذبح کرنا لازم آوی فرض
واجب کے سوا جو کام ہے سنت ہی یا مستحب جیسے خرچ مین کشایش کرنا اور طہارت سے
رہنا اور زبان کو گالی اور غیبت سے روکنا اور ماں باپ اور بیٹے اور ضامن سے
اجازت سفر کی لینا اور مسجد مین دو رکعت پڑھ کے دوستون سے رخصت ہونا
اور نسے قصور معاف کرانا اپنے حق مین دعا منگوانا جمعرات کے دن سفر کرنا
چلتے وقت کچھ خیرات کرنا حج کے ایام مشہور ہین مگر عمرہ تمام سال فقط عرفہ سے
تیرھوین تاریخ تک مکروہ تحریمہ ہی اور جب میقات پر پہونچے وہ مشہور جا ہین
وضو کرے بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرے اور احرام باندھے کہ مراد جس سے
ایک چادر کہ جو کندھون پر سے اوڑھے اور نہ بند باندھے اور سر کھلا رکھے
اور دو رکعت نماز ادا کرے اور کہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
اسوقت سے خوب اختیاط پرہیز کی کرے نہ لڑے نہ شکار مارے
اور نہ منہ اور سر کو چھپاوے اور کسی کو ایذا نہ دے حتی کہ جون تک نہ ماری بلکہ

اتنے زور سے نہ کھجاوے کہ جوں مرے یا بال ٹوٹے اور ہمیشہ لبیک کہتا رہے اور جب مکہ مین داخل ہو تو دن کو باب السلام سے ہو کر مسجد حرام مین آوے تکبیر اور کلمہ توحید کہتا ہوا اور حجر اسود کے پاس آ کر بعد اکبر کہکر رفع الیدین کرے اور حجر اسود کو بوسہ دیوے ورنہ مس کرے اور ہجوم سے فرصت نپاوے تو اشارہ کافی ہی پھر حمد و ثنا خدا کی کہتا ہوا طواف القدوم شروع کرے کہ مسافر کو سنت ہے اور اپنی چادر کو جو کندھے پر ہے داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھے پر ڈال کے مع حطیم طواف شروع کرے سات بار اول تین طواف مین دوڑے اور مونڈھے ہلاوے اور جب حجر اسود پاس آوے تو اسی طرح کرے جیسے اول بیان ہوا پھر جب سات پورے ہون تو ملتزم سے چپٹ کر دعا کرے اور وہان سے مقام ابراہیم پر آکے دوگانہ گذارے اور پھر وہان سے باب الصفا سے باہر آکر صفا پر چڑھے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نیت کر کے تکبیر اور کلمہ اور درود کہتا ہوا مروہ پر جاوے مگر راہ مین دو سبز منارون کے درمیان دوڑے اور مروہ پر بھی چڑھکر ویسا ہی کرے جیسے صفا پر کیا اسی طرح سات بار کر کے مروہ پر ختم کرے پھر مکہ جا کر جہان ٹھہرنا ہو ٹھہرے جب ذیحجہ آوے تو ساتوین تاریخ خطبہ سنے اور اٹھوین تاریخ بعد نماز فجر کے مکہ سے منا کو جاوے اور ایک رات دن وہان رہے پھر عرفہ کی فجر کو آفتاب نکلے عرفات کو جاوے اور غروب آفتاب تک ٹھہرے اور نماز ظہر اور عصر کی ظہر کے وقت ملا کر پڑھ کے عرفات پر چڑھے اور جبتک عرفات پر رہی گریہ و زاری اور دعا و استغفار اور لبیک کہتا رہے جب آفتاب ڈوبے مزدلفہ مین آوے نماز مغرب اور عشا وہان ملا کر پڑھے شب بھر دعا اور استغفار مین رہے فجر کو اول وقت تاریکی مین نماز فجر ادا کر کے لبیک اور دعا اور استغفار کرتا رہے جب سفیدی صبح خوب ظاہر ہو منا کو آوے اور جمرۃ العقبہ کو نالی کے اندر سے سات کنکریان مارے اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہے اور پہلی کنکری سے

لبیک کہنا موقوف کرے پھر اگر چاہی تو ذبح کرے پھر سر کے بال کترا دے یا منڈوائے
اوس وقت سے ہر ایک چیز حلال ہوئی فقط عورت سے صحبت درست
نہین پھر منا کے دنون مین یعنی دسوین گیارھوین بارھوین مین جب چاہے
طواف الزیارت کرے لیکن دسوین کو افضل ہی اوسی طرح سات بار طواف کرے
جیسے مذکور ہوچکا اور صفامروہ مین جو پیشتر دوڑ چکا ہی اور طواف القدوم مین
اکڑ چکا ہی تو خیر نہین تو صفامروہ مین بھی دوڑے اور اکڑے پھر منا مین آوے
اور گیارھوین تاریخ تین جگہ کنکریان مارے اول خیف کی مسجد کے پاس
پھر جو اوس کے قریب ہے پھر جمرۃ العقبہ کو سات سات بار کنکریان مارے
اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے اور دوسرے مقام پر کنکریان مار کر ٹھہرا رہے
اتنی دیر جتنی دیر مین سورہ بقر تمام ہو پھر بارھوین اور تیرھوین کو بھی
کنکریان مارے اور پھر مکہ مین آوے اور جب رخصت ہو تو طواف الصدر
یعنی رخصت کا طواف کرے سات بار اس مین نہ دوڑے نہ اکڑے
پھر زمزم کا پانی پیے اور بیت اللہ کا آستانہ چومے اور سینہ اور منہ ملتزم سے
لگاوے اور بیت اللہ کے پردون سے چمٹے اور فریادی کی طرح خوب
کوشش سے دعا کرے اور روئے اور پچھلے قدم بیت اللہ کو دیکھتا ہوا مسجد حرام کے
باہر نکلے اور عورت بھی مرد کی طرح کرے مگر سر نہ کھولے صرف منہ کھولے رہے
اور لبیک پکار کے نہ کہے اور دو سبز منارون کے اندر نہ دوڑے
اور سر کو نہ منڈاوے مگر کچھ بال کتر لے اور سیا کپڑا عورت کو درست ہی
اور ہجوم حجر اسود پاس نہ جاوے اور حیض کی حالت مین سب کرے
لیکن طواف نہ کرے سوال زکوۃ کس پر فرض ہی جواب جو صاحب نصاب ہو
سوال نصاب زر کا کیا اندازہ ہی جواب اگر زر ہی تو بیس مثقال کہ قیمت جسکی
پچاس روپیہ ہوسکے اور چاندی ہی تو باون تولہ اور اگر روپیہ نقد ہی تو پچاس روپیہ
سوال کس مال پر زکوۃ واجب ہے جواب جو استعمالی اور

غیر استعمالی زیور ظروف لباس مال تجارت جانور چوپایون **سوال** کتنے دنون مین زکوٰۃ لازم آتی ہے **جواب** بعد گذرجانے سال کے **سوال** زکوٰۃ کسکو دے **جواب** جو غریب محتاج ہو **سوال** شریعت کی معنی کیا ہین **جواب** شریعت لغت مین نہر کلان کو کہتے ہین کہ جسکے پانی سے خلق سیراب ہو اور دوسرے راہ خدا کی کہ اللہ تعالیٰ نے بندون کیواسطے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمائی ہے کہ جسکی تفسیر کل اوپر مذکور ہوئی **سوال** طریقت کیا ہی **جواب** اسی شریعت کی مضبوطی اور صفائی کا نام ہی جیسے ایک شیشہ اندر باہر سے غلیظ ہورہا ہی تو اول اوسکا اوپر صفا ہولیگا جب قابل اسکے ہوگا کہ ہاتھہ لگا کر اندر سے صفا ہو گرم پانی سے یا اور کسی چیز سے تو اسی طرح یہ دل ہی کہ کدورت اندرونی اور بیرونی سے خراب ہے پر اسکو اسطرح صفا کرتا ہی کہ اول مرید کو شریعت پر قائم کرتا ہے اور جب خوب وہ پختہ ہوجاتا ہے شریعت کی کل بات یہانتک کہ کوئی داغ یا کدورت باقی نہین رہتی تب اندر کی صفائی کے واسطے طریقت تعلیم کرتا ہی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ط اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو دل مین گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار کم آواز سے بولنے مین اور شام کے وقتون مین اور مت رہ بیخبر **فائدہ** یہ آیت سورہ اعراف مین ہی اللہ تعالیٰ رغبت دلاتا ہے بندی کو کیسی التفات سکے کہ بندہ اوسکی یاد سے کبھی غافل نہو اور ہر سانس اپنی یاد خدا مین صرف کرے لیکن یہ عادت اور نور جب حاصل ہوتا ہی کہ شریعت کی کل بات پر جنکا مجملاً ذکر ہوا اور بڑی کتابون مین سب مفصل لکھا ہی مرید قائم ہولیتا ہے اور تقوے اور صلوۃ کا نور اوس مین ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ بیشک

نماز روکتی ہے بیحیائی سے اور بری بات سے اور اللہ کی یاد ہے سب سے
بڑی اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہین فائدہ یہ آیت سورۂ عنکبوت مین ہے
یعنی مقبول نماز اور عبادت کی یہی نشانی ہے آدمی سے کل بری باتین
جاتی رہتی ہین اور خود بخود طرف نیکی کے راغب ہوتا ہی اور اگر یہ دل نہین
نماز پڑھتا ہی اور برے کام سے اوسکا جی نہین رکتا تو جانو کہ قبول نہین
گریۂ وزاری کرے اور خوب کوشش کرے کیونکہ اللہ تعالی بڑا رحم والا ہے
اور خود فرماتا اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ پکارو تم مجکو مین پہونچون تمھاری
پکار کو ضرور خدا رحم فرماویگا اور کچھ خوراک بھی کم کرے کہ بہت سیر ہو کر
کھانے سے وہ نور رحمت نہین ملتا قول سعدی بیت اندرون از طعام
خالی دار + تا درو نور معرفت بینی + اور سونا بھی کم کرے کہ بہت کھانے
اور سونے سے سستی دین مین بھی اور دنیا مین بھی ہوتی ہی اور زبان کو بھی قابو مین
رکھے کہ بہت بولنا آدمی کو خراب کرتا ہی اور جہان ذکر اللہ اور رسول ؐ کا ہو
ایسی جا بہت جاوے چنانچہ جب یہ عادت مرید مین بسبب تقوے
اور طہارت کے پیدا ہوتی ہے تب پیر ذکر اندرونی تعلیم فرماتا ہی وہ کیا ہے
اسم اعظم اللہ ہے خواہ ایک ضربی ہو جسکی ترکیب یہ ہی کہ طالب آنکھ بند کرکی
اور دو زانو قبلہ رو ہو بیٹھے اور لفظ مبارک کو سختی اور درازی اور بلندی سی
دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے کہ پھر
سانس اوسکی اپنے مقام پر آجاوے اسی طرح بار بار کرے یا دو ضربی ہو
اوسکا طریق یہ ہی کہ نماز کی طرح بیٹھے اور اسم اعظم اللہ کو ایک بار داہنے
زانون مین اور دوسری بار دل مین بقوت تمام ضرب لگاوی مگر یہ ضرور
لحاظ رہے کہ جہانتک ہو سکے دل کو اور خیالات سی خالی کرکے جمع کرے
پریشان خاطر نہ رہی ورنہ مضر ہی یا سہ ضربی ہو کہ جسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار
داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار بقوت تمام دل مین ضرب کری اور

خواہ چہار ضربی ہو وہ اسطرح پر کہ چار زانو بیٹھے ایک بار داہنے زانو مین اور
ایک بار بائین زانو مین اور تیسری بار اپنے دل مین اور چوتھی بار بقوت تمام
اپنے سامنے ضرب کرے پس یہ ذکر فقط اسم ذاتی سے کرے خواہ کوئی صفاتی نام ملالے
اور اسی طرح نفی اثبات کا ذکر کہ وہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ہے اور طریق اُسکا
یہ ہی کہ بطور نماز روبقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھہ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی
ناف سے نکالتا ہی اور پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھی تک پہونچے
پھر اِلٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلی سی نکالتا ہی پھر اِلَّا اللّٰہُ کہے اور دل پر
بقوت تمام ضرب کرے اور سوا دھیان ذات اللہ کی اور کچھہ نہو جیسے بیت
مکن بیرون ز دل ہر ما سوا را ✦ بیابی آن زمان سر خدا را ✦ اور جب طلب
اسکو ہر روزہ چار ہزار بار سوا ظبت کرے دو مہینے یا ایک مہینے چلہ تو
اوسکے اثر سے اوسمین ایک نور پیدا ہوتا ہی وہ کیا وہ عشق اور محبت الٰہی سے
مراد ہے اور جب اسطرح پر مرید مین پیر نور پاتا ہے تو اوسکو پاس انفاس
تعلیم کرتا ہی وہ کیا ہے یہی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اُسکا یہ ہی کہ جیسا ذکر
جلی مین بیان ہوا یا اسطرح کہ طالب بیدار ہو جاوے اپنے دمون پر
اور آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے تو خود بخود بدون اپنے ارادہ اور
قصد کے اوسکے باہر ہونے کے ساتھہ ہی زبان سے نکلے لَا اِلٰہَ
اور جب اندر دم جاوے تو خود بخود اندر جانیکے ساتھہ اِلَّا اللّٰہُ کہے
اور یہ ذکر نہایت تاثیر والا ہی کہ جلد بندہ اپنے مقصد کو پہونچتا ہے اور
چند دنون مین نورانی ہوجاتا ہے اور سختی اور کدورت جاتی رہتی ہے
اور دنیا کی سب چیزیں اوسکو نفرت ہوتی ہے اور جو برائی اوسکے دل مین ہوتی ہی
جاتی رہتی ہے اور وہ ہوا کہ شیشہ باہر اور اندر سے صاف ہوا اور
چمکنے لگا اب اس قابل ہوا کہ اسمین کوئی شے پاک لطیف رکھی جاوے
یا جسطرح پیشتر بیان کیا گیا کہ شہر پناہ بھی قائم کی یعنی پیر بھی پکڑا اور دروازہ پر

بھی آیا جس سے مراد شریعت پر مضبوط ہونا ہی اور ان کی آبادی کی بھی گیا جس سے مراد ذکر فکر طریقت ہی اگرچہ اس مقام پر اور بہت ذکر ہین اتنا یہان پر لکھنی سے مراد تھی کہ جو عوام سمجھتے ہین کہ رندون مین طریقت اور خدا لتا ہی اور رسولوی تو علما ظاہری ہین شریعت دیگر طریقت دیگر اونکے دھیان کرنے کے واسطے اتنا لکھا اور عمل کرنے والے کو اتنا ہی بہت ہے ورنہ اوس سے کیا کہ **بیت**
پڑھ پڑھ علم عمل نا کینا + پھٹ پھٹ یار دوا کا جینا + پس اگر پیر ہو تو بہت کرکے مراد کو پہونچے لیکن بغیر پیر نہین پیر ضرور تلاش کرے کہ جوئندہ یابندہ اور جب ان سب بات سے مرید مزین ہوتا ہی تب وہ بات بہشتر کتاب مین لکھی ہے کہ جاہل کہتے ہین کہ خلاف شریعت کرنا یہی طریقت ہی اور اسی سمجھ سے یہ لوگ شریعت کے قائل نہین اور صوفیان باکمال نے جو یہ لکھا ہی اوسکا یہ مطلب ہی کہ راہ ظاہری تو درست کر لی اب عکس اوسکا یعنی راہ باطنی جس سے مراد طریقت ہے درست کر کہ مثلاً تو نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا اسکو سب دیکھتے ہین کہ تو نماز پڑھتا ہی مگر دل کی بھی کچھ خبر نہین کہ کہان کہان ہی پس تو اپنے جی سے منصف ہو کر اور خاطر جمع کرکے دل سے بھی نماز پڑھ اور یہ تب حاصل ہوگا کہ جب طریقت صفا کرے جنت اور پرند کو ... اور نماز جو معراج المومنین ہی اوسکا لطف جب ہی معلوم ہوگا چنانچہ جسوقت با طہارت پاک صاف ہو کر نماز کو کھڑا ہوا اور اللہ اکبر کہا اور ہاتھون کو کان تک لیگیا اس سے کیا مراد کہ جیسے اللہ اکبر سے ذبح ہوتا ہے تو بھی خدا کے نام پر ذبح ہوگیا اور دونون جہان سے دست بردار ہوا یعنی دنیا اور عقبی دونون سے کیونکہ دنیا دار ہمیشہ نقد اور معاش اور زیب و زینت کا خواہان رہتا ہی جسکی مذمت یہ ہی طَالِبُ الدُّنیَا مُخَنَّثٌ **بیت** اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند + چیست دنیا از خدا غافل بدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن + اور طالب عقبے وہ ہی جو ہمیشہ مشتاق بہشت کا رہے اور درود وظائف فقط اوسی کی خواہش کو ہو

جسکی مذہب مین یہ ہے اَھْلُ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ اور یہ بھی ہی طَالِبُ الْعُقْبیٰ مُؤَنَّثٌ
مگر جو خاص خدا کے طالب ہین وہی مرد ہین جنکی صفت یہ ہی طَالِبُ الْمَوْلیٰ
مُذَکَّرٌ اسی طرح طالب مولی ہوکر دونون جہان سے دست بردار ہوکر
خدا کے حضور کھڑا ہوا تو گویا اول آسمان پر پہونچا جہان فرشتے سب قیام مین ہین
اور خدا کی تسبیح اور تہلیل مین کھڑے ہین اور نگاہ سجدہ گاہ پر ہی اور جب
رکوع مین آیا تو گویا دوسرے آسمان تک پہونچا کہ جہان پر فرشتے سب
رکوع مین ہین اور قدم پر نظر ہے اور جب قومہ مین گیا تو گویا تیسرے آسمان پر گیا
کہ جہان کے فرشتے صف بصف اسی طرح کھڑے ہین اور جب سجدہ مین گیا
تو گویا چوتھے آسمان پر گیا کہ جہان فرشتے سب سجدہ مین ہین اور جب جلسہ مین
گیا تو گویا پانچوین آسمان پر پہونچا جہان فرشتے سب جلسہ مین ہین اور پھر دوبارہ
سجدہ مین گیا تو گویا چھٹے آسمان پر گیا کہ جہان فرشتے پھر سب سجدہ مین ہین
اور جب قعدہ مین بیٹھا تو گویا ساتوین آسمان پر پہونچا کہ جہان سے
حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع جسم مقام قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنیٰ مین پہونچے اور راز و نیاز فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کا کھلا
اور مومن کی روح یہان سے یہ مقام حاصل کرتی ہی جس سے مراد فَنَا فِی اللہِ
اور بَقَا بِاللہِ ہی اور چارون درجے بھی طے ہوے یعنی شریعت وہ تھی
کہ ظاہر سب کی نظر مین نماز پڑھتا دکھائی دیتا ہی اور طریقت وہ جیسا کہ ظاہر
ویسا ہی باطن اور معرفت وہ کہ خدا کو ایسا حاضر و ناظر سمجھا کہ دوجہان کو
بھول گیا اور ما سوا اللہ سب دل سے نکل گیا اور حقیقت وہ کہ فَنَا فِی اللہ
ہوگیا جیسے بلبلا پھوٹ کر پانی مین جاتا ہی پس ایسی ہی نماز تھی جسکا ذکر
لکھا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاے مبارک مین تیر لگا تھا اور نکلنا
اوسکا دشوار تھا آپ کو درد بہت ہوتا تھا حضرت رسول مقبول نے
فرمایا کہ جب یہ نماز پڑھین تب نکال لینا چنانچہ جب آپ نماز پڑھنے لگے

اور سجدہ مین گئی تیر نکال لیا اور آپ کو کچھہ معلوم بھی نہوا پس یہ نماز معراج المومنین ہی
ورنہ بے نور ہی مولانا روم صاحب فرماتے ہین **بیت** بر زبان تسبیح ور دل گاؤ خر
این چنین تسبیح کے دارد آثر + اور اسکا اصل مطلب تمکو جب معلوم ہوگا
کہ جب معرفت اور حقیقت سے آگاہ ہوگے **فصل دوم در بیان معرفت**
وحقیقت - **سوال** معرفت اور حقیقت کیا ہی **جواب** اوسی شریعت کے
مضبوط کرنے کے واسطے وہ کہا ہی کہ جب مرید طریقت پر قائم ہوجاتا ہے اور
نور اوسکا اوس مین معلوم ہوتا ہی جس سے مراد شوق کا اُبھرنا اور محبت الٰہی کا
دل مین جا سے قرار ہوتا ہے تب مرشد معرفت تعلیم کرتا ہی وہ کیا ہے خدا کا
پہچاننا اسطرح پر جیسے اللہ فرماتا ہی وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
یعنی اللہ تمھارے ساتھہ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور پھر فرمایا ہی اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ
وَجْهُ اللهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو وہان اللہ کی ذات ہے اور
فرمایا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب ترین
انسان کی رگ گردن سے اور فرمایا ہے وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی
اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا جیسے فرمایا ہی هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی اللہ تعالیٰ اول ہے اوس سے پہلے کوئی چیز
نہین اور آخر بھی وہی جو بعد فناے عالم کے باقی رہیگا ظاہر ہے باختیار
اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت
کوئی نہین جانتا اسطرح ان آیات کے معنی پر دل کو جماوے اپنے کل حالات مین
چلتے بیٹھتے جاگتے سوتے کھاتے پیتے بات کرتے کسی دم نہ بھولے اور غیر خدا
کچھہ دل مین نہ رکھے اور جب اس خیال پر مواظبت کریگا تو چند روز مین کثرت کو
بھول جاویگا اور وحدت اوسکی آنکھون مین اور دل مین ایسی سما جاویگی کہ سواے ذات
خدا اوسکو کچھہ نظر نہین آویگا اور اب ایسا ہوا کہ جیسا وہ شیشہ صفا ہوا تھا اوسمین گلاب
بھر دیا یا اوس طرح کہ جیسے دروازہ پر بھی آیا اور شہر پناہ بھی قائم کی اور اندر

آبادی بھی دیکھی اور دربار شاہی جام مین اوسکا گذر ہوا اور جب مرید اس مقام پر
پہونچتا ہی تو اوسمین نور پیدا ہوتا ہو وہ کیا ہی کہ اپنے تن من کی سدھ نہین
رہتی ہر دم ہر لحظہ اور ہی سرور رہتا ہی اور مرشد یہ حال مرید کا دیکھتا ہی تو اوسکو
حقیقت تعلیم کرتا ہے وہ کیا ہی جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا
فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یعنی جو
زمین پر ہی وہ نیست نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی
ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے یا یہ جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ
تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ
وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط یعنی مقرر جس موت سے
تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہی جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پاویگی
اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو پس ایسے مقام پر آگے
مرید مرشد سے جب یہ رمز پاتا ہے تو ایک کھٹکا دل کو ایسا ہوتا ہی
کہ یہان کا حال بیان سی باہر ہی چنانچہ یہ وہ مقام ہی کہ یہان سب خاموش ہین
قول سعدی رحمۃ اللہ علیہ **بیت** کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند +
بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند + دیگر درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار + کہ پیدا
نشد تختہ برکیار + ہندی **مثل** جاتن لگے وہی تن جانے کوئی لیا
جانے پیرائی یہ مقام بڑے ضبط کرنے کا ہی اچھے اچھے یہان پر نہ ٹھہر سکے
چنانچہ منصور نے بہت ضبط کیا لیکن نہوا انا الحق بول اوٹھا اور حافظ شیرازی
اور مولانا روم اور شمس تبریز کو ایسے مقام نے دیوانہ بنایا اب خیال تو کرو کیا یہ لوگ
سب رند تھے یا رندین مین تنداکو پایا بلکہ منصور صاحب اور حافظ شیرازی صاحب
اور مولانا روم صاحب جیسے عالم فاضل تھے سب کو معلوم ہی کچھ چھپا نہین کہ اونکی کتابین
موجود ہین اور خاص ہند مین بہت اولیاء اللہ ہوگئے نظام الدین اولیا زری بخت
بو علی شاہ قلندر اور جتنے بزرگ ہوئے پس کتنے بدکار رنڈیون مین جانی ہو اور شراب

بھنگ پینے سے اور بے نماز رہنے سے اور بے طہارت رہنے سے خدا کو
پایا یا بھنگیر خانے مین بیٹھنے سے یا تعزیہ بنانے ست اور جھنڈ انشان
کھڑا کرنے سے خدا کو پایا ہر دم ہر لحظہ اُٹھتے بیٹھتے اور کسی کا نام سوا خدا کے
یا اپنے پیر کا نام ورد کیا خدا چھوڑ کر اسے بھائیو ایسے وسوسہ شیطانی کو بھی دل مین
ست لانا عالم فاضل واعظ پیران طریقت صوفیان باکمال سب وہی ایک
صراط مستقیم پر ہین کہ جو راہ راست سنت جماعت ہی جسکے واسطے قرآن شریف
اُترا اور اصحاب کبار اور اولیا ابرار جو حضرت کے وقت مین تھے یا بعد
حضرت خلافت تک رہے وہ بڑے حوصلہ والے تھے وہ بسبب صحبت
رسول اللہ کے کل نور ہو گئے تھے اس سبب اس مقام کو وہ ضبط کر گئے
اور وہی راہ و روش رہی ذرہ فرق نہ پڑا اور کسی نے نہ پہچانا اور یہ لوگ جو پیچھے ہوئے
جنکا نام اوپر لکھا ہی اونکو ویسا ضبط نہ تھا ظاہر ہو گئے اور نادان یہ سمجھنے لگے
کہ راہ تقوے طہارت واہیات ہی دیکھو منصور کا حال دیکھو شمس تبریز کا حال
دیکھو فلانے درویش کا حال یہ معلوم نہین کہ اسی تقوے طہارت کی بدولت
وہ اس مرتبہ کو پہونچے لیکن ضبط نہو سکا انا الحق زبان سے نکل گیا کچھ تعزیہ
بنانے اور جھنڈا نشان کھڑا کرنے سے ولی نہین ہوئے اے بھائیو جہانتک
ہو سکے رسومات بد کو چھوڑو اور تقوی اور طہارت پر خوب مضبوط رہو اور نہ دیوانے
قوال کی طرح بے ادب ہو کہ سب بزرگون کی مذمت کرتے ہین اور نہ صوفیان جہال
کی طرح تباہ ہو کہ بزرگون کو بعضے خدا کے برابر بعضے بعینہ خدا جانتے ہین جیسے
نصارے حضرت عیسے علیہ السلام پس راہ سنت جماعت ہے کہ جسکو
اوپر خوب کھول کر سنایا چلو کہ یہی راہ خدا کو پسند ہے کہ جتنی کتابین خدا کی
اُتاری ہین سچ جانو اور سب پیغمبرون کو اور ملائکون کو اور دن قیامت
اور فرمودہ خدا اور رسول کو سچا جانو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسا چاہو کہ اپنی جان و مال باپ مان جورو بیٹا بیٹی سب سے عزیز جانو

اور اصحاب کبار اور آل اطہار اور اولیا ابرار اور سب محبان خدا سے محبت رکھو
جہانتک ہوسکے کلمہ طیب اور درود شریف بہت ورد کرو کہ کل وظائف سے
یہ افضل ہے اور جو مراد دین و دنیا کی چاہو خدا اسی وظائف کی برکت سے نصیب کریگا
اور پاک رہا کرو اور اپنے گھر مین تاکید کرو کہ پاک رہو کہ بلا اور آفات سے دفع رہتی ہین
اکثر عورتین شہر مین جنابت مین کئی کئی دن رہتی ہین نہاتی نہین اور اسی طرح کھاتی
پکاتی ہین یہ نہایت بے مناسب ہے اور بڑا گناہ ہے جس کھانے پینے کی چیز کو
ہاتھ لگاتی ہے ناپاک ہوجاتی ہے زمین سے آسمان تک فرشتے اوسکی نجاست سے
نفرت کرتے ہین فوراً نہانے مین کچھ حرج نہین اور جی بحال ہوجاتا ہے چنانچہ
شریعت کی جتنی باتین ہین ایسی اچھی ہین کہ دنیا مین بھی بھلا ہو اور دین مین
ایسا بھلا کہ ہمیشہ کو جنت مین عیش کرے اور سب سے بڑا عیش
دیدار خدا ہے دیکھو جتنی بیہودہ رسم ہین اوسمین کتنا خرچ ہوتا ہے کہ قرضدار
ہوجاتے ہین حویلی مکان جاگیر بک جاتی ہین اور رسوائی ہوتی ہے سوا الگ
اور شریعت پر چلے تو کیا اچھا کہ دولت کی دولت بچے اور خدا رسول خوش ہون
واہ شریعت کیا نعمت ہے خدا سب بھائی مسلمانون کو نصیب کرے
بیت خلاف پیمبر کسی راہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + ای بھائیو
میرا مطلب اس کتاب کی تصنیف سے یہ ہے کہ جتنے فرقہ لامذہب کہ خلاف
عقائد سنت جماعت کے ہین اونکی جو جو برائی ہین اپنے سنت جماعت بھائیون کو
سنادون کہ تا آگاہ ہوجاوین اور پھر کسی گمراہی کی طرف پر قدم نہ رکھین اسمین
کچھ نفسانیت اور ناموری کی بات نہین نصیحت سے غرض ہے خدا قبول
فرماوے اور سب کو صراط مستقیم پر رکھے کہ جو الحمد مین ہر وقت نماز مین پڑھتے ہین
پس ناصح کا کام آگاہ کر دینا ہے آگے تم جانو بقول سعدی شیرازی **نظم**
ما نصیحت بجاے خود کردیم + روزگارے درین بسر بردیم + گر نیاید بگوش
رغبت کس + بر رسولان بلاغ باشد و بس + وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اب آگے خاتمہ کتاب ہے اسمین کئی مفید باتین لکھی جاتی ہین خاتمہ کتاب
بیت روز محشر کہ جان گداز بود * اولاً پرسش نماز بود * یعنی پہلے ہی دن
قیامت کو نماز کی پوچھ ہوگی تو سب برادران مسلمانون کو لازم کہ اب جھگڑے
فساد کا خلاصہ سب سنا اب راغب طرف عبادت الہی کے ہون اور عبادتون
مین سے افضل عبادت نماز فرض ہی اسکو خوب کوشش اور دل سے مع سب ارکان
اور آداب کے جیسا اوپر بیان ہوا ادا کرین اور اسی آداب سے سنت نماز ادا کرین
اور نوافل کی کثرت کرین اور نوافل مین سے یہ پانچ وقت کی نفل بہت
مقبول ہین اول اشراق یعنی جب آفتاب نکلے کہ ادنی جسکی دو رکعت مین اور
اکثر چھ اور دوم چاشت یعنی جب خوب گرمی ہو اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے
ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک کہ ادنی جسکی چار رکعت اور اکثر بارہ سوم
نماز زوال یعنی جب آفتاب ڈھل جاوے جسکی چار رکعت ہین چہارم اوابین
یعنی بعد مغرب کے عشا تک اسکا وقت ہی جسکی ادنی چھ رکعت اور اکثر رکعت
بیس ہین پانچوین نماز تہجد کہ نصف شب سے صبح کاذب تک اسکا وقت ہی
اور یہ رات کی نماز ہی کہ آخر رات کو سوتے سے اوٹھے اور نماز پڑھے یہ نفس پر
مشکل ہی اور قرأت بھی اسمین دراز پڑھے تو خوب ہے ورنہ قل ھو اللہ فقط
کافی ہی اور خواہ ہر رکعت مین تین بار قل ھو اللہ پڑھے یا پہلی مین بارہ دوسری
مین گیارہ اسی طرح گھٹاتا آوے کہ اخیر بارھوین رکعت مین بارہ ہون اور
رکعت اسکی مختلف ہین یعنی نو بھی اور گیارہ اور تیرہ بھی اور پندرہ بھی مع وتر کے
حدیث سے ثابت ہوئی ہین لیکن بارہ اکثر استعمال کرتے ہین کہ جو مع وتر
پندرہ ہوہین اور اس نماز کی بڑی بزرگی ہی اور نہایت عظیم ثواب ہی اور
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو یہانتک کثرت سے پڑھا
کہ پای مبارک آپ کے ورم کر آتے تھے تو اب امت کو لازم ہی کہ یہ نمازین خوب شوق و ذوق
سے ادا کرین اور بڑا فائدہ یہ ہی کہ قیامت کو جب پرسش نماز کی ہوگی تو اگر فرض مین

قصور ہوگیا ہوگا تو نوافل کے ثواب سے اللہ تعالی فرض پورے فرما دیگا
اور بندے کو عذاب جہنم سے نجات دیگا اور صلوۃ التسبیح کی بھی بڑی بزرگی ہی اور ثواب
عظیم اور اوسکو روز پڑھے تو بہتر ورنہ جمعہ کو بعد دوپہر کے ضرور پڑھا کرے اور
نہین تو عمر بھر مین ایک بار تو ضرور پڑھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بڑا ثواب اسکا بیان فرمایا ہی چنانچہ روایۃ ابو داؤد و ابن ماجہ و بیہقی
و ترمذی سے ثابت ہے کہا ابن عباس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واسطے عباس بن عبد المطلب کے کہ اے عباس چچا میرے کیا نہ دون مین
تجھکو کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ خبر دون مین تجھکو کیا نہ کرون مین
صاحب دس حصون کا جسوقت کرلے تو بخشے تیرے لیے گناہ تیرے پہلے
اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جان کر چھوٹے اور بڑے چھپے اور
ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتین پڑھ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور بعد اسکے اور کوئی
سورہ پس جب کہ پڑھ چکے تو قرأت کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ ۱۵ بار پھر کر رکوع پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد
پڑھنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پھر اوٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار
یعنی بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے پھر جھک تو سجدہ کو پھر کہہ ان کلمون کو دس بار
یعنی بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے پھر اوٹھا سر اپنا تو سجدہ سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار
پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اوٹھا سر اپنا سجدہ سے اور کہہ ان کلمون کو دس بار
پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہ چارون رکعت مین اگر لیاقت رکھے پڑھ اس نماز کو
ہر دن مین ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز ہر ہفتہ مین ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے ہفتہ مین پس
ہر مہینہ مین ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینہ مین پس برس مین ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے
ہر برس مین پس تمام عمر مین ایک بار اور بموجب روایت ترمذی کے عبد اللہ بن مبارک سے
ہر رکعت مین پہلے قرأت کے پندرہ ۱۵ بار اور بعد قرأت کے دس بار پڑھے اور بعد دوسرے سجدہ کے بیٹھ کر
تسبیح مذکور نہ پڑھے اور باقی جا بدستور پڑھے غرض دونون روایتون پر عمل درست ہے عابد کو چاہیے کہ دونون پر

عمل کرے نماز جنازہ اور نماز جنازہ بھی اور مردہ کی تجہیز و تکفین بھی ہر مسلمان کو یاد رکھنا
خوب ہی کہ یہ وقت سب کو ایک روز آتا ہی اور بعضی جا ایسا ہوتا ہی کہ لوگ پڑھے لکھے
ہوتی ہے اور مردہ کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ سے واقف نہین تو وہان بہت وقت
ہوتی ہی لہذا اوسکا بھی لکھدینا ضروری جاننا چاہیے کہ مردہ جو مرد ہو تو تین پارچے
کفن کے دیوے ایک کفنی ایک ازار ایک چادر اور عورت ہو تو پانچ پارچے
کفن کے دیوے تین تو بدستور مذکورہ بالا اور ایک سینہ بند اور ایک اوڑھنی
کہ جس سے سر کے بال ڈھک جاوین زیادہ کرے اور مرد کو مرد غسل دیوے
اور عورت کو عورت اور ناچاری امر مین کہ سفر مین یا ایسی جگہ اتفاق پڑ جاوے
کہ عورت کو عورت غسل دینے کو میسر نہین تو مرد اپنی آنکھ بند کرکے اور ہاتھ
مین کپڑے کی تھیلی ایسی لپیٹ کر کہ جس سے بدن کا مساس معلوم نہو غسل دے
اور کفن دیکر دفن کرے اور بعد مرنے کے عورت خاوند کے نکاح سے
باہر ہو جاتی ہے تو اوسکے خاوند کو ہاتھ لگانا جائز نہین پس کوئی مسلمان مرد
یا عورت جان کندن مین ہو تو پاس والے کلمہ شہادت کا پڑھین مگر اوسکو
حکم نہ کرین پڑھنے کا آپ سب پڑھا کرین اور جب مرجائے تو آنکھ مردہ کی بند
کردین اور پیر سیدھے کردین اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہین اور رونا
چلانا ہائے ہائے کرنا بال نوچنا چھاتی کوٹنا بین کرنا لازم نہین کہ آپ گنہگار ہو
اور مردہ کی روح کو تکلیف ہوتی ہی فقط دل سے غم کرنا اور آنسو بہنا اور آہستہ
رونا مضائقہ نہین اور جلد اوسکو غسل کفن دیکر دفن کرین اور نماز جنازہ پڑھین
کہ یہ فرض کفایہ ہی اور ترکیب یہ ہی کہ اول نیت کرے اسطرح کہ نماز پڑھتا ہون
اس جنازہ کی نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے اس میت کے منہ میرا طرف
کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دونون ہاتھ کانون تک اوٹھاوے اور باندھے
پھر ہاتھ نہ اوٹھاوے اور پڑھے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ
وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر اللّٰہُ اَکْبَر کہکے پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر تیسری بار اللّٰہُ اَکْبَر کہکر اگر نماز جنازہ بالغ کا ہی تو یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور جو میت لڑکا ہی یہ دعا بھی پڑھی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو لڑکی ہو یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پھر چوتھی بار اللّٰہُ اَکْبَر کہے دونون طرف سلام دیوے اور جو بچہ پیدا ہوکے روئے یا حرکت کرے کہ جس سے جینا اوسکا ثابت ہو کہ جیتا پیٹ سے باہر آیا اوس پر نماز پڑھین اور جو مردہ پیدا ہو تو غسل دیکر کپڑے مین لپیٹ کر دفن کردے اور جس عورت کا خاوند مرا اوسکو لازم ہی کہ چار مہینے دس روز تک سوگ کرے یعنی بناؤ سنگار مہندی چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا سر مین تیل سرمہ کاجل ہو توقف کرے اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جاوے اور جو کوئی کاروبار سوداسلف کو نہو تو ناچاری کو جاوے لیکن رات کو اوسی گھر مین رہے اور جو چور دن کا ڈر ہو یا کوئی زبردستی سے نکال دے تو اور دوسرے گھر مین بیٹھ کر مدت سوگ کی تمام کرے اور رونا چلانا اور چھاتی پیٹنا حرام ہے ہر صورت صبر لازم ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالی ہے ساتھ صبر کرنے والون کے الحمد للہ کہ رسالہ تصفیۃ الکلام مسمی بہ انوار محمدی اختتام کو پہونچا اللہ تعالی قبول فرماوے اور بھائی مسلمانون کو اس سے نفع پہونچے اور خاتمہ بالخیر ہو آمین ثم آمین بیان خواب در بیان تصنیف کتاب ہذا کمترین خوشہ چین خرمن اہل یقین طالب مغفرت جملہ مومنین

وسلمین خیر خواہ صغیر وکبیر حامی محمد اسیر اس بیان کو مضر بین تقریر وتحریر یون کرتا ہی
کہ نیاز مند کو کسی فرقہ کی رعایت اور مروت سی کام نہین حق سی مطلب ہی سنت جماعت
سیرا مذہب ہی خدا کو واحد لاشریک جانتا ہون کہ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ مین تاکید ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پیشوا اور اونکی شان جیساکہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
مین حقتعالی نے حکم فرمایا ہے خوب جانتا ہون لیکن جب لوگون مین ایسا جھگڑا
اور فساد پایا کہ امت محمدی مین تفرقہ ہے کہ ایک طرف تو خدا کے غلبہ کا ایسا
بیان ہو رہا ہی کہ کل اولیا اللہ پر تبرا ہو رہا ہی اور ایک طرف اولیاء اللہ کی
ایسی عظمت بیان ہو رہی ہی کہ خدا کی قدرت اور غلبہ مٹا رہے ہین اس سبب سے
مذہب سنت جماعت سی دونون خارج ہین کیونکہ سنت جماعت کا یہ طریق ہے
کہ افراط اور تفریط سے بچکر اپنا وہی عقیدہ رکھے کہ جسمین نہ اولیاء اللہ کی
شان مین فرق آوے اور نہ خدا کے غلبہ مین کسی طرح کا نقص پایا جاوے
جیسے اہل افراط کا مقولہ ہے **بیت** علی جو چاہین تو مشکل کو سر راہ کرین +
گدا کو چاہین تو اک پل مین بادشاہ کرین + اور اہل تفریط کا مقولہ ہی **بیت** خدا کی
شان سکے آگے ہین سب چمار سے خوار + علی و ولی ہو نبی ہو وہ یا رسول ہزار +
خدا بچاوے ایسی گفتگو اور عقیدے سے لہذا بندے نے چاہا کہ کسی طرح یہ فساد
دور ہو اور جو بات حق ہی طرفین کو سمجھائی جاوے لیکن جب اسکی لکھنے کا ارادہ کیا
اور وہابیون کے جواب سوال مین گفتگو شروع ہوئی تو دل مین خیال آیا کہ یہ لوگ
غلبہ خدا کا بیان کرتے ہین اور تو اس مین گفتگو کرتا ہی کوئی بات بیجا نہ نکل جاوے
کہ اللہ جلشانہ جس سے ناراض ہو اور قیامت کو رسوائی ہو اوسی روز شب کو
خواب دیکھا کہ ایک مسجد نہایت وسیع اور بلند ہی اور اوسکے صحن مین کچھ قبرین ہر
ترچھی خمدار سیدھی نہین اور کچھ لوگ اونپر بیٹھے ہین مین نے کہا یہ کسکی قبرین
کہ مسجد کے صحن مین بنائی ہین اور سیدھی نہین خمدار ہین ایک نے اون مین

جواب دیا کہ یہ قبرین وہابیون کی ہین مین نے کہا خمار کیون ہین کہا یہ لوگ خدا سے پھرے ہوئے ہین اسلیے نشان کے واسطے قبر ترچھی بنائی تا ہر کوئی جانے کہ یہ برگشتہ خدا ہین مین نے کہا نشان تو خوب رکھا ہی پھر ایک نے اون مین سے جواب دیا بھائی مرنے کے بعد کسکو معلوم ہے کہ خدا سے کیا معاملہ ہوا اور قبر کا کیا مردہ بدست زندہ چاہے ترچھی بناؤ یا سیدھی مین نے کہا تمکو قبر کا حال معلوم نہین اوسنے کہا نہین تب مین اوسکو ایک قبر کے پاس لایا اوسکا پتھر اوپر کا اُتار کر سورہ لایلاف پڑھکر دم کرنا شروع کیا باین ارادہ کہ قبر کا حال معلوم ہو کہ یکایک اوسمین سے دھوان نکلا مین نے کہا دیکھو یہ مردہ معذب ہوتا ہی وہ شخص بولا یہ دھوان نہین تمنے جو پتھر اوٹھایا قبر پرانی ہی دھسک گئی اوسکا غبار ہی مین نے کہا خیر ٹھہرو جب تھوڑی دیر ہوئی تو اوس قبر مین سوراخ ظاہر ہوا اور آگ ایسی دہکتی معلوم ہوتی کہ جیسے لوہار کی بھٹی اور پھر جتنی قبرین وہان تھین سب مین یہی کیفیت ظاہر ہوئی تب مین نے کہا دیکھا انکا حال اوسنے کہا سچ ہے یہ خدا سے پھرے ہین پھر مجکو خیال ہوا کہ تونے جو ان قبرون ساتھ یہ حرکت کی ہے کہین اونکے وارث خبر پا دین اور کہین کہ ہمارے مردون کی رسوائی کی ہم اس بات کے داد خواہ ہون اس لیے انکو ویسی ہی بند کر دینا لازم ہے لیکن پانی نہین تھا کہ مٹی سان کر بند کیا جاوے کہ اسینے مین ابر آیا اور پانی برسا اور خوب کیچڑ ہوگئی مین نے اوسکے گوندے بنا کر سب قبرون کے سوراخ بند کر دیے مگر وہی ایک قبر کہ جسکا پتھر سرکا لیا تھا جم نہ سکا کہ مٹی نہایت گیلی ہوگئی تھی وہ ادھر اودھر پھسل جاتا تھا اسی اودھیڑ بن مین آنکھ کھل گئی کہ وقت نماز صبح کا تھا فوراً دل کو تسلی ہوئی کہ وہابیون کی طرف سے جو دل کو خرخشہ تھا دور ہوا حقیقت مین یہ زیادتی پر ہین لکھوانگے باب مین اور جب اونکا جواب و سوال تمام ہوا اور صوفیان جہال کا حال شروع کیا اور اونکے جواب سوال مین گفتگو آئی پھر دل مین خیال گذرا کہ یہ لوگ توسل اولیاء اللہ کا دعوی کرتے ہین کسی اولیاء اللہ کی جناب

گستاخی نہو جاوے کہ اللہ کی ناراضی ہو یہ وقت نماز ظہر کا قریب تھا کہ یکایک
اس خیال سے جو دل لکھنے سُست ہوا تو نیند آگئی کیا دیکھا کہ ایک شخص
سرہانے کھڑا کہتا ہی کیون جی کل جن وانس دو حاجت رکھتے ہین ایک دنیا کی
فلاح دوسرے عقبی کی نجات پس جب دنیا کے کل حاجات پیران پیر غوث اعظمؓ
دستگیر کے سپرد ہوئے کہ حاجات یہان کے وہ روا کیا کرین اور عقبی کے
کل حاجات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوئے کہ وہان کے
کل حاجات وہ روا کرین تو خدا کس گنتی شمار مین رہا کیا نکما ہو گیا اور اوس نے یہ کلام
اس رعب اور دبدبہ سے کہا کہ دل کو ایک وحشت سی غالب ہوئی اور دھڑ دھڑ کلیجہ کرنے لگا
اور آنکھ کھلگئی بہو گا دل کو تسلی ہوئی اور جو وسوسہ تھا وہ دور ہوا اور اونکا جواب سوال
بخوبی لکھا چنانچہ یہ کتاب کل مرتب ہو گئی اگرچہ دل مین یہ خیال ہمیشہ رہتا تھا
کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے جو تقویۃ الایمان لکھی ہے تمنے اوسکا رد
لکھا ہی وہ بڑے عالم فاضل تھے کہین اونکی روح پر صدمہ نہوا ہواسی پس و پیش مین
رہتا تھا کہ ایک روز خواب مین دیکھا کہ ایک شخص میرا ہاتھ پکڑکر لیچلا اور بہت
دور لیگیا کتنے راستے اور مکان کہین اُجالا کہین اندھیرا طے کرتے ہوئے
جب دیر ہوئی تب مین نے کہا تم مجکو بہت دور لائے کہان لیے جاتے ہو کہا چلو
تمکو کچھہ دکھادینگے وہ ایک باغ مین لیگیا کہ وہان بہت عالم فاضل جمع تھے مین نے
سب کو السلام علیکم کہا سب نے جواب دیا اور ایک شخص آگے بڑھا مجھسے ملا
اور مصافحہ کیا مین نے اوسکے ہاتھہ سے ہاتھہ ملایا وہ شخص جو مجکو لیگیا تھا بولا تم ان کو
جانتے ہو مین نے جواب دیا جو کبھی دیکھا ہوتا تو البتہ جانتا اوس نے کہا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
یہی ہین مین نے اس نام کے سنتے ہی بے ساختہ بلا وسواس کہا کہ مین نے آپ کی
کتاب کا رد لکھا ہی انھون نے فرمایا تمنے میری کتاب کو رد نہین کیا بلکہ اوسکی
تشریح لکھی ہے جو عوام وہابی کر کے مشہور ہوئے اور میری کتاب مین کچھہ کا کچھہ
کم و بیش کیا وہ خارجی ہین میرا وہ عقیدہ نہین یہی مراد میری ہے

جیسے تم بیان کرتے ہو کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا حق یہی ہی کہ افراط اور تفریط کو جگہ ندے اتنے مین آنکھ کھل گئی فوراً دل کو تسلی ہوئی کہ جو وسوسہ رہتا تھا اوسکا دفعیہ ہی پس جو کچھ حال گذرا من وعن لکھا اب حرکات خواب کے خواہ وسوسۂ شیطانی سمجھو یا ہدایت رحمانی یا صورت خیالی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ جو سچ تھا لکھا فقط

خمسہ خلاصہ کتاب

نیک و بد حق نے بتایا سبھی فرقان کی بیچ — تاکہ مضبوط ہو مومن بدل ایمان کے بیچ
نیک پر شوق بدی سی بچے ہر آن کے بیچ — صدق دل ہی سے یہ لاؤ سب ایقان کے بیچ
ہی صحیح جو کہ لکھا آیت قرآن کے بیچ

یاد مولا مین رہا وہ تو سنبھل جاویگا — عیش دنیا کا کوئی پل مین تو ٹل جاویگا
کوزۂ مصری سا یہ قالب بھی پگھل جاویگا — ایک دن وہ ہی کہ اس تن سی نکل جاویگا
بولتا ہے جو نفس عنصر انسان کے بیچ

کھول کر ہم تو سناتے ہین یہ سمجھانے کو — وقت ٹل جائیگا رہ جائیگا پچتانے کو
روبرو اپنے تصور کرو مر جانے کو — مانو ہر امر مین تم حق کے ہی فرمانے کو
ورنہ ہو جاؤگے داخل صف شیطان کی بیچ

دست و پا بولینگے جب کسکو جی جھٹلاؤگے — ہو گے رسوا وہان تب کیسے جی شرماؤگے
کر لو نیکی جو بنے ورنہ گذر جاؤگے — روز محشر کو وہان بہت سا پچتاؤگے
نامۂ اعمال تُلین جب کہ یہ میزان کے بیچ

لاؤ ایمان خدا پر ہے یہی خوش اطوار — گر و اعمال سب اچھے کہ ہو جنت مین گذار
ہو بصد شوق پیمبرؐ پہ تصدق ہر بار — وہی مومن ہی محمدؐ پہ جو ہو جان نثار
ورنہ ہین سیکڑون فرسنگ پڑی طوفان کی بیچ

خاتمۃ الطبع

شکر خالق ارض و سما کا کہ جسنے اپنی ید قدرت سے اٹھارہ ہزار عالم دو حرف کاف و نون سے

ایجاد کیا اور نعمت متکاثرہ اوسکے حبیب اشرف انبیا ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو ہم گنہگارون کو راہ ہدایت پر لایا اور ہمکو وادیٔ ضلالت سے نکال کر طریقہ مستقیم دین بتایا اما بعد مخفی و محتجب نرہی کہ ان ایام فرخندہ عنوان مین کتاب لاجواب مسمے بہ انوار محمدی بیچ بیان جملہ فرقہ ہای اسلامیہ مع اختلاف باہمی وسوال وجواب باسنت جماعت بہ نص قرآنی مع دیگر فوائد بسیار وتبیین مسائل ضروری صوم وصلوٰۃ و حج و زکوٰۃ وغیرہ یادگار من تصنیف علامۂ دہر وحید عصر کاشف غوامض علوم عقلی ونقلی مولوی محمد امیر صاحب اکبرآبادی یعنی یہ کتاب ہدایت انتساب مفید خاص وعام سودمند جملہ انام کہ چراغ شاہراہ دین محمدی ہی ومشعل جادہ مستقیم اسلام نبوی ہی اس مطبع عالی مین دو مرتبہ چھپی اور ایسی مقبول عالم ہوئی کہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئی اب پھر حسب خواہش طالبین کے بفضلہ بار چہارم مطبع اقبال مطلع نامی گرامی بہ دیار دا مصار معروف ومشہور جناب منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ واقع کانپور ماہ مارچ ۱۸۹۰ء مین حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی خداوند عالم جملہ شائقان ومومنان کو بحق محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی برکت سے راہ صواب دکھاوے اور اس مطبوعہ کو پسندیدۂ عالم فرماوے

تعلیم کلمۂ طیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نہین ہے کوئی معبود لائق بندگی کے سوا اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین

تعلیم

سـ ۵۱
تجکو منظور اگر حق کی رضا ہے ہر بار — تو خدا کا ہو ہر اک طرح سی فرمان بردار
سر نہ پہیر حق کی اطاعت سی کبھی تو زنہار — کر محمدؐ کی جو امت مین ہو تبرا بھی شمار

سـ ۵۲
جان و دل سے تو اگر ہے گا محمد پہ نثار
تو نکر اونکے کبھی کہنے سے ہرگز انکار

دین و دنیا مین اگر چاہے تو اپنا ہو بھلا — تو خدا اور رسولؐ اوسکے کا تو مان کہا
صدق دل اپنے سے کلمہ کو پڑھا کر تو سدا — یعنی یہ خوب سمجھ دل سے نہین حق کی سوا

سـ ۵۳
کہ جو معبود ہو جسکی ہو پرستش اظہار
وہ نہین ہے گا بجز ذات خدا کی تکرار

یعنی ہی لام نفی کلمہ مین پہلے آیا — جسنے توحید سے ہی شرک کو بس مٹوایا
پہ چھوڑ دے کفر لے اسلام کو حق کو پایا — ماسوا حق کے نفی سب ہے قرآن مین آیا

سـ ۵۴
کلمۂ لا سے یہی خاص مراد ہی اے یار
کہ بجز ذات خدا دل مین نہو اور کا بار

بھول جاوے یہ خودی اور خدائی ساری — دل مین بس جاوے وہ توحید جو ہی گی پیاری
دل سے بھی اور زبان سی بھی بنے اقراری — بلکہ آنکھون مین سما جاوے وہ وحدت باری

سـ ۵۵
تبھی مومن ہی تو بندہ کہ یہ ہے نیک آثار
ابتدا دین مین کلمہ کی یہ اول ہے پکار

نفی اثبات سے جب ذوق اوٹھاویگا تو — دل سے خطرات کو جا دم مین مٹاویگا تو

غیر کی یاد کو کب دھیان مین لاویگا تو | دین احمد کا مزا تب ہی تو پاویگا تو

۵۶
ہو خبردار تو ہر دم یہ جو ہے سانس کا تار
اپنے ہر حال مین مت بھول خدا کو زنہار

دین دنیا کی اگر ہو وسے تجھے کچھ حاجات | یا کسی طرح کی آجاے جو سر پر آفات
اسی کلمہ کے وسیلہ سے تو کرنا سب بات | یعنی اللہ ہی سی تو مانگنا اپنی حاجات

۵۷
غیر کے آگے کبھی ہاتھ نہ پھیلا زنہار
جو تو مانگے تو خدا ہی سے تو مانگا کر یار

دین و دنیا کی وہی تیری مرادین دیگا | وہی خالق وہی رازق وہی مالک ہی گا
ماسوا اسکے کسی سے نہ ڈرا کر اصلا | حق کا بندہ ہو نہین پھر ہو کسی کا کھٹکا

۵۸
ایسی سرکار کا ہوتا نہین کیون خدمتگار
جسکی سرکار کے خادم ہین صغار اور کبار

جب نفی سب کی تیرے دھیان مین آجاویگی | اور اثبات وہ ذات حق کی سما جاویگی
روشنی نور کی پھر دل مین یہ چھا جاویگی | کفر اور شرک کی ظلمت کو مٹا جاویگی

۵۹
کلمۂ پاک کی برکت سے ترا ہو نستار
ورد ہو جائے زبان پر جو یہ کلمہ ہر بار

گرچہ کیسا ہی گنہگار راشد ہو کافر | یا یہودی ہو نصاری ہو یا ثانی آذر
اپنے افعال سے توبہ کری جسدم آکر | پڑھے کلمہ کو زبان سے کہ دل ہووے حاضر

۶۰
معاف ہو جائین گناہ کل صغار اور کبار
مستحق جنت فردوس کا ہووے تکرار

جو مسلمان ہی تو کلمہ کو خوشی سے پڑھ کر | باوضو پاک رہا کر کہ ہو کلمہ کا اثر
پنجگانہ جو فرائض ہین ادا کر خوشتر | مغرب عشا و فجر اور ظہر اور عصر

پنج وقت اپنی نماز آسکے تو مسجد مین گذار
یہی کلمہ کی ہے تاثیر کا پہلا آثار

بچ گناہون سی منع جس سی خدانے ہی کیا
ڈر خدا کے تو غضب سے کہ وہ ہیگا یکتا
جسنے مانا نہ کہا حق کا عذاب اُسپہ ہوا
اپنے اعمال پہ نادم ہوکے روتا رہ سدا

ہو سکے تجھسے جہانتک تو یہ پڑھ استغفار
وہ غفور اور رحیم اور وہ ہے گا ستار ۱۲ه

جب تجھے ہوئے جنابت یا غسل کی حاجت
اور اگر مرض ہو مہلک تو تجھے ہی رخصت
فوراً اوٹھ کر کے غسل کر نہ نجس رکھ حالت
کر تیمم نہ نماز اپنی قضا کر اوس وقت

پاک صاف اپنے کو رکھیگا اگر تو ہشیار
تو ترے حال پہ رحمت ہو خدا کی ہر بار ۱۳ه

پاک طاہر جو رہے اوسپہ ہی ہو حق کا پیار
کبھی آوی نہ مصیبت جو رہی پاک ہر بار
جنت اوسکو ہی ملے اور خدا کا دیدار
متقی کا ہی خدا دوست ہمیشہ اے یار

جو ڈریگا تو خدا سے تو ہو جنت مین گذار
نہین تو آگ جہنم کی ہے تجھکو تیار ۱۴ه

جو حلال حق نے کیا اوسکے تئین شوق سی کر
کر توکل تو خدا پر کہ یہی سب سے بہتر
اور حرام اوسکے سی بچتا رہ سدا دل سی ڈر
کیون پھرے ہی تو بھلا خوار یون مارا در در

اپنے خالق پہ تو رکھتا نہین کیون دل سے قرار
اوس سے بڑھکر کے بھلا کون جو کام آوے یار ۱۵ه

گر محبت ہی محمدؐ کی ترے دل مین بسی
خاص اونکی یہ وصیت ہی جو آخیر کہی
تو روش اور طریق اونکا ہی تو مان اخی
کرتا تعمیل قرآن اور وقر آل نبیؐ

مومنون کو ہے یہ لائق ہون محمدؐ پہ نثار
اور احکام مین قرآن سے کے نہ لاوین تکرار

صرف بیجا نہ کرین اور خدا سے ہی ڈرین
عیش ہو یا کہ خوشی ہو وے سبھی دھیان دہرین
جتنے مقبول خدا اونکی ہین تعظیم کرین
حق کو بھولین نہ کسی حال مین جیوین یا مرین

دوستو کلمۂ طیب کرو ورد ہر بار

۱۷ یہی ایمان اور اسلام کا ہی دار و مدار

جبکہ اسلام مین آیا تو ای بندہ احسن
غیر کے آگے نہ پھر سجدہ کے سر رکھہ پر فن
یعنی اللہ ہی کی طاعت مین جھکائی گردن
گر محمد کی شریعت پہ ہی قائم ہمہ تن

۱۸
یہ شریعت ہی وہ رحمت کہ قرآن سے اظہار
صاف ہر امر مین ہے سب کا بیان بی تکرار

ماسوا حق کے جو معبود کہی ہے باطل
اوسکے بن اور ہی وہ کون جو ہو اس قابل
جو عبادت ہی سوا اللہ ہی کو ہی ای عاقل
جان اور بوجھہ کے بنتا ہی تو خود کیون جاہل

۱۹
جتنے مقبول خدا ہین یہی سب کا ہے قرار
کہ بجز ذات خدا اور نہ مانو زنہار

خیر اور شر کا جو مالک ہی سوا اللہ ہی ہے
رعیت افسر کا جو مالک ہی سوا اللہ ہی ہی
خوش و مضطر کا جو مالک ہی سوا اللہ ہی ہے
نیک و بدتر کا جو مالک ہی سوا اللہ ہی ہے

۲۰
ہر امر مین نہ رکھے اوسکے سوا اور سے کار
یہی تعلیم ہی کلمہ کی عبادت اظہار

یہی تعلیم تو آدمؑ کی تھی اور شیث کی
یہی تعلیم زکریا کی تھی اور یحیی کی
یہی تعلیم تو تھی نوحؑ کی اور عیسیٰؑ کی
جو کہ کلمہ مین ہے تاکید خدا تعالی کی

۲۱
یہی تو دین محمدی کا علم سے اظہار
اصل اسپہ ہی تو ایمان کا ہی دار و مدار

جب مسلمان ہو تو کلمہ کو خوشی سے پڑھکر
جو لکھا ہی گا قرآن مین اوسی جانے بہتر
لائے ایمان محمدؐ کی رسالت اوپر
بخلاف اوسکے کرے کام نہ کوئی دیگر

۲۲
دھیان کلمہ کا رکھے دل سے سدا ہر بار
مرتے دم تک یہی کلمہ کی رہے دل سے پکار

جیتے جی کلمہ پڑھے کلمہ ہی پڑھتے مرجائے
نکرے شرک و کفر مرتے ہی مرتے مرجائے
حق کے فرمان و اطاعت کو ہی تو مرجائے
خواہ کوئی کاٹے گلا یا گلی سڑتے مرجائے